يريدون ليطفئوا نور الله بأفواههم
والله متم نوره ولو كره الكافرون

الحمد لله الملك العلام

که این رساله متبرکه موسومه به

صيانة العوام عن السيئات والآثام

الملقبة

بالسيف المسلول على من انكر اثر قدم الرسول

در ساعت سعیده و اوان حمیده

در مطبع دهلی اردو اخبار باهتمام بنده
خاکسار محمد حسین بتصحیح مولف دام برکاته
مطبوع گردید سنه ۱۲۷۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمیع حمد و ثنا و ستایش اوس خدای یکتا بی ہمتا کی زیبا ہی کہ جسنے اپنی بندگانِ خاکی نہاد کو بانہاد کرامت
بنیاد آیۂ کریمۂ لقد کرمنا بنی آدم خلعتِ کرامت و تکریم ارزانی فرمایا اور از راہ لطف و کرم بی انتہا کی اونکی
گمراہی سی بچانی اور راہ ہدایت بتانیکو بمصداق مضمون رفعت مشحون نرفع درجات من نشاء اونہین
مین سے انبیاء و رسل مقرر فرمائی جنکو بمصالح حکمت علوم غیبی اپنی کے بحلیۂ معجزات باہرہ اور خوارق باطنہ و
ظاہرہ محلی و ممتاز کیا اور پھر انمین بھی بمقتضائے مضمون فضیلت مشحون فضلنا بعضہم علی بعض ایک کو
دوسرے پر فضلِ خاص بخشا اور بسبب تصدیق و اتباع اونکی اقوال و افعال بدایات آیات کی اور صدق
و اعتقاد معجزات باہرات کی اور اعتقاد وسیلہ اور مجاہدہ جمیلہ زہد و اتقا کی معتقدین و متقین اور
متوسلین مجاہدین کو مستحق قبول اور موعود نجات و فلاح کا کیا کما قال فی کتابہ المتعال یا ایہا الذین
امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاہدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون درود و سلام بی انتہا بر جمیع
رسل و انبیاء کرام پر عموما و درود نامحدود و سلام نامعدود اوس محرم مخصوص حرم حضرت رب ودود
صاحب مقام محمود حبیب خاص محبوبیت اختصاص صاحب ثنا صاحب اجتبا و ارتضا و آمر تب خلق و اصطفا
تقرب دستگاہ قاب قوسین او ادنی مقرب بارگاہ حضرت ذی العرش العلی مطاع منظور نظر

عن الہوی سیلغ کلام ان ہو الا وحی یوحی قایل حیاتی خیر لکم ومماتی خیر لکم شفیع المذنبین
رحمۃ للعالمین نورِ پاک مخاطب بقدسی خطاب لولاک لما خلقت الافلاک رفعت مآب ورفعنا لک ذکرک
خصوصیت انتساب ارشاد ولعمرک روحی ومہجتی فداہ النبی الامی سید ولد آدم الرسول الاکرم
الذی خص بجمیع معجزات الانبیاء وفضل علیہم وعلی اہل السماء بافضال الاحد الصمد الذی اعطی
مالم یعطہ احد اعنی حضرت محمد مصطفےٰ خاتم الانبیاء پر ابی وامی فداہ جسکو اوس حضرت واہب العطایا نے
جمیع انبیاء ورسل پر افضل واعلیٰ اور تمامی معجزات باہرات مین مثل اونکی بلکہ ابلغ اور فایق اور
بالا اونسی کیا جسکے لیے معجزہ رجعت شمس ظاہر کیا جسکے لیے حیوانات ونباتات کو منقاد فرمان بنایا
جسکے کف دستِ رشکِ یدِ بیضا مین تسبیح وتہلیل سی سنگریزونکی معجزہ دکھوایا اور سنوایا جسکے
اشارۂ انگشت دستِ اقدس سے بالائے آسمان قمر کو شق کر دکھایا جسکے زیرِ قدم بالائے زمین پتھر
سخت کو نرم اور ریگِ نرم کو سخت کر دیا یعنے ریگِ نرم پر معجزہ عدمِ انتقاش کا اور پتھر سخت پر معجزہ انتقاش
کا کمرات ومرات ظاہر کیا اور اوس نقش کو بھی فرمان اوس صاحب نقش مہر نبوت کی مٹنے نہ دیا بلکہ
اوسکی نعلین اوسیم مرکب کو بھی اثر بخشا زہی نبی کریم نبی رسول اکرم صاحب معجزۂ باہرہ نقش قدم صلعم
سواجب الصلوۃ والتسلیم الواقع فی قول العلی العظیم ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین
آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اللہم صل علی محمد وآلہ کما تحب وترضی ونعم ماقیل وجاد بہ مولینا
شاہ عبد العزیز فی تفسیرہ العزیزیۃ یا صاحب الجمال ویا سید البشر من وجہک المنیر لقد نور القمر
لایمکن الثناء کما کان حقہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر اور کیا خوب رہی لکہا ہی کسینے کہ لسان
الغیب سے کہا جاتا ہے جیسے شیخ عبد الحق محدث وغیرہ کملای باتصبر وبصیرت اپنی تالیفات مین بہی
ایسی مقام مین تبرکاً لکہتے مین بر زمینی کہ نشان کف پائے تو بود سالہا سجدۂ صاحب نظران خواہد
بود اور اوسیر آل طاہرہ اور ازواج مطہرہ اور اصحاب کرام مین مہدیین صدیقین ومصدقین کے جنہون نے

معجزات ظاہرے و باطنی و ارضی و سماوی کو بصدق دل تصدیق و اعتقاد کو کام فرمایا اور شایع اور علما
نیک سیما جنہوں نے خاص اس معجزہ نقش قدم کو نقش دل صفا منزل اپنی کیا اور واسطے انتقاش خاطر
عقیدت مظہر اوروں کی ساعی اور دلیل راہ ہدایت رہی جنکی محدثین و اہل سیر کو سند ہوئے یعنی
عترت و آل و اصحاب مطہرۃ القلوب مخزن العلوم اذہب اللہ عنہم الرجس و طہرہم تطہیرا الذین ہم کالنجوم
بایہم اقتدیتم اہتدیتم کرمہم اللہ و رضی عنہم و رضوا عنہ اور رحمت ہو جیو اللہ تعالے کے اون
محدثین پر کہ اونہوں نے ایسی معجزوں سے اپنی اوراق تصنیفات و تالیفات کو زیب و زینت دی اور الواح
سینہ بے کینہ مومنین باصفا اور صفحات خواطر مبرات از ضغینہ معتقدین اہل ولا اور طبایع
موودت مطالع متوسلین اہل اتقا پر باعث اور سبب نقش اور انتقاش کے ہوئے رحمہم اللہ و غفر لہم و اسکنہم
بحبوحۃ جنانہ و رضوانہ بعد حمد و صلوۃ کی اول سبب تالیف مین اس عجالہ شریفہ کی کتابہی فقیر حقیر
خاک پائے موالیان حضرت سرور انبیا آدم سلیمن بندۂ مسکین محمد فرید الدین عفی عنہ کراہی بہائیو مصنف
مسلمانو ایمان والو رتبہ شناسان حضرت افضل الانبیا مقام خوف و عبرتکا اور مظہر فتن قیامت
کا اور محل استغفار و استعاذہ کا ہی استعیذ و اباللہ من وساوس الشیطان الرجیم و استغفر واللہ
الغفور الرحیم انکار مخالفین دین سید المرسلین تو الگ طرف کہ معاذ اللہ وہ سرے ہی منکر مین اصل
رسالت کے تو تصدیق معجزات کی چنانچہ خاص ان ایام مین بعض بعض ہندونو سکنہ انگریزی
مدرس انکار معجزہ شق القمر مین چند روز سے استبداد و اصرار کو کام مین لا رہی ہین اور معاذ اللہ
نسبت ساتہہ موضوعیت اور مصنوعیت کی دی رہی ہین لیکن یہہ ایک فریدہ ہو انہری اتفاق فتنہ ہائے
قیامت سے کہ بالغ عاقل مدعی علم و دین اسلام مقربان حضرت سید الانام سے بیگانے آدمی کا قلب بالکل
ایسا منقلب ہو جاوے کہ صفحہ قلب سے اثر صدق و ایقان معجزہ باہرہ نقش قدم شریف رسول ایزد منان
بالکل سلب و محو ہو جاوے کہ معاذ اللہ نسبت اپنی ہادی ہوئے افضل پیغمبران کے نفی مین ایسی معجزہ باہرہ کے

کی ابداع و اختلاف دلیل و براہان کو کام فرمایی جبلی و قوع کا ایک پیغمبر یعنی حضرت ابراہیم کی لیی
خود مقرر ہے اور اپنی پیغمبر سلم افضل کے نسبت باوجود موجود ہونے اسکی کتب محدثین مین یک قلم منکر ہوچکا
حتی کہ العیاذ باللہ خاص رسالہ نفی معجزہ مرقومہ لکہی اور اس نفی پر گو ابیان او دلایل بی اصل عشی پیش
کری اور اس دلیل باطل کو خاطر عوام پر منقش کری اور ایسی رسالہ کی اشاعت مین سعی نا موم عمل
مین لائے اور معاذ اللہ نفی معجزہ کو حق اور توبہ توبہ معجزۂ رسول کو باطل تعبیر کری یہانتک کہ عنوان
رسالہ پر یاد ہو آیہ جاء الحق وزہق الباطل کہ ملاحظہ سی اوس رسالہ کی اول نمایان ہوگا
لاحول ولا قوۃ الا باللہ جس سے خواص ہو کہ کہا دین اور عوام ضلالت مین مبتلا ہوئین تفصیل
اجمال اس مصیبت کبری اور داہیۂ عظمی کے یہہ ہے کہ میان نذیر حسین نامی ایک صاحب ساکن قدیم
مرز بوم عظیم آباد مقیم حال شہر دہلی جو پہلی دنون درباب اشاعۂ حلت بوم ہی غلغلہ پرداز
ہوئے تہی اور اوسکی استحلال مین بہی سعی موفور عمل مین لاتے تہی اندنون اونہین یہہ نئی سوجہی ہے کہ معجزہ
نقش قدم رسول اکرم صلعم کی منکر ہو گئے اور مثل انکار اور بدیہیات کے معجزۂ مرقومہ پر بلا
انکار اور انہاک حرمت مواقع اعجازیہ پر علی رغم حدیث و روایات مصرحہ کتب محدثین و اہل سیر
معتبرین باخبر خصوصاً مخالف مرویۂ حضرت صدیق اکبر رض ہمہ تن پیش اباطیل و دہوکہ بازی خاص و عام
کافۂ اہل اسلام مین غلغلہ پرداز اور تفرقہ انداز ہوے ہین یہانتک کہ ایک رسالہ خاص نفی
معجزۂ مرقومہ مین شایع کیا اور کیا بہادر ہی کہ صریح مخالف مصرحات اسلاف کثیرہ صالحین اپنے
دل سے مضمون تراش کری اندیشۂ روز موعود اور بی پاس و لحاظ روح مطہر رسول مقبول صلعم عدم وجود
ایسی معجزۂ باہرہ کا جو کہ کتب محدثین مین بکثرت موجود ہی بنام نہاد بعض بعض کتابون مشتملین
معجزہ مرقومہ کے جہوٹ موٹ دہوکی سے بہکانی عوام ناواقفین کے لکہدیا ہی اور انکار اسکا بطرف تمامی
سلف صالح ناحق و ناروا منسوب کردیا تاکہ ناظرین دہوکی مین پڑین کیونکہ کتب اسلاف کی

اس زمانہ مین کسکو نظر ہی کب دیکہہ سکتی ہین اوس رسالہ کو دیکہکر اہنین جیسی ہو جاوین گے یا اپنی زعم مین حضرات
سواد اعظم ٹہہراوین اور زیادہ تر بہادر لکہنا جاء الحق وزہق الباطل کا ہی عنوان پر رکہا اشیر الیہ ہانین معلوم
یہہ حرکت شنیعہ صرف بپاس سخن یا بہوائے نفس ہے یا مفاد معانی مضمون الناس علی دین ملوکہم فہمیدہ عالی مین
اس رنگ ڈہنگ سی جلوہ فرما ہوا ہے واللہ اعلم بالصواب کیا مفاد اندیشہ کیا ہی اور مبلغ علم و مذاق و اتباع
وسیاق کلام محدثین و احادیث کا یہ حال ہی کہ تمام رسالہ کا دلیل محکم فی نفی اثر القدم یہ کہا ہی کہ ہر صاحب دیانت
و امانت ماہر فن بلاغت پر صرف اس تسمیہ ہی سی بسم اللہ بقول مشہور حقیقت اخوند صاحب معلوم شد زیادہ تر
بہادرے اور ہیبت علمی حضرت ظاہر و باہر ہو سکتی ہی یعنی تہوڑا سا واقف از لغت عرب اور ماہر محاورہ و استعمال اہل
عرب کا جانسکتا ہی کہ یہ صدد دلیل کا علی جاہ تمیی کہا یدل علیہ کتب اللغۃ جہان مخدوم کے کلام بلاغت التیام مین فی ہی
سبحان اللہ اور پہر اس مادہ اور استطاعت پر باظہار خلاف مذاق و سوق عبارت حدیث حکم ضعیت و تکذیب کلام
اہل حدیث کو کام فرمایا لکین ان ہذا لشئی عجاب اللہ اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ مگر یہہ بہی معجزہ ہی
رسول مقبول کا کہ پہلی ہی بسم اللہ صرف تسمیہ ہی مین ہیبت فضل و کمال و جہل و علم کہل جاوے تا کہ
ہر ذی علم پر پہنچوائے مصراع ع قیاس کن ز گلستان من بہار مرا حقیقت دعوے حدیث فہمی و ادعائے مذاق سوق
مقال اہل حدیث منکشف ہو جاوے اللہ تعالے اپنی حفظ و امان مین رکہی اطفال مکتب خوان تک اس بہادری
اور جسارت سی متعجب و حیران اور ہر صغیر و کبیر اہل ایمان اس جرات پر جسارت سی انگشت بدندان ہی کہ خدا
کسی کلمہ گوی محمدی مقر فضایل احمدی کے دہان و زبان قلم پر کلمہ نفی اپنی صلعم رسول اکرم کی اثر قدم کے نسبت
کیونکر آسکتا ہی اور رکہہ جاء الحق وزہق الباطل کون مسلمان اسکی عنوان پر رکہہ سکتا ہی بجز تابعان ابوجہل
و پیروان مسیلمہ کذاب الامان الامان الحفیظ الحفیظ ایسی ہیبت منقلب ہو گئی کہ خاص ایسی معجزہ بعینہ و بعینہ کتب
معتبرہ و متکاثرہ سے منکر ہو گئے اور مصداق اوسکا منعہ قلب ہے بکلی محو ہو گیا حتی کہ حس تصدیق رویت معجزہ حضرت
اکبر بہی بالکل سلب ہو گیا بلکہ علاوہ اسکی باوجود ادعاء علم و فضل اسد مذموم ہونے کذب و افترا کی ایسی

ایسے کذب و افترا انکو کام مین لای کہ کوئی عامی و بازاری بھی ایسی جرأت کم کرتا ہوگا یعنی جس جس بات

مین ثبوت و وجود بدلایل و براہین موجود ہیں صاحب جرات اُن اُن کتب تو نکی بابت بھی لکھدیں کہ ان کتب میں

ثبوت اسکا نہین پایا جاتا ہی کہ تصدیق اس مقال کے محل تفصیل مین تنبیہا عمل مین آئیگے انشاءاللہ تعالیٰ بناء

مین رکھی ہے بلاسی مقام عبرت کا ہی دیکھا چاہیے کہ سنگ سخت تو متاثر ہو اور بغیر پھٹنے کی مٹی اُس قلب

کو کیا کہا جاوے کہ قبول لاہوا خود بخود منکر ہو جاوے اور لوگوں کی صفحہ قلب سے مٹنے کا اور بسیط زمین سے

اوسکی انہدام کا ساعی ہو اور جانکاہی کرے اور مصداق مضمون آیہ ثم قست قلوبکم کا ہو جاوے نعم

ماقیل وجاء المحقق الدہلوی فی جذب القلوب سنگی و نباتی کرد رو خاصیتی نیست بہ آدمی دان کہ درو

معرفتی نیست شفاہم اللہ وہداہم اللہ وحفظنا وجمیع المومنین من قساوۃ القلوب بحرمۃ الحبیب المحبوب

صلی اللہ علیہ وآلہ المختصر چونکہ اکثر عوام بیچارے اس رسالہ کی سبب سے بادیہ حیرت مین سرگردان اور چاہ ضلالت

و ہلاکت مین افتان و خیزان پائے جاتے ہین اسلئے یہ ہیچمیرز کہ استطاعت اوسکی رد اور مجاہدہ نہ اونکی نقد

استعداد خداداد البتہ رکھتا ہی بخوف مسئلت روز عدل و داد نظر بر صیانت عوام عن السیئات

والاثام والفساد مہر سکوت دہان و زبان قلم پر علی الخصوص اس زمان و اوان پر شیوع طغیان مین بیشک

ترک واجب جانتا ہی سو محض بپاس ایمانی اعلان حدیث و روایات ثبوت معجزہ مرقومہ رسول سبحانی کو

کہ کتب احادیث و سیر و تاریخ مین بتواتر و تکاثر موجود ہین مع جواب شبہات و وساوس منکر صاحب بہادر اپنی

اوپر لازم کیا اور اس عجالہ مین روایات منتشرہ کو مجتمع کردیا اور نام اسکا صیانۃ العوام عن السیئات

والاثام اور لقب اسکا السیف المسلول علی من انکر اثر قدم الرسول رکہا یا الٰہی تو قبول کر اسکو اور ان

سرگروہ منکرین کو مع توابع اور لواحق کی توفیق رفیق اور ہدایت نصیب کر اور سوء عقیدت سے نجات

دے اور تمام امت نبوی کو انکار معجزات سے محفوظ رکھ بمضمون کریمہ انت حسبنا ونعم الوکیل ای بھائیو مسلمانو چونکہ

اسکی تحریر مین بجز افادہ عام کے اس خادم علما کو کسیطرح کی غرض اور غایت اظہار و نمایش علم و فضل

[illegible]

کا نہین اسلی محض نظر بر کثرت حسنات ہین اردو مین حتی الوسع صاف صاف لکہتا ہی اور جہان عبارت عربی
ہی ترجمہ اوسکا بہی اردو مین التزام کیا ہی اور دقت نکات علمیہ سے قطع نظر بخوف پریشانی خواطر عوام
درگذر مقصود ہے امید ہی ہر صاحب نظر سے کہ بفحوای انتقالِ ہدایت اشتمال لاتنظر الی من قال وانظر الی
ما قال اس ہیچمیز پر کچہ خیال نفرماوین جس جس کتاب معتبر کا حوالہ دیتا ہی یا نقل عبارت لکہتا ہے
بغور ملاحظہ اور تطبیق عمل مین لاوین اور بعد تحقیق و تحقق کے صادق و کاذب کو حسب استحقاق بدعا یاد
فرماوین اور اگر احیانا بمقتضای خاصہ انسانی کہین سہو و نسیان اس ضعیف البنیان سے سرزد
ہاوین تو ازراہ عفو و کرم معاف فرماوین اور اس گنہگار کو بدعای خیر خاتمہ یاد مین لاوین اور اشاعت مین
اس عجالہ کے محض ابتغاء لمرضات اللہ مساعی جمیلہ مرعی رکہین کہ دورہ قرب قیامت کا ہی عوام بیچارے
تو الگ رہے خواص بہیتر ضعیف الاعتقاد ہوجاتی ہین کیونکہ خود تو کتاب پر نظر نہین اکثر مشغول رہتی ہین
استحصال دنیا مین جہان کسینی حدیث و تفسیر کا درست نادرست حوالہ دیدیا غریب دہوکے کہاتی ہین اور عوام
آجاتی ہین المختصر بنظر اختصار صرف ایک مقدمہ اور دو باب اسکی مقرر کیے مقدمہ مین علی سبیل الاجمال اثبات مقدمہ
و ثبوت ہی اس بات کا کہ جو فضایل اور معجزات ہر ہر پیغمبر مین جدا جدا تہے وہ سب ہمارے پیغمبر خدا مین جمع
ہوے بلکہ زاید اور بالغ تر اونسی باب اول مین بیان اور تفصیل ہی حدیث و روایات معجزہ نقش قدم باب اول
رسول اکرم صلعم کی مع دفع شبہات متعلقۃ المحل اور تنبیہات کذب بیانیون منکر صاحب بہادر کے باب دوم مین باب دوم
رد ہی اون وسوسات و شبہات کا جو خاص منکر صاحب کو عارض ہوے ہین اور اونکو بدلایل قاطع زینت
فرمایا ہے ہین اور کشف استار اون سفسطہ بازیون اور غلط اندازیون کا جس سے خاص و عام دہوکے مین آتی ہین
مقدمہ اول اجمالا اتنا جاننا چاہیی کہ یہ بات مسلمات جمیع فرق اسلامیہ سے ہی کہ جو فضایل و معجزات
اگلی پیغمبرونکو حق تعالی نے ارزانی فرمائی وہ سب ہماری پیغمبر کے لیے عطا کی بلکہ اونسے ابلغ اور فایق اور
بالاتر ہمارے حضرت کے لیے ظاہر فرمائی کہ یہ بات منصوص ہے اور اجماع کیا ہی اسپر علمای محمدی نے

امت

فی احادیث جو اس باب میں ہیں کتب صحاح معتمدہ میں بہری پڑی ہیں اگرچہ اس جگہ سب نقل کیجاویں تو
کتاب طویل مرتب ہو پہر بہی کماحقہ تمام تفصیل نہ لکہی جاوے اسلیئے صرف اشارۃً صحیح بخاری اور صحیح مسلم
وغیرہما کتب صحاح سے تنبیہ کافی ہے کہ خود حضرت نے بعض دفعہ بشمار بعض بعض فضائل کے فرمایا اور بعضی
حدیثیں بغیر شمار کے ہیں چنانچہ بالتصریح امثال ان مضمونوں کی بہتیری حدیثیں ہیں کہ ان اللہ تعالے
فضل محمدا علی الانبیاء و علی اہل السماء الحدیث انی فضلت علی الانبیاء بست الحدیث انا سید ولد
آدم الحدیث اعطیت خمسا لم یعطہن احد قبلی الحدیث ان اللہ بعثنی بتمام الاخلاق و محاسن الافعال
وغیرہا کہ ان سبکو ہر شخص دیکہ سکتا ہے اور بیشتر ملاحظہ سے انکی ظاہر ہوگا کہ کسکس طرح کی فضیلتیں اور معجزات
اپنی حضرت بیان فرماتے تہے جو کہ اگلی پیغمبروں میں نہ تہی لیکن بیشتر کلمہ لا فخر بہی ساتہ ہی ارشاد کرتی تہی
یعنی حضرت کو ان بزرگیوں سے بہی کچہ فخر اور بڑائی نہیں حاصل بلکہ حضرت اس سے بہی زیادہ بالا مرتبہ
رکہتی تہی المختصر کہ یہ امر اجماعی منصوصی ہے کہ جو معجزات اگلی پیغمبروں میں تہی ہمارے حضرت میں مع شی زائد بلکہ
اشیاء زائدہ تہی سو خصوص مواہب لدنیہ اور خاص شفای قاضی عیاض ہی میں سے نقل کرتا ہوں کہ یہ دونوں
کتابیں منکر صاحب کی نزدیک بہی بموجب اقرار انکی بہت معتبر ہیں بلکہ بیشتر انکی لمعات مضامین رسالہ منکر
سے روشن ہے کہ انکا قول حضرت کو بہت مقبول ہوگا سو تحویل قوۃ الہی بالتفصیل تو یہ معجزہ خاص حضرت
رسالت پناہی قریب تر باب اول میں دیکہو گی کہ خاص مواہب لدنیہ میں بہی بکمال تصریح و تحجج و بڑائی میں
کس زور شور سے موجہ موجود ہی لیکن یہاں ایک مقدمہ ضروری البیان جو کہ حاوی اور جامع ہے تمام مطلوب اور
مقصود کلی کو دونوں میں سے نقل کر دیا جاتا ہے کہ بموجب تصریح ان دونوں شاہدین عادلین مقبولین منکر
صاحب کے اجماعی ہے کہ درحقیقت قاعدہ کلی اور قانون عام منصوصی ہے واسطے اثبات اور ثبوت تمام مطلوب
متنازع فیہ کے جسکا جی چاہے دیکہ لے مواہب لدنیہ میں موجود ہے ما خص نبی بشیٔ من المعجزات والکرامات الا
ولنبینا مثلہا کما نصوا علیہ اور شفا قاضی میں باین الفاظ ہے لم یوت نبی معجزۃ الا و عند نبینا مثلہا

او ما ہو ابلغ منہا و قد نبہ الناس علی ذلک الحاصل کہ جس جس معجزہ اور کرامت سی ہر ایک نبی مخصوص
ہی وہ سب ہمارے نبی کے لئی ہیں یعنی اون تمام مجموعہ کے ساتھ ہمارے پیغمبر خدا کا امتیاز و اختصاص کہتی ہیں کہ اسمیں
نص کے ہی سب علمائی اور مثل معجزات ہر نبی کے یا ابلغ تر اوس سے ہمارے پیغمبر افضل پیغمبران بی شک دیئے گئے
تو ہر مومن کے تئیں بخصوص وقت مضامین اس قاعدہ کلی منصوص اجماعی کو نقش خاطر صفا مظہر اپنی رکہنا ہی تو جو
معجزہ کسی پیغمبر کا صحیح اور مسند پاتا ہی بیشک و شبہ بے چون و چرا بغیر کسی سند اور استدلال خاص اوس
معجزہ کے خاص ہمارے پیغمبر خدا کے لئے بصدق دل سے یقین و اعتقاد اسکا بعین لازمہ ایمانی ہی بلکہ انکار
اسکا مخالف ایمان اور خرق اجماع ہی اور لیت و لعل اسمیں صعب تر ہے خرط القتاد سی اب منکر صاحب کو
لازم ہی کہ نفسانیت کو پاس سخن کو اپنی دور کریں بعد ادائے استعاذہ و استغفار کے جو محض سعی سے استغفا اور استقامت
لازم جانیں احادیث مصرحہ صحاح اور مصرحات مواہب شفا و بغور ملاحظہ فرمالیں اور سوچ لیں کہ قطع نظر حدیث
و روایات آیۃ الباب اول کے کہ خاص ثبوت نقش قدم مبارک اور نقش نعلین بلکہ نقش سم خچر تک خاص مواہب
میں بھی پاوینگے اگر بالفرض و التقدیر کسی کتاب معتبر میں خاص نام نامی رسول گرامی بھی پاتی یا صرف
کسی شارح یا راوی غیر معتبر سے بھی سنتے تب بھی بسبب ثبوت و اقرار اپنی نسبت حضرت ابراہیم کے تصدیق اسکی اونکو
ضرور تھی ضروریات ایمانی سے کما نصوا علیہ چہ جائے کہ جم غفیر محدثین و فقہائے دین اس کثرت سے بتخصیص رسول
مقبول رقم فرماتی ہیں کہ مرتبہ حد شیوع کا نمایاں ہو گیا تو انکے نام تو ہم اونہیں بھی بتلا دیتی ہیں
اور روایات اور حوالہ نام ہر ایک صاحب کتب کا باب اول میں ملاحظہ فرمالیوینگے اور غور سے دیکھ لیں کہ یہ سب
اہل حدیث و فقہ صاحبان تصانیف و تالیفات کیسے ماہر و معتمدین ثقات اسلاف صالحہ سی ہیں جو
اپنی اپنی کتابوں میں درج کرتی ہیں وغیرہ اسامیہم صاحب مواہب لدنیہ معتبر منکر صاحب شیخ عبد الحق
محدث محقق مسلم الثبوت شیخ جلال الدین سیوطی جیسی استاد صاحب سیر شامی امام آثار جامع
روایات حاشیہ صفحہ پر صفحہ نہم میں منکر صاحب سے لکھتے ہیں امام ابو بکر عربے شارح موطا

امام مالک علامہ علی بن برہان الدین حلبی محدث صاحب انسان العیون فی سیر الامین المامون [۵] [۶]
حافظ احمد بن محمد مقری صاحب فتح المتعال حافظ محمد بن احمد شافعی متولی مصر شیخ رزین صاحب [۷] [۸]
صحاح حافظ حسن دیاربکری صاحب خمیس ابن جوزی محدث ابن سبع نیشاپوری شیخ ابن حجر عسقلانی [۹] [۱۰] [۱۱] [۱۲] [۱۳]
ابن خطیب محدث صاحب قصیدہ حافظ زہری تلمیذ ابن قیم محدث حافظ مرزا جان برکی صاحب [۱۴] [۱۵] [۱۶] [۱۷]
نثر الجواہر صاحب قرۃ الناظر شیخ محمد ہروی صاحب جامع المعجزات امام فخر الدین رازی حافظ [۱۸] [۱۹] [۲۰] [۲۱]
شمس الدین دمشقی صاحب معراج صحیح شرف الدین ابو عبد اللہ محدث سطری حافظ ابو نعیم [۲۲] [۲۳] [۲۴]
حافظ عبد اللہ دمشقی حنفی صاحب موارد الانوار ابن حجر مکی اور قاضی عیاض صاحب شفا معتبر و مقبول [۲۵] [۲۶] [۲۹]
منکر صاحب پھر ایسی شرطہ الخمیس ایمانی انصار سبحانی کہ بلا تشبیہ بامیسی سے بھی فایق تر اور ابلغ ہی
اگر منحرف ہو نگے تو اخراب علمائے راسخین فی العلم مین خوار و زار اور رسوا اور پسپا ہونگی حقیقہ لطیف
یہہ بھی واضح ہو کہ ایک آیۃ بینہ اور ظہور معجزہ رسول مقبول کی باہمہ شہور و شغب الکار و استبداد خود
بجز بفحوائے مضمون اعجاز مشحون یقولون بافواہہم مالیس فی قلوبہم زبان قلم اضطراب اشیم منکر مردود
بزعم رباعی کسی صاحب تاثیر معتقد معجزہ نقش قدم کے بی ساختہ نکل گئی کہ جو مین سے نقل کیجاتی ہے ہر چہ اسباب
جمال است رخ خوب ترا ہمہ بروجہ کمال است کما لایخفے خوبی و شکل و شمایل حرکات و سکنات آنچہ خوبان
ہمہ دارند تو تنہا داری حاشیہ صفحہ پنجم رسالہ منکرہ بر ادا سطیح مضمون ہذا ترجمہ مشکوۃ ساختہ و پرداختہ
مولینا مولوی اسحق صاحب مین بھی زبان قلم پر آگیا کہ نہ بطریق نقل داستہ داد ہی بلکہ بطریق نعت
سرور کائنات کہ درحقیقت مضمون مرقوم خلاصہ مرام احادیث و مفاد و مآل ہدایت اشتمال مراتب
مصرحہ منصوصہ صاحب مواہب و قاضی عیاض رح ہی اور نہ بطریق مبالغہ مداحین کما لایخفی علی الفطن
اللبیب کیونکہ مضمون آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری مین مفاد و مراد ہی ما خص نبی لشئی الحرا و
لم یوت نبی معجزۃ الا و عند نبینا الخ کا ہم ایک اور عنوان سے بطریق اجمل بیان ابھی کہتے مین واضح

ہو کہ ہر چند منقولات مفصلہ باب اول سے تشفی تمام خواص و عوام اہل ایمان کی قریب ظاہر ہو جاوے گی
لیکن نظر بر حصر اشکے بعضے حجتی امثال منکر صاحب بہادر جو کہ صرف طریقہ معقولیان و مستدلان اہل میزان
ہی کی نظر سے رکھتے ہوں اور دخل در معقولات دیتے ہوں بقوائے کلموا الناس علی قدر عقولہم اوس شکل سے ہے
بوجہ تام و براہین مالا کلام ظاہر کر دیتے ہیں تاکہ بخوبی صحیحہ اونکی ذہن نشین و منقوش خاطر اونکی ہو اور ہر ایک
منطق خوانی کو نتیجے ہو جاوے ہمارے منکر صاحب اگر کچھ بھی عقل و ادراک سے نصیب بہرہ رکھتے ہوں تو غور و فکر کو کام فرماویں
اور بلاحظہ مصرحات مدعوۃ النص صاحب مواہب و مثنویہ صاحب شفا مقبوضہ لین اپنی او مصرحہ تفاسیر کثیرہ و اقرار کرتے
اپنے کہ بموجب شکل اول بدیہۃ الانتاج کے ثبوت نقش قدم رسول اکرم کا لشمس فی وسط النہار روشن و آشکار
ہو جاوینگے نتیجے مثالہ معجزۃ اثر القدم فی الصخرۃ من معجزات ابراہیم النبی و آیاتہ المنصوصۃ و کل معجزات ابراہیم
و آیاتہ المنصوصۃ ثابتۃ لنبینا فمعجزۃ اثر القدم فی الصخرۃ ثابتۃ لنبینا کہ دلیل الصغریٰ اجماع المفسرین
باقرار المنکر بالفہیم الامیم تحت قولہ تعالیٰ فیہ آیات بینات مقام ابراہیم و برہان صداقۃ الکبریٰ قول صاحب
المواہب رحمہ ما خص نبی بشیٔ من المعجزات والکرامات الا و لنبینا مثلہ کما نصوا علیہ اب خود منکر صاحب بابت کبری
صغریٰ و کبریٰ اونکی اقران و اخوان میں سے جو جانتے ہیں بموجب تعبیر الفاظ قاضی عیاض ہی کبری قرار دیکر اپنے
صغریٰ آمر قومۃ التصدیق سے نتیجہ حاصل کر سکتا ہی جو کہ مطلوب ہمارا اور سب اہل ایمان کا اور شفا ہو واسطے
ہر مریض انکار معجزات و سوء عقیدت کی اور جو اونکی مرض کو اس سے بھی شفا نہو تو یا قسمت یا نصیب پھر
مصداق ہونگے مضمون من یضلل اللہ فما لہ من ہاد اور ذی استحقاق ہونگے بشارت و دعائے فی قلوبہم مرض
فزادہم اللہ مرضا بلکہ قابل انذار و خطاب ہونگے ارشاد پر عتاب الذین طغوا فی البلاد فاکثروا
فیہا الفساد فصب علیہم ربک سوط عذاب ان ربک لبالمرصاد کے اعاذنا اللہ و جمیع المومنین من
اسارۃ الاعتقاد الی یوم التناد بحق محمد و آلہ الامجاد یہی ثبوت معجزہ مرقومہ علی سبیل الاجمال
کہ عقلائے باکمال صاحبان ایقان حاملان نور ایمان کے لئے اسی جگہ سے رتبہ صراحۃ کا حاصل ہے و من لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور

باب اول ای بہائیو مسلمانو اب دیکھو چشم دل سے تفصیل حدیث و روایات کہ کسقدر محققین ثقات وعادلین نے تصریحات کئے روایات عدیدہ و آثار کثیرہ اس معجزہ کی حد شیوع کو پونہچی ہین اور کسقدر شہرت رکہتا ہی محدثین مین کہ انکار اسکا انکار جلی بدیہیات مثل انکار مکہ و مدینہ زادہ اللہ شرفا کی ہی اول کہ مواہب لدنیہ معتبر القول اور مقبول فریقین ہے اسکی عبارت صاف کیجاتی ہے

ہذہ عبارتہ ومنہا انہ کان اذا مشی علی الصخر غاصت قدماہ فیہ کما ہو مشہور قدیما وحدیثا علی الالسنۃ ونطق بہ الشعراء فی منظومہم والبلغاء فی منثورہم مع اعتضادہ بوجود اثر قدمی الخلیل ابرہیم فی حجر المقام المنوہ فی التنزیل فی قولہ تعالی فیہ آیات بینات مقام ابرہیم الباغ تعیینہ وانہ اثرہ مبلغ التواتر القائل فیہ ابو طالب وموطیٔ ابراہیم فی الصخر وطیہ علی قدمیہ حافیا غیر ناعل ویاتی النبی من حدیث ابی ہریرۃ عن معجزۃ تاثیر ضرب موسی فی الحجر ستا او سبعا اذ فر بثوبہ لما اغتسل اذ ما خص نبی بشئ من المعجزات والکرامات الا وللنبی مثلہ کما نصوا علیہ مع ایوید ذلک وجود اثر حافری بغلتہ علی ما قیل فی مسجد بطیبۃ حتی عرف المسجد بہا حیث یقال لہ مسجد البغلۃ وذاک الامن سترہ الستار فیہا لیکون ذلک اقوی فی الآیۃ واوضح فی الدلالۃ علی اتیانہ بنظیر ہذہ الآیۃ التی اوتیہا الخلیل فی حجر المقام علی وجہ اعلی منہ انتہی خدارا اب دیکہو کوئی صاحب انصاف بعاجز عبارت خاص مواہب لدنیہ کی اور غور کرے کہ کس تفصیل و توثیق سے اثبات معجزہ مرقومہ مین اس محدث نے کام لیا ہی اور کس توضیحات و توجیہات سے تحقیق اس معجزہ کا بتائیدات متنوعہ معجزات ابراہیم موسیٰ وسلم وغیرہا روشن و آشکار کیا ہی جس سے ظاہر و باہر ہے کہ ثبت حضرت پیغمبر خدا صلعم کی کسقدر کثرت شہرت اور کس مرتبہ اعتبار رکہتا ہی علماے سلف و خلف مین اور بادہی کہ اسکی امثال امام سبکی رح اور ابن خطیب اور صاحب قرۃ الناظر وغیرہم مرجع فقہا و محدثین سلف و خلف صالحین مین نہ مثل نظیری و نظیر اور سودا و میر و قس علیہ ہذا شاہد ہیں اشال مسئلہ مقدمہ مصرحہ تصدیر علما و فضلا شرط تخمیس و تزیین

سید المرسلین پر ظاہر ہی کہ محدثین اہل دین و دیانت خواہ نظم میں لکھیں خواہ نثر میں قول اونکا
مقبول اہل ایمان ہی اور یہی دیکھہ لینا چاہیے کہ بموجب تصریح اس معتبر و مقبول منکر کے نقش سم صحیح بہی
مسجد بغداد میں صاف ہو گیا ہے کہ بلیغ تر ہے معجزہ ابراہیم سے اور مصداق ابلغ منا حسب صراحت شفائے
قاضی عیاض نمایاں ہی پہر مصنف کو چاہیے کہ دست بازی یا افترا پردازی منکر پر غور کرے کہ صفحہ
۴۳ میں منجملہ چند کتب ہونے خاص اس کتاب کا نام بہی غضب خدا کا یہ بین مضمون لکہدیا ہی کہ معجزہ رد شمس ایسے
نہیں ہوا چنانچہ نقل عبارت حاشیہ پر لکھی جاتی ہی اب ہر شخص خیال کر سکتا ہی کہ اگر کچھہ عدم وثوق
ثابت یا ضعف وغیرہ مراتب کی نسبت تحریر صاحب مواہب ہے لکہدیتی تو کون مونہہ پکڑتا تہا کیونکہ جب
گروہ کثیر محدثین ہم خیال صاحب مواہب ہوا کہ کوئی نامعتبر کہہ یا تو کیسے زبان پکڑے لیکن چونکہ وہ صاف بعدم
ثبوت بلکہ بعدم وجود خاص بتصریح نام مواہب بہی رقم فرماتے ہیں تو اب ایسے مدعی علم مرتکب کذب و افترا کے
لیے بجز اثر استحلال ہم اور کیا تصور کیا جا سکتا ہی یا یہ کہا جاوے کہ انکار معجزہ تو اثر ہے استحلال کا اور
انکار بعدم ثبوت و وجود در کتاب مقبول مرقوم ظہور معجزہ رسول ہے کہ از بسکہ انکار معجزہ نقش بصفحہ
قلب پر منقش ہے اور قلب پر نسبت تصدیق اوسکی پردہ پڑ گیا چشم بصیرت از سرتا پا بے بصر ہو گئے
تو ابصار چشم سر پر بہی پردہ پڑ گیا مرتبہ کوری مادرزاد کا پیدا ہوا کہ کتاب مرقوم میں مضمون بعد اتقیت مضمون
اصلا دکہلائی بہی نہ دیا اللہ اپنی حفظ و امان میں رکہی مضمون آیہ ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم و
علی ابصارہم غشاوہ کا مصداق گویا مجسم ہوکر نمودار ہوا ہی خدا کری یہ عذر پیش کریں کہ سہو
سے اس کتاب کا نام شمول کتب دیگر درج ہو گیا لیکن عند العقلا یہہ عذر لنگ قابلیت درجہ قبول کے
نہیں رکہہ سکتا کیونکہ جواب میں مقابلہ و اشاعت کیا فرما دینگے بلکہ ہم کہتے ہیں کہ یہ بہی خالی
از اعمی نہیں کہ اوسوقت بہی بصر و بصیرت پر پردہ ہی رہا اور اگر بالفرض والتقدیر بغیر ملاحظہ
خدام عالی مقام اشاعت و طبع عمل میں آیا تو بہی خالی از معجزہ یا اثر استحلال نہیں فافہم او تدبرو

اور اگر بغیر دیکھی کتاب مرقوم کے نام لکھدیا تو از قبیل جرات عظیمہ کے اور اثر استعجال سی خالی نہین
غرض ہمارا مطلب کہین نہین جاتا اور یہہ کتب ائمہ مین کیا کرینگے اونکا نام بہی بہتانا اسیطرح لکھینگے
ہی جیسا سیطرہ تفصیلا افسوس صد افسوس با اینہمہ ادعاے فضل اور علم مزمومیت کذب و افترا اور یہہ در باب
معجزہ مخبر صادق مرتکب ہونا اسکا مقام عبرت ہی ان ہذا الشی عجاب فاعتبروا یا اولی الالباب مثل
ایسی ذی صفتون کے اور ایسے صاحب جراتون کی مصداق ہی مضمون آیہ مثل الذین حملوا التورٰیۃ ثم لم
یحملوہا کمثل الحمار یحمل اسفارا اور ارشاد مثلہم کمثل الذی استوقد نارا دوسرے حضرت محمد ہادی کے
جامع المعجزات مین لکہتے مین کرامشی علی الحجر الا کان تحت قدمیہ اثر کما روی عن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ قال
لیلۃ الغار اثر قدمی النبی علی الحجر کما یمشی علی الطین فقلت یا رسول اللہ ان الکفرۃ یعرفون اثار
قدمیک ینظرون بنا فقال امحہ یا ابا بکر فمسحہ فذہب الاثر باذن اللہ تعالٰی ای بہائیو مسلمانو خدا را
غور کرو اور دیکھو کہ صفحہ دویم مین رسالہ منکرہ کی صاحب نے لکھا ہی کہ کسی ایک صحابی اخیار یا تابعین ابرار سی
باسناد ضعیف بہی یہہ معجزہ ثابت نہین ہوا اب سوچو کہ ایسی صاحب صدق و حیا کو کیا کہنا چاہئے نہین
معلوم کہ حضرت ابا بکر صدیق رض سی زیادہ کونسا اور صحابی منصف بخیر آپنی اپنی دلین تجویز کیا ہے
اور افضل ہو نہین شک کرنیوالا بموجب مذہب سنت و جماعت کی سبکو ہی جانتا ہی کہ کون ہیجانا ہی ایسا منکر
فکر کرین کہ کس جماعت مین شامل رہے یا اس حدیث و روایت کا مرتبہ ضعف سی بہی کمتر کسی اور ڈہب سے
تعبیر کرین جسمین کہ کسیطرحکا ضعف اسناد بہی نہین اور اگر بالفرض یہ بات ہوتے تو بہی اونکا کذب
ادعا صرف وجود ایک کتاب معتمد مین بہر کیف ظاہر و باہر ہی نہین معلوم ان صاحب کو کتاب پر نظر نہین
تو کذب بیانی سے کیا مفاد ہی بجز ہلاکت مین ڈالنی نادان قیضین امت مخبر صادق کے اور ارشاد کرنے
روح مسیلمہ کذاب کی کہ علاوہ انکار معجزہ کے ایک تو بہتان کہ کسی صحابی سے باسناد ضعیفہ بہی ثابت نہین ایک
تکذیب حضرت صدیق اکبر کے ایک بہکانا لوگون کا ایسی دہوکہ سی جسسے ہزارہا عام و خاص و تف لیت اضلا

مین برہ ہین ایک کان پر اور بھی اعتباری فاضل اجل اہل ایمان کی خطنا اللہ دیہ اہ **تیسرے**

حافظ حسن دیار بکری صاحب الخمیس نے احوال نفس النفیس لکھتے ہین انہ کان لا یؤثر فی الرمل نعلہ ولین

الصخرۃ تحت قدمیہ کذا نقل الامام فخر الدین الرازی امید ہے کہ خاص و عام عقلا اولی الافہام اور

ماہرین علم کلام اس مقام مین بھی غور سے توجہ دلی کو کام فرما دینگے اور یاد رکھینگے کہ حافظ حسن دیار

بکری رح کی اس روایت سے مزعوم منکر صاحب کا اور دعوے اونکا باتمام قایل ہونے فخر الدین رازی صاحب

تفسیر کبیر کے ساتہ خاصہ ابراہیم ہونے پر جس سے التماس ہے اور اونکی دہوکا بازیونکو کہ واسطے بہکانے عوام طلبہ

خوان کے تہا اس نقل و تصریح صاحب خمیس نے ہبا منثورا کر دیا کیونکہ جناب انکا دعوی یہی ہے دہوکا دیا یا

اور ٹہیہی صفحہ مین کہ فخر الدین رازی بہی تفسیر کبیر مین قایل ہوے ہین بخاصہ حضرت ابراہیم سو ظاہری تصریح

شہادت امام دیار بکری ہے کہ تحریر فخر الدین رازی پر تفسیر کبیر کے حوالہ سے بموجب خیال پلاؤ منکر صاحب کے الیسب بمحض

خلاف واقع ہی معاذ اللہ ہرگز یہ غرض فخر رازی رح کی نہین کہ یہ معجزہ آنحضرت مین نہین تہا اور تصریح و توضیح

تمام ان اہل مقام دین ہیچ باب دویم کے کر لینے تو انکے فی مخصوص ہے تفصیل صفر اشکلے منکر مجوز تشنع تہا

عمل مین آئی گئے فانتظر وادتہ کروا چوتہی شرح الجواہر مین ہے کہ چون بر سنگ می رفتی پی بر فت سنگ اثر

قدم مبارک آن سرور پانچوین شیخ جلال الدین سیوطی اوستاد صاحب سیر شامی اپنی کتاب الانموذج اللبیب

فی خصایص الحبیب مین لکھتے ہین و مما اوردہ رزین صاحب الصحاح فی خصائصہ کان اذا مشی علی الصخر

اثر فیہا چہٹی علی بن برہان الدین محدث انسان العیون مین لکھتے ہین روایت الامام السبکی جو ذکر

تاثیر قدمہ فی الاحجار حیث قال فی تائیتہ واثر فی الاحجار مشیک ثم لم یوثر برمل او ببطحا

رطبۃ قال شارحہا ولعل عدم تاثیر قدمہ الشریف فی الرمل کان لیلۃ ذہابہ الی الغار ای

فلیس کان ہذا شانہ فی کل رمل یمشی علیہ کان اذا رفع قدمہ عن الرمل یقول لابی بکر

ضع قدمک موضع قدمی فان الرمل لا ینم اراد بہ اخفاء سیرہ لئلا یتبعہ المشرکون فی طلبہ **ساتوین**

پہر علی بن برہان الدین کتاب مذکور مین لکہتی ہین فقد اثر فی صخرۃ بیت المقدس لیلۃ الاسرا
وان ذلک الاثر ہو جو الی الآن اٹھوین پہر علی بن برہان الدین کتاب مرقوم مین لکہتی ہین ان
الحافظ الزبری الحنبلی تلمیذ ابن القیم ذکر فی خصائصہ واما الانۃ الحدید فلان الانۃ الحدید معروفۃ
بالنار وقد الان اللہ الحجارۃ لمحمد صلعم ولا یعرف لین الحجارۃ بالنار ولا بغیرہا وہذا ابلغ واعجب من ہذا
انہ اذا کان یمشی علی الصخرۃ لانت تحت اقدامہ واذا مشے علی الرمل لا یوثر فیہ خرقا للعادۃ
واضح ہو کہ قول محدث ہذا ابلغ واعجب کا اشارہ طرف اوسی قول مصنوع کے ہے تنبیہ ہے اجماعی سعد حسن موہب
کے نوین ابن حجر عسقلانی شارح صحیح بخاری نے فتح الباری مین لکہتی ہین ایسی روایت مرقومہ کو دسوین
صاحب فتح المتعال لکہتی ہین رایت بمکۃ المشرفۃ ایضا فی القبۃ اللتی وراء زمزم اثر قدم فی حجر
یقولون انہ اثر قدم النبی صلعم گیارہوین فاضل مرزا جان کے کتاب نظم الدرر والمرجان مین بتفصیل تمام
لکہتے ہین صرف مقام حاجت یہ ہی کہ لا وطی علی صخرۃ الا واثر فیہا بارہوین شیخ عبد الحق محدث
دہلوی کتاب مدارج النبوۃ مین لکہتے ہین واز انجملہ است کہ چون بر سنگ می رفت فرو می رفت بر دو
پای او ودران گم می شد تیرہوین پہر محدث ممدوح اوسیمین دوسرے جگہہ لکہتی ہین وبر کوہی کہ انحضرت صلعم سخن گفتند
جراحی کرد اثر قدمین شریفین ظاہر می شد چودہوین جذب القلوب الی دیار المحبوب مین
شیخ ممدوح لکہتی ہین کہ مسجد بنی ظفر وا الآن مسجد بغلہ نامند اور اوسمین لکہتے ہین بہ ثبوت رسیدہ
کہ انحضرت در محلہ بنی ظفر با جمعی از صحابہ مثل ابن مسعود ومعاذ بن جبل وغیر ایشان رسیدہ نماز گذارد
وبر سنگی کہ در انجا ست نشستہ او بعد ایک اور قصہ کے پہر لکہتے ہین بعضے از علماے تاریخ نوشتہ اند کہ بر بعضے
کہ حمل نمی گرفتہ باشد چون بران سنگ بنشیند حاملہ گردد واین خاصیت پیش اہل مدینہ مشہور قدیما وحدیثا
ومجد شہرت رسیدہ است مطری می گوید کہ در حرہ کہ جانب قبلہ این مسجد است سنگہا است کہ بر وی آثار است می گوید
کہ آن اثر حافر بغلہ انحضرت است ودر سنگ دیگر مانند اثر مرفق واقع است گویند انحضرت بر وی تکیہ

اس محدث محقق نے کس قدر تو اثر اثر قدم حضرت سید المرسلین مثل تو اثر اثر قدم ابراہیم بمقام ابراہیم

در بوده بود و فرق مبارک را بر وی نهاده و بر سنگے دیگر آثار اصابع است و مردم ہمه آنها

تبرک می جویند منصفان اہل ایمان غور کریں که کس کثرت سے اور کس کس طرح سے ثبوت معجزه سنگ تجره کا حضرت کے

اور خود حضرت کی کہنی کا نشان پتھر پر اور پتھر انگلیوں کا اثر اور پتھر پر حرکت لینا اور شہرت اسکے اہالی مدینه مطہره کے

ہاں خلف عن سلف کس تفصیل محدثوں کی تحریر سے ہویدا ہے نہیں معلوم ان منکر صاحب کی عقل پر کیا پرده پڑ گیا اور

حس بالکل جاتا رہا پندرہویں امام علی بن برہان الدین سیره مرقومة العهد میں لکھتے ہیں عن

الامام ابی بکر العربی حیث قال فی شرحه لموطا مالک ان صخرة بیت المقدس من عجائب الله تعالے

فانها صخرة شعثاء فی وسط المسجد الاقصے قد انقطعت من کل جهة لا یمسکها الا الذی یمسک

السماء ان تقع علی الارض الا باذنه فی اعلاها من جهة الجنوب قدم النبی حین رکب البراق قد مالت

من تلک الجهة لهیبته وفی جهة الاخری اصابع الملائکة التی امسکتها لما مالت من تحتها الغار

التی انفصلت من کل جهة فهی معلقة بین السماء والارض وامتنعت لهیبتها ان ادخل من تحتها

لانی کنت اخاف ان تسقط علی بالذنوب ثم بعد مدة دخلتها فرأیت العجب العجاب تمشی فی جوانبها

من کل جهة فتراها منفصلة عن الارض لا یتصل بها من الارض شیء ولا بعض شیء وبعض الجهات

اشد انفصالا من بعض سولہویں ابن خطیب محدث جلیل القدر من اپنی قصیده میں کہ بغیر

جناب پیغمبر صلعم کی پاس پڑہا تہا وکذلک لاثر شیک فی الثری والصخر قد غاصت به قدماک

سترہویں صاحب قرة الناظر که علماے کبار میں سے ہیں لکھتے ہیں فلت تعلین لذا کره تعلو

کما کانت تعین لتعلیه الجلالة جس سے ہویدا ہے که حضرت کی نعلین کا نقش پتہر پر ہوگیا جو بطبع تری معجزه نقش

قدم ابراہیم ہے کہ پا برہنه تہا اور مطابق ہی یہ مضمون مصرحه جو ب ہے منقول منکر صاحب ہے اٹھارویں

بیچ کتاب فتح المتعال میں سے سل الشیخ الحافظ المحدث سید الشیخ محمد بن احمد المتولی المصری الشافعی

ہل ورد ان الذباب کان لا یقع علیه ولا یری الظل فی الشمس ام لا وهل کان اذا مشی لا یری له اثر فی

ی الرمل وبو شرفه الشریفة فی الصخر الجلمد ونحو ذلک فاجاب نعم یعنی کہا صاحب فتح المتعال

کی کہ سوال کیا گیا شیخ حافظ محدث سردار ہیر شیخ محمد خلف احمد منوفی مصری شافعی کو آیا وارد ہوئی

یہ بات کہ نہ بیٹھتی تھی مکھی آنحضرتؐ پر اور نہ دیکھا جاتا تھا واسطے حضرتؐ کی سایہ سورج میں یا نہیں اور

آیا تھی آنحضرتؐ کہ جو کبھی چلتی تو نہ دیکھائی دیتا نشان قدم کا ریت میں اور اثر کرتا قدم شریف انکا

پتھر سخت میں اور مانند اسکے پس جواب دیا شیخ نے کہ ہاں یعنی نہ مکھی بیٹھتی تھی نہ سایہ پڑتا تھا نہ نشان

ہوتا تھا ریت میں اور نشان ہوجاتا تھا پتھر سخت میں بلکہ اونتیسویں روایت ابن سبع کے اور

بتیسویں روایت نیشاپوری کے اور اکتیسویں سواانہ دونوں کی اور شمار کرنی چاہیے کہ شیخ مذکور نے

اپنی جواب میں یہ بھی فرمایا کہ روی ابن سبع والنیشاپوری وغیرہما اور دربارہ عدم وقوع ذباب وعدم

رویت ظل بعد تفصیل علت وحکمت اوسکی کہ ذکر اسکا اس جگہ موجب طوالت اور مستغنی عن البیان ہے شیخ

ممدوح فرماتے ہیں کہ دور دیا ایضا تا ثیرہ السایل بیان تنگ لکھنے میں وتاثیرہ فی الصخر الصماد

الاثر الشریف واشارۃ الی ان الصخر کان لا خلا لی عدہ ومن کفر بہ ولم یتبعہ انتہی موضع

الحاجۃ بائیسویں شیخ عبدالحق محقق مدارج میں لکھتے ہیں بسند ابونعیم کہ روایت ہے محتوی الا

سنگ جو کہ اصل منشا یہی اثر کا چون درآمد آنحضرتؐ غار را مایل گردانید سر مبارک خود در انسو

سنگ تا نہان کنند شخص خود را پس نرم کرد خدا تعالی سنگ را تنبیہ یاد رہے کہ یہ ایک مقام ہے ظہور

طبیعہ ترہونے معجزہ آنحضرت کا کہ آپکے سر دیا بلکہ نعلین سیم بغلہ مصرحہ الصدر کی پتھر نرم ہوا اور حضرت

ابراہیم کے لئے صرف ایک مقام میں فافہموا وتذکروا تیئسویں حافظ شمس الدین ابن ناصر الدین

دمشقی معراج صحیح میں لکھتے ہیں ثم توجہ نحو صخرۃ بیت المقدس وحماہا فصعد من جہۃ الشرق

اعلاہا واضطربت تحت قدمہ ولانت فامسکتہا الملائکۃ لما تحرکت ومالت انتہی موضع الحاجۃ

چوبیسویں ترجمہ وفاء الوفا میں بیچ بیان فضیلۃ مسجد بنی ظفر کے یہی عبارت صاف ہے

مطہری گفتہ کہ نزد این مسجد آثار ایست نزد حرہ از جہتہ قبلہ کہ میگویند اثر سم بغلہ آنحضرت ست و

در غربی اثر سم بغلہ اثر آرنج مبارک آن سرور است کہ برانجا تکیہ کردہ و بر سنگ دیگر آثار انگشتان است

کہ مردم بزیارت آنہا تبرک می جویند انتہی یکبیسوین یہہ شیخ عبد الحق محدث مدارج مین لکہتے

ہین اگر نرم کردہ شد حدید برای داؤد نرم کردہ شد سنگ سخت برای آنحضرت انتہی چہبیسوین تتمہ

ابن جوزی کے کتاب وفا مقبول منکر بہادر مین لکہتے ہین قال ابو نعیم الحافظ لما دخل رسول اللہ الغار

دل ربہ الی الجبل لیخفی شخصہ عنہم فلان اللہ تعالی الجبل حتی ادخل راسہ و استروح الی حجر من جبل الاصم

فلان دحتی اثر فیہ بذراعہ وساعدہ وذلک مشہور یقصدہ الحاج ویزورو و علاوت صخرۃ

بیت المقدس کہیئۃ العجین فربط بہا دابتہ والناس یتمسحون بذلک الموضع التبرک الی

الیوم تنبیہ اس جگہ پہر ہم یاد دلا دیتی ہین کہ منصف باخبر یاد کری ہو دیکہئے کہ مثل مواہب اللدنیہ

کے اس کتاب کی نسبت بہی تدلیس و افترا کو منکر بہادر کلام فرما گئی ہین نقل عبارت اوسکی ہمنے چودہوین

صفحہ کے حاشیہ پر اس عجالہ کی لکہدی ہے اور اس عبارت مصرحہ کتاب وفای ابن جوزی کو کہ کس بسط و تفصیل سے

معجزہ الانۃ سنگ کو یہ محقق روایت کرتا ہی اصل کتاب سے کوئی منصف تطبیق دیکے پہر روح منکر کو

اوس تحفہ سے یاد کرنا چاہیے جیکے کہ ایسی ذی کردار بموجب آیات قرآنی اور احادیث حضرت رسول

کردگار مستحق ہو ستائیسوین حافظ عبد اللہ دمشقی حنفی کتاب موارد الانوار مین لکہتے ہین

اگر کچہہ بہی پاس ذرا سی شعبہ ایمانکا منکر کو ہو تو عرق شرم مین ڈوب جانا چاہیے اور پہر کبہی بلفظ انکار معجزہ

معجزہ رسول کردگار کا زبان پر آدمی صاحب ایمان کو لازم ہی کہ غور سے اس حافظ مومن حنفی کے

ارشاد واہد کو بغور دیکہے وہ یہ ہی واما معجزۃ اثر قدم النبی صلعم علی الصخر فقد بلغت عند مبلغ

التشہرۃ نعل لمنکر لم ینظر الی کتب السیر فی احوال خیر البشر انتہی یعنے حافظ ممدوح فرماتے ہین کہ اے

معجزہ قدم نبی کا بتحقیق پہونچا ہے نزدیک سیر جانیوالے کے شہرت کو یعنے اس مشہور ہے جب سے کتب

مگر منکر ہے انہیں نظر کی طرف کتب سیر کے ہیچ حال خیر البشر کی انہیں اٹھائیسویں یہ صاحب فتح المتعال

لکھتے ہیں قد رایت بمصر المحروسۃ بتربۃ السلطان المرحوم ابی النصر قایتبائی المحمودی رحمہ اللہ حجرا فیہ اثر قدم ۲۹

یقال انہ اثر القدم النبویۃ والناس یزورونہ وقد اداہ برکاتہ اونتیسویں محمد عبد العزیز

صاحب خلاصۃ الوفا لکھتے ہیں عن قاسم القرطبی ان معجزۃ اثر قدمیہ علی الصخرۃ معجزۃ باہرۃ قد اثبتہا المحققون

فی تصانیفہم من الثقات وما تکلم بعض الجہلۃ الاغبیاء المتغافل علی عدم سند ہذہ المعجزۃ فہو من فرط

جہلہ وعدم ممارستہ بروایات المحدثین الماہرین للایات والاحادیث والروایات انتہی تیسویں

سعید بن منصور دلایل النبوۃ میں لکھتے ہیں بعینہا روایت انہار دین مرقومہ القصد مردویہ صاحب

فتح المتعال ساتھ ان زیادتی کی بعد فاجاب بعدم اعادۃ اسکا عبث ہے اسلئے صرف زیادتی لکھی جاتی ہے مع ترجمہ

وما قیل ان ظل جسدہ کان لا یرٰی فی الشمس ولم یوثر قدمہ الشریفۃ فی الصخر فہو قول لا یقبلہ الفحول بالقبول

وان قبلہ الجہول اکتیسویں شرف الدین ابو عبد اللہ فاضل قصیدہ ہمزیہ میں لکھتے ہیں او ملتم التراب من

قدم لانت حیاءً من مشیہا الصفوان یعنے یا ساتھ جو منی مٹی کے قدم انحضرت سے نرم ہوگیا از

روے شرم چلنے اوس کے قدم پتھر اور اسکی شرح منہج مکیہ میں شیخ ابن حجر مکی جو لکھتے ہیں منکر ہیا درکان

لگا کر سنیں یہ عبارت شیخ کی نبہ بذلک علی انہ ینبغی لک ایہا الغافل ان تستحیی من تحی لقتک بما جا

الیک لانک اذا علمت ان الحجر الاصم یستحیی منہ لا یبقی علی صلابتہ مع مشیہ علیہ فتشق علیہ صلابتہ

فلان لسہیل مشیہ علیہ فانت اولی بالاستحیاء منہ بان تبقی علی مخالفتہ مع علمک بجلیل اوصافہ

ثم ہذا الذی ذکرہ الناظم وغیرہ ممن تکلم علی خصایصہ لکن بلا سند وعبارۃ السیوطی فی خصایصہ

وما اوردہ رزین ای صاحب الصحاح فی خصایصہ کان اذا وطی علی الصخرۃ اثر فیہا انتہی

یعنے تنبیہ کرتا ہی صاحب قصیدہ ساتھ اسکی اوپر اسبات کے کہ تحقیق لایق تیری لیئے ہی ای غافل کہ شرم و حیا کرے تو

انکی مخالفت کرنے سے ساتھ اوسکی آیا ہی طرف تیری اسلئے کہ جسوقت جان ایا تو نے کہ تحقیق پتھر سخت نسنو حیا

کرتا ہی انحضرت صلعم سی نہین باقی رہتا اور یہ سختی اپنی کے ساتہہ جلتی انحضرت صلعم کے اوپر اوسکی پس ہو شوار ہوئے اور سختی اوسکی پس نرم ہوگیا تاکہ سہل ہو جلنا انحضرت صلعم کو پس لایق تری ساتہہ نرم کرنیکی اوس سے یعنے جب پتہر نرم کرتا ہی تو تو انسان کے تجہی یادہ شرم جاہیی ساتہہ اسکی کہ باقی رہی معاذ اللہ حضرت صلعم کی مخالفت پر باوجود علم اپنی کے ساتہہ اوصاف جلیلہ انحضرت صلعم کی پس یہ ہی مراد و مقصود معانی شعر جو ذکر کیا ہی ناظم نی اور سوا اسکے اوس شخص سے کہ کلام کیا اوپر خصایص انحضرت کی لیکن بلا سند اور عبارت سیوطی رحمہ کے بیچ خصایص اوسکی کی یہ ہی اور بعض اوسکی جز سے کہ لایا ہی رزین یعنی صاحب صحاح محدث بیچ خصایص کے تہی سو لحد اجب کہ ہی جلتی تہہ پر تو نشان ہو جاتا اوسمین یعنے بطریق معجزہ و خرق عادت تنبیہ واضح ہو کہ تمام اس کلام شارح قصیدہ کو بالائے طاق نسیان رکہکر منکر بہادر صرف ایک کلمہ بلا سند کو بکر کر بارہوین تیرہوین صفحہ مین اپنی رسالہ منکرہ کی فرماتی ہین کہ شاعران مداحین اگرچہ این معجزہ در نظم و نثر خود آوردہ اند مگر بمجرد دعوے بلا دلیل اینان صلاحیت اعتبار ندارد و عجب عجیب طرفہ نیرنگ ساز کردہ مطلب خود را از شرح قصیدۂ ہمزیہ نگاشتہ و معنی مدعا خود را پس پشت گذاشتہ رقم انتہی نحو و عبارت بعد آن او در حیطۂ تحریر نیاورد پس عبارت ما بعد نص این است ثم ہذا الذی ذکرہ الناظم ذکرہ غیرہ ممن تکلم علی الخصایص لکن بلا سند الی آخر ما فی شرح القصیدۃ الہمزیۃ اور بعد اسکی لفظ سند پر ایک کلام طویل نقل عبارت حاشیہ شرح النخبہ وغیرہ خواہ نخواہ عوام کی بہکانیکو لائے اور اپنی دانست مین اوپر بی سندی کی یہانتک کمال زور و شور سی لکہتی ہین کہ معنی بلا سند خواہ باعتبار لغت یا باصطلاح اہل حدیث بہر دو طریق قاطع بیخ اثبات مثبتین است الخ اور دیانت داری یہ کچہہ ہی کہ الی آخر ما فی القصیدہ کہکر خاص سند کو خود ہضم کر گئی کہ نقل عبارت مرقوم الصدر شارح سے جو ہمنی لکہی ہو یہ ہی سو تمام باندہنو ہوا منکر کا بوجوہات بعید مخدوش و مردود ہی اول تو کمال ظہور دیانت ہی منکر کی کہ روایت سیوطی بیچ محتوی سند رزین عبدری صاحب صحاح چہ پیشوائے ائمہ حدیث کہ تحکام و اعتماد جنکی سند کا صاحب مشکوۃ وغیرہ

سی قریب ظاہر ہوتا ہی قول شارح مین سی ترحیم کر کے نقل کرین اور تصریحات صاحب کو آپ
وغیرہ محدثین و اہل سیر صرحۃ سیما تصدیق حضرت صدیق اکبرؓ تک کو پس پشت رکہکر دعوی معجزہ
مرقومہ کو بلا دلیل غیر صالح الاعتبار ہکہین فاعتبروا یا اولی الابصار دوسرے نسبت دینی نیرنگ بازگی
مومنین مثبتین معجزہ مخبر صادق کو خود شعبدہ بازی ہی منکر کی کچہہ عجب نہین یہ عین منظہر اسوہ جانبین کو
یعنی مثبتین کو باجناب سرور کائنات اور منکر کو با منکرین معجزات کہ وہ معاذ اللہ حضرتؐ کو ساحر تعبیر کرتے
تہی لکہا تشہد بہ کتاب اللہ العزیز المنان الحمد للہ علی احسانہ قد جعل لنا فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ
مرقومہ
یا یہ کہا جاوے کہ اب کچہہ لکہنا منکر کا مظہر ہے مصداق المرء یقیس علی نفسہ کا یاد رہی کہ ترکیب عبارات
حسب عموم منکر اصلا مفید مطلوب مثبت نہین تہے بلکہ عبارات مذکورہ زیادہ تر مثبت مدعای مثبت ہی کما
سیظہر التعریب علی الفطن اللبیب لیکن چونکہ مثبت کو صرف خدمت گذار منکر زبانی شارح قصیدہ ظاہر کرنی تہی اسلئی صرف
اوتنی ہی عبارت ضرور بیان کردی ہوگی مگر ناظران بابصیرت پر ہویدا ہی کہ منکر بہادر ایک ٹکڑا قول شارح
سے ذکر کیا اور دوسرا ٹکڑا جسمین کہ سند معتمد ہی پس پشت کیا اور اصلا مضمون لا تلبسوا الحق بالباطل
وتکتموا الحق وانتم تعلمون سے اندیشہ نکیا بیتہ کی صرف اس کلام شارح کو جسمین کلمہ لکن بلا سند ہی جیسے
دیکہکر آپ مبہوت ہوئے ہین سند انکار اور مفید منع زعم کرنا صاف اقرار ہی خیانت کاری کا یا اظہار
عدم بلوغ مقصود و مرام کلام شارح کا اور سوم عدم ممارست ہی اطلاقات و محاورات کلام جابندۂ
علمای حدیث و مصطلحات محدثین ظاہر کرنی ہے اور محض رسوا ہونا ہی محفل علما مین بلکہ اسن عبارت منقولہ مخمس
مین بہی یہ خیانت کاریسی باز نہین آئی لکہا ہو ظاہر علی ناظری عبارۃ المنقولۃ منقولتنا المرقومۃ من
النسخ الصحیحۃ بالجملہ بہرکیف خود منقولہ شارح بہر دو طریق قاطع بیخ انکار منکر ہی ہر چند ہم
اس کو بوجوہات کثیرہ بسط و تفصیل سے ظاہر کرتے لیکن یہ عجالہ مقصود لاختصار ہی اسلئی صرف
چند وجہ مختصر سی لکہدی ہین منصف غیر متعسف تعمق نظر سے اگر دیکہی تو واضح ہی کہ منکر کی محض دہوکا بازی

ہی بلاسند ہی اور سمجھا نہیں کہ مقصود و مرام شارح کیا ہی اور سبب اسکا طرف عدم طلوع و ممارست
مرقومہ ہی یا وہی اثر استحلال معلوم اگر منکر ذرا بہی فہم و ادراک کو کام فرماتا تو بیشک اس معجزہ کو تشریح شارح
مستند جانتا اور ایمان لاتا اول وجہ توہم موجب وہی عبارت مجولہ مترجمہ کی مطابق داب مصطلحات جہابذہ
علمای محدثین لکہتی ہیں ماہرین علم کلام و اہل بلاغت و معانی اسکی نکات و باریکیونکو یاد دین مجھے المختصر کہ
کلام شارح سے بہی کا شمس نے وسط السماء ظاہر ہی کہ معجزہ مستند ہے کیونکہ وہ ذکر ناظم و بعض اغیار کو بلاسند
کہتا ہی نہ اصل معجزہ کو اور موید اسکی ہی عبارت ماقبل و مابعد کما ستتضح فی الوجہ الثانی منکر جیو تو
کمال دعوے حدیث دانی اور حدیث فہمی کا بڑی لن ترانی سی کرتی ہیں اعجب العجاب ہی کہ فقط کلمہ بلا سند
ایسی دہوکہ میں آگئی کہ انکار معجزہ کرنی لگی اگر کلمہ غیر ثابت زبان شارح سی نکلتا تو خود صاحب اعجاز سی
منکر ہو جاتی کہ مذاق اس کلام کا مہر مصطلحات محدثین پر ہویدا ہوگا یعنی بالفرض اگر لکن غیر ثابت بہی
کوئی محقق لکہتا جب بہی مہرہ حدیث و کلام اہل حدیث نفی کو کام نہیں فرماسکتی منکر جیو نے طریقہ جمع
بین الروایتین الصحیحتین المتضادتین شاید دیکہا ہی نہوگا ہا ویسی مقام میں تو نہیں معلوم کیا کیا نسبت
صدیقین و صلحا کو دیتی ہونگی بالجملہ حرف لکن بلا سند تو انکے نظر اگر غیر ثابت بہی خاص نسبت بحدیث وارد
معجزہ مرقومہ ہو تاب بہی انکا منکر مردود تہا اگر صرف مقدمہ اور خاتمہ شرح سفر السعادۃ کو منکر جیو
دیکہیں اور سمجہیں تو ایسی دہوکی نہ کہاوین ہم حرز اللطوبہ صرف نظر بر بدایت ہو ویسی عبارت مقام حاجت کا
خاتمہ کی نقل کرتی ہیں بدانکہ شیخ مصنف سامحہ اللہ تعالے و تقدس درین خاتمہ بسیار توغل نمودہ و مبالغہ
فرمودہ است و درمقام انتقاد آمدہ و تقلید بعضی ازین قوم کہ متوغل اند درین باب کردہ بر جملہ از احادیث
جرح و طعن نمودہ است بر بعض حکم بعدم صحت کردہ و بر بعض بعدم ثبوت و بر بعض حکم بوضع و افترا نمودہ و
بر بعض خط رد و بطلان کشیدہ و حال آنکہ دران میان احادیث است کہ در کتب معتبرہ مذکور است
و نزد دیگرای علمای دین از فقہا و محدثین مقبول و ائمہ فقہ تمسک و احتجاج بدان نمودہ مطالعہ این باب

تمہ عبارت خاتمہ شرح سفر السعادۃ

تا طالب را در وادی حیرت و وحشت اندازد اما حکم بعدم صحت بحسب اصطلاح محدثین چندان عجب
ندارد چه صحت حدیث چنانچه در مقدمه معلوم شد درجه علیا است و دایره آن تنگ نه جمیع احادیث که در کتب
مذکور است حتی در این شش کتاب که آنرا صحاح سته گویند همه باصطلاح ایشان صحیح است بلکه تسمیه آنها بصحاح
باعتبار تغلیب است و نیز معلوم شد که حدیث صحیح است و حسن و ضعیف و هر یکی از صحیح و حسن لذاته
ولغیره و هر یکی ازین اقسام سابقا معلوم شده احتیاج باعاده تعریف دیگر آن نیست اکنون که شیخ مصنف
نفی صحت از حدیث میکند و میگوید که این حدیث صحیح نیست یا نفی درجه اول میکند که صحیح لذاته
است باحتمال آنکه بمذهب تضییق و تشدید که در شرط تصحیح کرده اند رفته باشند موافق آنچه از بعض مردم
درین باب نقل کردیم و قول وی که گفته بصحت نرسیده نفی صحیح لغیره بود یعنی در حد ذات صحیح نه و
بکثرت طرق و تعدد روایات نیز بدرجه صحت نرسیده پس نفی هر دو قسم صحیح نموده باشد یا این
هر دو عبارت صحیح نشده و بصحت نرسیده بیک معنی بود بهر تقدیر در صحت چندان موجب حیرت
و وحشت نبود اما آنکه می گوید ثابت نشده و بثبوت نرسیده ظاهر نفی درجه دوم است که حسن است لذاته
ولغیره و نفی مرتبه ضعیف نیز احتمال دارد و بر جمیع تقادیر تواند که مراد وی نفی لفظ حدیث بود یعنی در
حدیث باین لفظ مخصوص صحیح نشده و بثبوت نرسیده بلکه آنچه بثبوت رسیده لفظ دیگر است مثلا اقوال
محدثین درین باب بسیار رد و بدل و تغییری کرده بلفظ رد و اورده حدیث دیگر خوانند الی آخرها
او دیگر محقق ممدوح بهوی فاصله مثلا یکتا هی همچنانکه در مسایل فقهیه اختلافات است که یکی بوجوب رفته
و دیگری بحرمت و یکی بسنت داشته دیگری مکروه دیده آنچه باجتهاد خود کرده و دلیلی که اورا دست داده درین
باب نیز مثل این اختلافات راه دارد و بوقوع می آید شخصی یا جماعه حدیثی را تضعیف نموده باشند
بوضع کرده اند قوم دیگر آنرا بتصحیح رسانند و اثبات نموده این معنی بر متتبع و متفحص فن حدیث روشن است
و نیز باید دانست که از ارباب انتقاد احادیث جماعه اند که درین باب غلو و افراط دارند و درجه تعصب

اور جسکو زیادہ کیفیت اور فائدہ مقصود ہو تو تمام مقدمہ اور خاتمہ دیکھی پہران مضامین کو منقوش خاطر کیلی ملاحظہ
کرلیں کہ قدوۃ المحققین و مجدد المحدثین شیخ مجدالدین فیروزآبادی اسی خاتمہ میں لکھتی ہیں کہ در باب آنکہ الاجماع حجۃ حدیثے
صحیح نشدہ اور یہہ ہی لکھتی ہیں کہ در باب القیاس حجۃ چیزے ثابت نشدہ اور یہہ لکھتی ہیں در باب صلوۃ خلف
کل بر و فاجر حدیثے صحیح نشدہ اور علاوہ انکی ملاحظہ خاتمہ مرقومہ سے ماہر فطن کو ظاہر ہوگا کہ اسی قسم سے
بہتیری وہ وہ حدیثیں ہیں جو خاص صحاح ستہ وغیرہا بلکہ خاصۃ صحیحین کے ہیں جنکی منصوصی و اجماعی
اور منعن باسناد و استناد اور باانہمہ قدوۃ المحققین ممدوح باطلاق لفظ کذا انکی باطل ہونے ہیں اور ماہرین
کتب اصول و فقہ و حدیث پر بخوبی حجیت اجماع و قیاس جنکی تشیعہ کی ہاں ہی گو کہ بتعبیر عقل و استصحاب وغیرہا
منصوص قطعیہ کتاب و سنت ثابت و مصرح اور قطعیت صلوۃ خلف کل بر و فاجر من حیث الاجماع خلاف تشیع
ظاہر کما قال المحقق الدہلوی علمائے سنت و جماعت بر آن اجماع کردہ در کتب عقاید آن را ذکر کردہ و آن را از علامات
سنت و جماعت داشتہ اند بر خلاف آن فرقہ کہ عصمت امام شرط کنند و باجماع ایشان قطعی شدہ و بیقین پیوستہ
وبالجملہ وی از حیثیت حدیث ظنی است و از حیثیت اجماع قطعی انتہی اور زیادہ تفصیل نسبت ہر ایک کی
تحت کل واحد واحد شاید شرح فی لکھی ہے کہ تفصیل ہر ایک کی موجب تطویل ہے اور تشفی تام عبارات خاتمہ مرقومہ
السنہ سے ہر طالب اور منکر کی بخوبی ممکن تو حاصل مرام اس طول کلام کا مختصراً یہہ ہی کہ جیسے بصراحت محقق دہلوی
یہان نسبت اطلاق صحیح نشدہ و بصحت نرسیدہ و ثابت نشدہ باانہمہ مراتب مرعی و مقبول علمائے کرام
ذوی الافہام ہی اسیطرح اگر اطلاق کلمہ غیر ثابت ہی کلام محقق ابن حجر شارح قصیدہ ہمزیہ میں ہوتا تو بہی جای
علمائے حدیث اور مہرہ معاریض کلام محدثین مرعی اور مقبول رکہتی جیسا کہ یہان کلمہ لا سند سوی نسبت
بذکر تعلق رکہتا ہی کہ عدم تذکر مستلزم عدم وجود سند حقیقی نہین فانہ لا یلزم من عدم علمک بشئ عدمہ
فی الحقیقۃ او علمک بعدمہ ولا یلزم من عدم ثبوت شئ عندک عدم ثبوتہ فی الحقیقۃ فافہم و تدبر ثم اعلم
بے
ان ہذا الذی ذکرناہ علی طریقۃ جنابہ المحدث منکر جو خدا و رسول کو حاضر ناظر نہین جانتی تو

بہ چونکی شرم بہی اصلا نہین ہیہات ہیہات حس و ادراک ایسا سلب ہو گیا کہ اسقدر بہی سرو پا بکار ہیتے
ہین صدق رسول اللہ حب الشی یعمی الحدیث محبت انکار معجزہ اثر قدم اور ہوائے نفس نے ایسا اندہا کر دیا کہ لکہا دیکہیں
نہ خندق ایسی کلمات جو منہہ سے نکالتے ہین کہ اپنی پاؤن جابجا ہلاکت مین ڈالتے ہین اور دایرہ نقص و اعتراض مخالفین دین
نبوی و مجادلین سنت و جماعت کا کتب احادیث و اہل احادیث پر وسیع ہوتا ہے نہین معلوم منکر بہادر کا مافی الضمیر کیا ہی
اور مذہب کونسا اختراع کرنا چاہتی ہین جو بہانہ انکار صرف ایک معجزہ اثر قدم کے اصل اصول اہل سنت و جماعت کو پردہ مین
مٹانا اور توڑنا چاہتی ہین افسوس صد افسوس عبث مصداق یخادعون اللہ والذین آمنوا وما یخدعون
الا انفسہم وما یشعرون ہوئے فارق جماعت کی لئی دیکہین کیا حکم ہی کتاب و سنت سے **وجہ دوسرے**
ہم بطریقہ فہم عام خواص و عوام اولی الافہام تحریر و تقریر صاف و شفاف سی ہویدا صغار و کبار کر دیتی ہین تاکہ
حقیقت حدیث فہمی منکر بہادر سب پر ظاہر ہو جاوے منکر صاحب سنین اور منقوش خاطر رکہین اگر وہ غور سی کلام
شارح کو سنتے تو خاص اس کلمہ بلا سند کہنی سی بہی نظر بر عبارت سنتہ مابعد جسکو منکر مضم کر گئی ہین ثبوت
معجزہ بسند معتمد متحقق ہی کیونکہ شرح مائۃ عامل خوان تک بہی جانسکتا ہی کہ من تبعیض کے واسطی ہی اور
لکن حرف استثنا اور دو اسطی رفع توہم ناشی ماقبل کے تو معانی قول شارح صاحب یہ ظاہر ہین کہ ناظم اور سوا
اسکی بعض متکلم علی الخصائص البصری یہ ذکر کیا بلا سند ہی اور سیوطی نے سند رزین لکہی ہی جس سے صاف
معنی منکرہ مزعومہ منکر مردود و نامعتبر ہین کیونکہ پہلی اس سے فضیحت منکر خود شارح کی کلام سی فحسب مضمر ہی
صد ظاہر و باہر ہی کما اشتہر الہبا اور پہر خود شارح رزین کو نشان دیتہ صاحب صحاح تفسیر سے کرتی ہین کہ یہ
صاف اشارہ ہی اظہار سند کا اسلئی کہ حال رزین صاحب صحاح کا سب اہل حدیث پر کالشمس فی وسط السما
روشن و آشکار ہی کہ انہون نے اپنی کتاب مین جو حدیث لکہی ہی باسناد صحیحہ لکہی ہی اور لازم انکا تمام افتاب با تاب
اس لقب سے روشن ہی حتی کہ اپنی ذی اعتبار و باوقار ائمہ حدیث مین کہ صاحب مشکوٰۃ تک مثل صحیحین
وغیرہا انکی کتاب سے بے فرق انکی اعتماد تحریر پر بغیر بیان سند کے انکی حدیث مرویہ نقل کرتی ہین چنانچہ

بشمول صاحب بخاری و صاحب مسلم انکا نام نامی بہی درج کرکی شروع مین لکھتی ہین کذا فی اذ النستب الکد

الیہم کانی اسندت الی النبی صلعم لانہم قد فرغوا منہ و اغنونا عنہ یعنی تحقیق مین جو وقت نسبت کی حدیث کے طرف
ان ائمہ حدیث کی تو گویا مینی اسناد کی طرف نبی صلعم کی اسلیے کہ تحقیق فارغ ہوگئی وہ اوس سے اور بی پروا کردیا
اونہون نے ہمکو اوس سے الخ اسی جگہ سے ہے کہ تعلیقات بہی مقبولین کے مقبول و معتمد ہوتے ہین چنانچہ تعلیقات
ابی عبد اللہ بن اسمعیل بخاری رح بالاتفاق مجزومۃ الاعتقاد والاعتماد ہی اور جن مین غیر مجزوم المنکر معلوم
جسمین منکر رہا د تمام عمر حاشیہ شرح نخبہ و خلاصہ لیے بیٹہین تو ڈہونڈہی پا وین گے تو حقیقۃ سند و اسناد حضرت
طرف زرین کے یا بخاری و مسلم کی مثلا ایسی ہی جیسی معنعن کرکی الی اصل قایلہ پونہچا دیا یعنی تا بہ رسول خدا اور
صدیق اکبر رض پونہچایا اور مصداق اخبار عن طریق المتن اور رفع الحدیث الی قائلہ موجود دیکہو کردیا کیونکہ
مثلا اگر کوئی شخص حدیث نقل کرتا ہی تعلیقات بخاری وغیرہ سی تو گویا کہتا ہی ابو عبد اللہ بخاری نے سند اپنی معتمد ی اور
اسیطرح زرین صاحب صحاح سے جو سیوطی نی نقل کی تو گویا کہا زرین صاحب الصحاح نے سند اپنی معتمد ہی ہا گویا انھون نے لکہا کہ
زرین رح ہمارا الہیہ ہم اوس سے نقل کرتی مین پہر ایسی مقام مسند مین ذکر بلا سند ناظم وغیرہ پر جو اعتراض حاشیہ شرح نخبہ خیر ہا
گرفت کرکی ہی انکا منکرہ مزعومہ کے سند کہ رنی عبث فصیحت کرد انی ہی اور مثال تقصیر رسول مقبول صلعم مزدا اصل ہوتا
ہتا الخ مصرعہ لکہا ہوا نہین پیٹا کیسے قسمت کا المختصر کہ مقصود شارح نے ناظم اور بعض متکلمین بلا ذکر سند
ذکر کیا نہ کہ حقیقۃ بلا سند ہی چنانچہ سیوطی نے لسند زرین صاحب صحاح ممدوح اقصد ذکر کیا سو اب منکر رہا د تمامتر ہمیں
قدرت الہی اور اثر معجزہ رسالت پناہی مینہ اعلم کا رکذا فی حاشیہ و کذا فی الخلاصۃ اور قول منکر کہ یہ دو طریق
قاطع ہیچ متبین است الی آخرہ ہتا ظلم تیر بازگشت پیدا کیا ہم اصل عبارت منکر اسجگہ حاشیہ پر نقل کردیتی ہین اہل علم
بہرہ ور بعد ملاحظہ و تطبیق حظ تام اوٹہا سکتے ہین علاوہ اسکی ہم الحمد للہ تقریر سے بہی منکر کی ضعم اشکنی کردی
مین ہر شخص غور کرسکتا ہی کہ تمام کتب فقہ مثل ہدایہ اور شرح صدر و کنز و مختصر وغیرہ ہا شروح و متون اور فتاوی
بہرے پڑے ہین صدہا احادیث و روایات سے کہ جسطرح بقول مزعومہ منکر ذکر اسناد ہرگز اونمین نہین لیکن کوئی عالم

عالم انکار نہیں کر سکتا کیونکہ اصل منشا اسکا وہی ہے یعنی استناد بطرف ائمہ حدیث وفقہ الذین فروعو

سندوا عنو ناعنہ منکر بہا دو گیا کہیں تحکے مایۃ المسایل اسحاقیہ میں کہ بہتیرے جگہ صرف نام کتاب سند میں لکھا قال صاحب المایۃ

المسایل عن الدرر الصحیح من مذہب اہل السنۃ وامثالہا علاوہ اسکی اصحیت بخاری بعد کتاب اللہ کی سند منکر نہ

کو بہم پونچانی ضرور ہوئے وقس علے ہذا خصوصیت صحاح ستہ کی وقس علیہ ہذا انحصار تقلید مذاہب ائمہ اربعہ کی تعلیقات بخاری

شریف میں بہتیرے جگہ فقط روی عن النبی یا و یذکر فرمادیں کہ سند بطریق مدعوہ کہا سے لادینگے جو لوگ ہزار ہا حدیث

آنحضرت کتب احادیث وسیر انتہا تعداد تک پاوینگے اور ہزار ہا اسیطرح اسانید محققین ائمہ حدیث سے مروی تو منکر فضائل

سبکا انکار ایک ہی دفعہ کیوں نہیں کر دیتی اور تعلیقات بخاری وغیرہا مصرحات صدر پر ایک ہی دفعہ قلم رد کیوں نہیں کہینچ دیتے

اور مذاہب اربعہ کے لئے ایک ہی دفعہ بارشاد ہم رجال ونحن رجال کیوں نہیں اجلاس کامل میں حکم نسخ جاری فرما دیتے

ان اقوال وافعال سے تو بقول فارس معلوم ہوتا کہ مطلب بعد دیگر است خیر منکر کو اس بہانہ سے حقیقی ضروریات اجماعی

کا انکار کرنا ہو کرلیں مبارک ہو یا دو رہیں منکر جو مستفیضا مدینۃ العلم مقران فضل ومعجزہ مدینۃ العلم پر سنیں

آیۃ لن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا منکر فضل ومعجزہ کبہی حجت میں غالب نہیں آسکیگا فاعلموا یا ذوی

الاوہام وتفکروا فی المرام افسوس ہے کہ منکر کو سلف صالح کی طریقہ ورد اور رنگ ڈہنگ نیک جن پر حیلا نظر نہیں

ہم تابع ہیں شفیع المذنبین خیر المرسلین کے منکر میں کچھہ ہی کہیں ہمیں طریقہ ہدایت وعا در گذر نہیں ہم خیر خواہی کہینگے

اور یہی چاہتے ہیں کہ کلام صاحب مشکوٰۃ سے مستفید و مستبشر ہو حسن ظن پاس شیوخ وائمہ حدیث اسی سیکہیں ان بزرگونکی بدگمانی

اور گستاخی کا یہی انجام ہوتا ہے جس میں مبتلا ہو دیکہیں قول صاحب مشکوٰۃ کہ با اینہمہ درجات عالیہ فرماتے ہیں ولعلی اطلعت

انتی قولہ فانسب القصور الی لا الی جناب الشیخ یہ علی الخصوص جہانتک ہی شیوخ مسلمہ ائمہ حدیث مشہور گذشتہ ہو سیہ

اس معجزہ کو ذکر کرتے ہیں ہر چند صاحب صحاح کو لیس الحدیث الیہم کالاسناد الی النبی مشکوٰۃ میں مصرح اور پہر

درباب فضیلت معجزات رسول افضل الرسل کہ جہانتک ضعف سند ہی ہے تسامح لازم ہے قال الشیخ السید احمد بن محمد المتوفی

فی الشفا ان باب الفضایل ونحوہا یتسامح فیہ دون العقاید واحکام الکلام فلا یجری فیہا کذا فی فتح المتعال وقال الامام

احمد وغیرہ من الائمۃ اذا روینا فی الحلال والحرام والسنن والاحکام تشددنا فی الاسانید واذا روینا فی الفضائل

ونحوہا تساہلنا فی الاسانید رواہ جماعۃ منہم الخطیب فی الکفایۃ سو یہاں تو ضعف سند بھی نہیں جیسی کہ زرین صاحب

صحیح ذی سند یاد رہی کہ انکار روایات زرین علی ما نقل من المشکوۃ الشریفۃ مستلزم انکار و سوء ادب جناب رسول

مقبول ہی انواع اقسام کے گستاخیان اور بے دینیان اور بے نصیبیان اس سے حاصل ہونگی اور عوام بیچارے ضلالت

مین پڑ جاینگے اور خود منکر منصب ضلوا و اضلوا کو پہنچینگے تنبیہ یاد رہی کہ وہ جو منکر جیونے عوام کی بہکانیکو ایک عبارت

طویلہ بنام بناء ذریعہ علی مولنا شاہ عبد العزیز صاحب کی نقل کیے کہ کتاب الضعفاء لابن حبان و تصانیف حاکم کتاب

الضعفاء للعقیلی کتاب الکامل لابن عدی و تصانیف ابن مردویہ و خطیب و ابن شاہین و تفسیر ابن جریر و فردوس دیلمی

بلکہ سائر تصانیف دیلمی و تصانیف ابی نعیم و ابن عساکر و جوزقانی و ابو الشیخ و ابن نجار صفحہ ۱۲ مین منسوب کر کے اور کلام

فرمائی لکھی ہی کہ بیشتر تصانیف شیخ جلال الدین سیوطی در رسائل و نوادر مسائل ازین کتب غیر مضبوط است و ہر کہ

فرو گذاشت ہی مین کر مادہ ای کہ سند شریف بصفت علما فن حدیث ثابت نشود محل اعتماد نزد اہل علم نخواہد بود یہ تمام

بانم منکر کا سند زرین صاحب صحاح ممدوح تصدیق سے رہ گیا منکر ہو گیا اور بیخ و بنیاد منکر منقطع ہو گئے

کیونکہ اس عقیل و فہیم تہور اثر ہا لکھا آدمی بھی جان سکتا کہ رسائل و نوادر مسائل جلال الدین سیوطی مستندہ کتب

متممہ المنکر مین سے روایت نجرہ ہذا منقول نہین بلکہ کتاب خصائص صغریٰ اور اس کتاب معتمد جلیل مین جلال الدین

سیوطی لکھتے مین کہ خاص اس مطلب کے لئے کتاب منسوب ہی جسکی شروع مین تحریر باسناد صحاح ہو عہود در مسند ہی زرین

صاحب صحاح کے کتب متممہ تصدیق کے اور سند ہا ابن سبع و نیشاپوری و غیرہم اور روایت حضرت مسند علی اکبر حضرت صدیقہ علاوہ

نور علی نور ہے منکر جو یاد رکھین کہ ایسی محدث کے اور ابن سبع و نیشاپوری و غیرہ کے تکذیب کرینگے اور حدیث مروی حضرت

مسند علی اکبر موجود کہ کتاب المعجزات حضرت محمد رازی وغیرہ مرقومات صدر مین بھی کہ جسکے بعد وہ آثار رابعہ ہی مین بہی

نہین مین ایمان لاوینگے اور مرفوقہ دل سے تصدیق کرینگی تو کمال اہتمام دل و افسوس ہی بیشک مصداق

مصدق ان دل بو سینہ تمکہ ذمین نہای حدیث بعدہ یومنون کے ہونگے اعاذنا اللہ و جمیع المومنین منکر جیو

بھول گئی اگر صحاح رزین کو بھی کتب معدودہ مین لکھدیتے تو گو کہ ہمراہ اون معدودین کے رزین و صاحب مشکوۃ
کی رو سے بھی شرمسار ہوتے لیکن اپنے دلمین تو خوش ہو لیتے ہر چند مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ نے چند جگہ اپنے
تصنیفات مین انہین کتب معدودہ متہمہ کے سند خود لاے ہین اور محققین ائمہ حدیث نے ہزارون جگہ انکی احادیث مرویہ لکھی
ہین مثل صاحب صواعق محرقہ ابن حجر مکی وغیرہ کے کما ہو ظاہر علی ناظری کتبہم سیما سنیۃ المطالب شیخ کمال الدین
ابن ہمام اور امام نووی شارح مسلم اور محقق دہلوی وغیرہم محققین جو جو توثیق اور تخریج احادیث مرویہ مسلک
مستدرک کی کہ بیشتر علی شرط البخاری مین لکھی ہین ماہرین فن حدیث پر روشن و آشکار ہے جو شخص کچھ بھی نظر ان
صاحب نظرونکی کتب پر بلکہ صرف مقدمہ شرح سفر السعادۃ پر محقق دہلوی کے بھی رکھتا ہے تو جانیگا کہ عدم
توثیق مستدرک حاکم وغیرہ کتب معدودہ منکر مستدرک ہی اور ہم تصریح اسکی بالبسط و تفصیل بنقول عبارات
محققین مرقومین یہان لکھدیتے لیکن چونکہ یہان ثبوت معجزہ مرقومہ باعجاز صاحب معجزہ متقاضی الحق ابلج والباطل
لجلج والحق یعلو ولا یعلی رزین صاحب صحاح وغیرہ محققین کے سند سے ثابت و متحقق ہے سو اس مقام مین اب
گفتگو اوس باب مین مستدرک محض در طول کلام ہے اسلیے اوس سے طی کشح مناسب متصور ہے لیکن ہم منکر
جیو کو اتنی نصیحت کیے دیتے ہین کہ اس قسم کی باتین آگا پیچھا دیکھکر منہ سے نکالین اتنہ اون بجا کر
مونہہ سے نکالین در خانہ اگر کس است یک حرف بس است فافہم و تدبر الحق من یہد اللہ فلا مضل لہ ومن
یضللہ فلا ہادی لہ. ۲۳ تیئیسوین پھر صاحب فتح المتعال نے بطریق سوال و جواب کے لکھا ہے صورت
سوال کہ فی المدائح النبویۃ انہ صلعم لان لہ الصخر واثرت قدمہ الخ صورت جواب کہ قال الحافظ السیوطی
فی الخصائص و مما اوردہ رزین صاحب الصحاح فی خصائصہ فقال و من الآیات الحدید لداود و فلان لنا انہ
الحدید و صح وختم بالنار بعد الآن الحجارۃ لمحمد ولا یعرف لین الحجارۃ بالنار ولا بغیرہ و ہذا العلم و عجب بین
کان اذا مشی علی الصخر لانت تحت قدمہ و اذا مشی علی الرمل لا یوثر فیہ خرقا للعادۃ فی الحجارۃ ۲۴ چوبیسوین
صاحب فتح المتعال مرقوم ہے کتاب مین اپنے لکھتے ہین و نحن نذکر ما نقل عن اہل السنۃ من المعجزات و ما ثبت لہ

من الخصائص والفواضل اور بہ برکات و مرات بروایات متعددہ رزین صاحب صحاح اور ابن سعد و

بیہقی اور ابونعیم وغیرہم بصحت صدور اس کی اور علاوہ ان کی بھی ہیں کہ تفصیل موجب تطویل ہی چونتیسوین محقق کامل محمد

بن محمد شیخ محمد الجامی حنفی تلمیذ امام ابومحمد جلال القانی البخاری کتاب ریاض الصالحین میں لکھتے ہیں معجزہ ہشتم

آن بود کہ بر سنگ رسول قدم مبارک خود بران نہاد آن سنگ زیر قدم خود شان نرم شد چنانکہ صدیق

روایت می کند کہ در شب غار نشان قدم مبارک رسول در سنگ دیدم ظاہر شدہ بود ہمچنان کہ کسی بر روی گل رود گفتم یا رسول

کافران نشان قدم خواہند دید و بر ما ظفر خواہند یافت فرمود یا ابابکر برو و آنرا محو کن برفتم و آنرا دور کردم نشان قدم

از سنگ رفت بفرمان حق تعالی پینتیسوین کتاب مذکور میں ہی چہارم آن بود کہ یہود نزدیک رسول اللہ آمد

و سنگ در دست داشت گفت یا محمد این سنگ سخت از سنگ ہای داود رسول آنرا بدست گرفت در دست وی بچو موم

نرم شد یہود این معجزہ دید در حال مسلمان شد و ایمان آورد چھتیسوین مولد ابن جوزی میں ہے ومن آیاتہ

البینات ومعجزاتہ الباہرات انشقاق القمر وکلام الحجر وحنین الجذع وسلام الغزالۃ وکان اذا مشی لا یری

ظلہ ولا یؤثر فی الرمل نعلہ ولان الصخر تحت اقدامہ سینتیسوین انسان العیون میں ہی علی بن برہان الدین

محدث لکھتے ہیں و ذکر جلال الدین السیوطی انہ لم اقف لذلک ای لتاثیر قدمیہ علی اصل ولا سند ولا رایت من

خرج فی کتب الحدیث فقال شیخ ذلک فیما اشتہر علی الالسنۃ ان مرفقہ الشریف لما لصقت بحائط غار

فی الحجر فاثر فیہ ویسمی ذلک المحل بکہ برقاق المرفق ومن العجب ان الجلال السیوطی مع قولہ المذکور قال فی خصائص

الصغری ولاوطی فی صخر الا واثر فیہ ہذا کلامہ ولعلہ ظہر لہ صحۃ ذلک بعد انکارہ تنبیہ مراد بو جو مشہور ہو

ہوا ہی سو ظاہر اقول صاحب سیرۃ شامی ہی چنانچہ آپ ہی صاحب سیرۃ شامی کو متاخر اور بڑا معتبر کر کی لکھتے ہیں جواب

سیرۃ شامی کا عبارت ضروری الجواب السکی ہی ذکر کثیر من المداح ان النبی کان اذا مشی علی الصخر غاصت قدماہ فیہ

ولا وجود لذلک فی کتب الحدیث البتۃ وقد انکرہ الامام برہان الدین الناجی الدمشقی وجزم بعدم ورودہ الشیخ نے فتاوی

وقال لم یقف لہ علی اصل ولا سند ولا رای من خرجہ فی شیء من کتب الحدیث وبیک اطلاع الشیخ وقد راجعت الکتب الاتی ذکرہا

صغری میں کہ نہیں جلی ہم خبر کہ مگر حال یہ ہوا کہ نشان ہو گیا اور ہمین یہ ہی کلام ہو رہا اور تحقیق ظاہر ہوئی واسطی

ذکرہا فی آخر الکتاب غلام من ذکر ذلک الخ یہ توجیہات علاوہ مخدوش و مردود ہی اول تو حقیقت تاریخ دانی
مخدوم ظاہر و باہر ہے کہ صاحب فتح المتعال محقق ذی کمال اور علی بن برہان الدین محدث اور بہتیرے محقق و محدث جو کہ متاخر
صاحب سیرت شامی ہیں ثبوت معجزہ لکھتے ہیں جا بجا ذکر و ظاہر مرۃ بعد مرۃ بقول اہل ہند آنکھوں پر بیٹھتے ہیں بہت سے علی الخصوص
علی بن برہان الدین جو لکھتے ہیں ایسا کہ روایت میں ظاہر ہوا اور صاحب فتح المتعال جو خدمت گذاری صاحب سیرت شامی کے
کرتی ہیں تعجب ہے کہ منکر جیسے نے باینہمہ دعوی کثرت خوانی اور سیر دانی اونکی سیرتیں نہ دیکھیں سو اسکی سیر ہم نہیں دکھلا دیتے ہیں دیکھیں
صاحب فتح المتعال کے عبارۃ بعینہا یہ ہے ومن العجب ان الحافظ الشامی لم یقف علی ما ذکرہ ابن سبع والنیشاپوری
وغیرہما من تأثیر قدمہ الشریفۃ فی الصخرۃ الی آخر ما قال دوسرے خود کلام منکر میں تعرض و تناقض ہے اہل انصاف
دیکھیں کہ خود تو صاحب مواہب اور ابن جوزی کو اول معتبر لکھا جنکی تحریر سے ثبوت موجود واضح ہے کہ نقل ظاہر اور صاحب
سیرت شامی کو معتبر بتلاتے ہیں کہ اسطرح ترجمہ میں یہاں جلال الدین سیوطی کو حاشیہ پر جامع روایات و آثار تاریخ الکار بتلاتے ہیں
اور حین اثبات معجزہ یا تصانیف اسکی کتب نامعتبر و بیکار فرماتے ہیں کما اشار الیہ تناقض ہے اگر قول متاخر حسب عقیدہ منکر
قابل اعتماد نہیں تو علی بن برہان الدین اور صاحب فتح المتعال وغیرہم محققین مسلمہ کہ فضیحت کنندہ دہن صاحب سیرت شامی کے اور
متاخرین ہیں سب سے زیادہ ساقط الاعتبار ہو جاتے ہیں یہ تو تھی کیسہ صاحب سیرت شامی کا مآل و انجام بقول ہی منکر نہیں سمجھا
بلکہ اگر کوئی منصف با ادب نیک سیرت عبارت خود اوسکی غور سے دیکھے تو کیفیت مذاق اور انہا سکتا ہے کہ وہ بھی کس اداوا
سی لکھتا ہے لم ار من ذکر ذلک الخ یعنی میں نہیں دیکھا کسیکو اسکا اور عدم جزم شیخ نے بھی انصاف جو نقل کرتا ہے تو قول شیخ
میں ہے لم یقف علی اصل ولا سند ولا راوی الخ یعنی شیخ کا باوجود احتیاط ہی قابل غور ہے کہ وہ ان منکر کے مطلع
استناد و جزم نہیں کرتا بلکہ چونکہ اوس وقت تک کوئی حدیث اوسنے دیکھی تھی تو بی شک بباعث احتیاط اقرار نہیں کر سکا
انہا عدم وقوف و عدم رویت ظاہر کیا نہ انکار و استبعاد باقی تحریر اس سے معاذ اللہ مثل منکر کے سمجھا کہ عرف
اثر ہی مردود ہے کا کر حسب ذوق سلیم مقام اظہار عدم وقوف و عدم رویت سے پاسکتا ہے کہ واقع میں اصل
سند ہو مگر انہیں نہ وقف ہوا بلکہ منصف غیر متعصف ذرا حاشیہ پر جو ہم صفحہ میں سیادلہ منکرہ کی دیکھیگا تو دیانت دار

اور صداقت شعاری منکر بہادر زیادہ متحقق ہوئے المختصر کہ بکمال احتیاط تھا شیخ کا کہ جب تک ثبوت معجزہ بسند نہ ملا

اسطرح لکھا مگر کسی اور سبب لیکن جب تو قریب زرین جیسے صاحب صحاح وغیرہ کی سند پر وقوف پایا اور اپنی آنکھ سے کتب صحاح میں دیکھ

لیا تب خصائص صغرا انموذج اللبیب الاصفف کی اور اسکی شرح میں لکھدیا کہ یہ حدیث و آثار میں آئیں لکھا ہو

باسناد صحیحہ میں اور اس معجزہ کو بہی بسند رزین درج کیا چنانچہ پانچوین اور چھتیسوین روایتوں میں بعینہا منقول

ہی بلکہ علی بن برہان الدین اور صاحب فتح المتعال دونو محقق بعد تعجب انکا شیخ فی الفتاوا و تصریح ثبوت فی الخصائص

بہی تصریح کرتی ہین کہ فتاوی اول اور خصائص صغری بعد کی ہی یعنی شیخ نے قول اول کے بعد دوسرے سند رجوع کی چنانچہ

جمیع ائمہ اربعہ کا یہی طریقہ حسنہ جاری ہے کما لا یخفی علی ماہری کتب الفقہیہ فی البدایۃ قال ومن باع مالم یرہ فلا خیار له

وکان ابو حنیفۃ یقول اولا له الخیار اعتبارا بخیار العیب خیار الشرط وقس علی ہذا صدہا مسائل من کلام ائمہ اربعہ

وغیرہم بر وقت وقوف روایت احادیث و روایات کی رجوع ہو قول اول سے اسیطرح حال جلال الدین سیوطی کا ہے اب من

اور یہ بکمال دیانت و اور احتیاط شعاری ہی ان ابرار کی کہ مثل ارباب زمانہ کے پاس سخن وپیروی نفس کو دخل نہین دے

تھی جب وقت کسی حدیث و اثر پر مخالف اپنی فتوے کے وقوف پایا فورا رجوع کی خدا تعالی ہدایت دے ہمارے منکر صاحب بہادر کو

بہی کہ وہ بہی رجوع کرین بالفرض و التقدیر اگر وہ بر دیانت دار ہین اور صرف بسبب عدم وقوف انھوں نے وہ روایا

منکر ہین تو اب تو اتنی روایات و سند وغیرہ ہمنے انہیں واقف کردیا جا ہی کہ مثل جلال الدین سیوطی وغیرہ محققین

سیما باتباع سیدنا و امامنا امام اعظم صاحب وغیرہ ائمہ اربعہ رجوع کرین قول سابق سے علیہم ہم انکا اور تقریر سے

انہیں سمجھا دیتے ہین غور کرین صاحب سیرۃ شامی ایک کتاب جلیل و طویل کے تالیف مین مشغول تھا صد طرف اسکا

خیال تھا بہتیری معجزات اونسی لکھی اگر ایک معجزہ کی سند نہ دستیاب ہوئے نظر پڑی تو کونسی تعجب کی بات ہے

منکر جیو خود اپنی تئین دیکھین اپنی دلیل شرمندہ ہو لین کہ بہتیرا مواہب اور وفا ابن جوزی وغیرہا میں دیکھ چکے

ہونگے جب بتصریح نام رالیک رقم فرما ہوئے کہ انمین بہی نہین ہے حالانکہ ہمنے عبارتہا بتہا ت موجہ صاحب مواہب وغیرہ

نقل کرکے اونہین متنبہ کردیا تو جسطرح انکو باوجود نہ دیکھلائی دیا اسیطرح صاحب سیرۃ شامی کو بہی نہ

نہ دکھلای دیا تو کیا عجب اب اگر اس حالت پر بھی نہ سمجھیں گے تو بڑے بہرے ایسی سمجھ پر ولنعم ما قیل الشمس

شمس وان لم یرہ الضریر وقد قال سعدی شیرازی گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

بلکہ تعجب یہ ہی کہ ہمارے منکر صاحب نے عمر بہر میں کسی ایک معجزہ کی بھی تحریر تو معلوم نہیں قلم بند کی مگر ہاں انکار ہر اور ہمہ

خوش طالعی کہ وجوہات و براہین نفی و انکار پر استبداد و اصرار ہی جتنی کا خاص سبب یہ رسالہ لکھین کہ حقیقت

٣٨ مقام عبرت ہی حفظنا اللہ من وساوس الشیطان الرجیم وہدی اللہ المنکر الامیم **اڑتیسویں** تفسیر

کشف الاسرار میں امام ابراہیم نخعی تحت قولہ تعالی فیہ آیات بینات مقام ابراہیم لکھتی ہین والصحیح ان مقام ابراہیم ہو

الحجر الذی قام علیہ ابراہیم عند بناء البیت و فیہ ظہر اثر قدمیہ کما ظہر لنبینا اثر قدمیہ فی شعاب مکہ انتہی

٣٩ **انتالیسویں** بعینہا مثل تفسیر قوم تصد تفسیر عکرمہ میں بھی ہی کہ اب تکرار تحریر عبارت محض زائد بیجز

بطوالت ہی من شاء فلینظر الیہا ٤٠ **چالیسویں** تفسیر مکنون ابو الشجاع البلخی میں ذیل آیہ واتخذوا من مقام

ابراہیم مصلی میں ہی کہ نہایت تفسیر جلیل القدر و معتبر ہی بعد تفصیل و تصریح مقام ابراہیم اور حال کہڑی ہونی

حضرت ابراہیم کی اوس پہ لکہا ہی ظہر اثر قدمیہ فیہ کما ظہر فی العجین فہذہ معجزۃ ظاہرۃ اتی بہا الخلیل بعنایۃ اللہ

تعالی و حسن توفیقہ و لا طاقۃ لاحد من البشر ان یاتی علیہا الا من اختصہ اللہ تعالی بالنبوۃ واما ما اتی بہ حبیبہ محمد

فہو ابلغ و اعلی منہ لانہ ظہر اثر قدمی الخلیل ابراہیم علی الحجر مرۃ واحدۃ حافیا غیر ناعل وقد ظہر اثر قدمی حبیبہ صلعم

علیہ مرۃ بعد اخری مع ناعلین و غیر ناعل بل اثر حافر بغلۃ ایضا فکما اثر قدمی خلیلہ تعالی علی الحجر لم یمح ولم یضمحل

ایدی الکفار فکذا اثر قدمہ حین رکب البراق لیلۃ المعراج زادہا ہو والفاضل العلامۃ الشیخ محمد الہادی صاحب

جامع المعجزات والدیلمی حدیثا مرویا عن ابی بکر الصدیق حدیث محو اثر القدم لیلۃ الغار فہو لا تدل علی ذہاب اثر

قدمیہ الشریفۃ عن موضع آخر کما وہم بعض الجہلۃ من المردودین لان معجزۃ نبینا لا تنقطع علی ما فی الشفاء للقاضی

العیاض و آیاتہ لا تضمحل بل تستمر علی ما فی البیضاوی و معجزات الرسل الماضیۃ انقرضت بانقراضہم و عدمت بعدم ذواتہم

قال صاحب الشفاء والی ہذا اشار بقولہ فیما حدثنا القاضی الشہید ابو علی حدثنا ابو ذر حدثنا ابو محمد و ابو اسحق و ابو الہیثم

بن عبد الرحمن بن جنان سے ہے کہ وہ کہتا ہے سمعت عکرمۃ یقول طلبت العلم اربعین سنۃ وکنت افتی بالباب و ابن عباس فی الدار ادری

قالوا حدثنا الفربری قال حدثنا البخاری قال حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ قال حدثنا اللیث عن سعید

عن ابیہ عن ابی ہریرۃ عن النبی ما من الانبیاء نبی الا اعطی من الآیات ما مثلہ آمن علیہ البشر الحدیث یعنی ظاہر ہوا اثر
دونوں قدموں ابراہیم کا سنگ مقام ابراہیم پر گویا کہ خمیر میں ظاہر ہوا اسمیں معجزہ ظاہرہ کہ واسطے خلیل بعنایت رب جلیل اور
حسن توفیق اسکی اور نہیں طاقت واسطے اسکی کسیکی بشر سے لاوے وہ معجزہ مگر وہ شخص کہ خاص کری اسکو اللہ تعالے ساتھ نبوۃ کی لیکن وہ جو
لائی محمد حبیب خدا کی پس وہ معجزہ اعظم و اعلی ہی معجزہ ابراہیم سی کیونکہ بیشک ظاہر ہوا نشان دونوں قدموں ابراہیم خلیل کا پتھر پر گرم
ایک مرتبہ درحالیکہ وہ ننگی پاؤں تہی در تحقیق ظاہر ہوا نشان دونوں قدموں حبیب خدا کا متعدد دفعہ معہ پاپوش اور بغیر پاپوش
کی بلکہ نشان نعلین مبارک کے انکی حجر کی بہی پس جبکہ نشان کئے دونوں قدموں خلیل نے پتھر پر تو نشان اور مضمحل ہوا کفار کی ہاتہ سے تو واسطے
نشان قدموں حبیب خدا کا بہی ضرور تہا کہ اور بہی مضمحل ہوگا چنانچہ دیکھا ہمنے بیچ بیت المقدس کے پس پتھر اوسکی نشان کیا قدم مبارک آنحضرت
نے جس وقت کہ سوار ہوئے براق پر شب معراج کو اور ایسی ہی وہ جو روایت کی ہی فاضل علامہ شیخ محمد ہادی صاحب جامع المعجزات اور دیکھی
ہی حدیث روایت کئے ہوئی ابی بکر صدیق سے حدیث محو اثر قدم لیلۃ الغار کی پس وہ نہیں دلالت کرتی اوپر جانے نشان قدموں شریف کے
دوسرے طرف سی جیسا وہم کیا ہی بعضی جہلا مردودین نے کیونکہ معجزہ ہمارے پیغمبر خدا کا نہیں منقطع ہوا اور بیچ اس خبر کے شفا کی
قاضی عیاض میں ہے اور نشان آنحضرت کی نہیں مضمحل ہوتیں بلکہ مستمر رہتی ہیں اور اس خبر کے بعضی دین ہی اور
معجزات پیغمبروں گذشتہ کے رفت و گذشت ہوگئی بسبب رفت و گذشت ہوجانے انکی اور معدوم ہوگئے بسبب معدوم ہو جانے انکی
انکی کہا ما حسبتاعی کہ طرف اسکی اشارہ کیا ہے آنحضرت نے ساتھ قول اپنی کی ہیہ او حدیث کی کہ روایت کی ہے
الی قاضی شہید ابو علی نی کہا اسنے کہ حدیث کی ہمسے ابو ذر نی کہا اسنی حدیث کی ہم سی ابو محمد اور ابو اسحاق اور ابو
ابو الہیثم نی کہا انہوں نے کہ حدیث کی فربری نے کہا اسنے کہ حدیث کی ہمسے بخاری نے کہا اسنے حدیث کی عبد العزیز بن عبد اللہ نے
کہا حدیث کی لیث نی سعید اور اسنے اپنی باپ سے اوسنے ابی ہریرہ سے ہی رسول اللہ نے کہ فرمایا نہیں ہے ہیچ نبی کوئی مگر دیا گیا
معجزات میں سے اسقدر کہ مثل اسقدر کی ایمان لاسکی اوسپر بشر تا آخر حدیث اکتالیسوین جامع الانبیاء
میں ہی کالکہ اور اسکی جماد ابہہ و شناہ لان لہ والعقد باذن اللہ تعالے بیان بیسوین معجزہ

سوای قصیدہ ہمزیہ صاحب نے مجموعہ بحسابِ یہ میں لکھتے ہیں و کان اذا یمشی علی الرمل لا یری اثر لکن یوثر قدمہ فی الصخر

انتہی **تینتالیسویں** حافظ امام احمد بن محمد مقری فتح المتعال میں فتاوائے شیخ جلال الدین سیوطی

سے لکھتے ہیں کہ کسی شخص نے سوال کیا شیخ سے کہ ہل ما ذکرہ الثعلبی والطرطوسی فی تفسیرہما ان النبی لما حفر

الخندق وظہرت الصخرۃ وعجزت الصحابۃ عن کسرہا نزل الی الخندق وضربہا ثلاث ضربات وانہا لانت

لہ وتفتتت صحیح ذلک ام ضعیف تو جواب دیا شیخ نے کہ اما حدیث الصخرۃ التی ظہرت فی الخندق وعجزت الصحابۃ

عن کسرہا وضربہا ثلث ضربات فکسرہا فانہ صحیح ورد من طرق بالفاظ متعددۃ فاخرجہ البیہقی وابو نعیم معا فی

دلائل النبوۃ من حدیث عمر بن عوف المزنی ومن حدیث سلمان الفارسی ومن حدیث براء بن عازب واصلہ

فی الصحیح من حدیث جابر قال انا یوم خندق الحدیث **چوالیسویں** ابو عصمہ کہ معتمد و متمسک علیہ صاحب اتقی

من یح نوادر القصص کے لکھتے ہیں چالیسویں باب میں معجزہ دوازدہم مرد از علامہ گفت کہ بود رسول خدا

کہ میر بر سنگ نرم می شد آن سنگ تحت قدم و ہمچنانکہ حدید در دست داود **پینتالیسویں** ابو بکر

احمد بن محمد بن العباس البلخی محدث تفسیر عمان فی معانی القرآن میں تحت قولہ تعالیٰ فیہ آیات بینات مقام

ابراہیم لکھتے ہیں و قولہ تعالیٰ فیہ ای فی البیت بینات ای علامات واضحات مقام ابراہیم ہو الحجر الصلب وظہر

فیہ اثر القدم الذی قام علیہ ابراہیم عند بناء البیت او عند غسل امرأۃ اسمعیل راس ابراہیم او حین نادی الناس بالحج

وانہ ہو الواہم ان الحجر الصلب صار تحت قدمی ابراہیم لینا کالعجین والطین فما وجہ افضلیۃ محمد صلعم مع ان افضلیتہ

علی جمیع النبیین والمرسلین بل علی تمام المخلوقات ثابتۃ بالاتفاق قلت ان تلین الحجارۃ تحت قدم نبینا

بل تحت ذرعہ وساعدہ ایضا ثابت بالدلایل الباہرات والحجج القاہرات کما ثبت بذلک الکملا فی

تصانیفہم مثل امام ابی سلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم الخطابی ومحمد بن الملکی واسحاق بن ابراہیم کذا صرح معاذ

بن صالح عن سعید بن سوید فی اعجاز النبوۃ فثبت افضلیتہ بہذا الوجہ ایضا وبہذا ظہر بطلان قول

من قال ان فی اسناد تلک المعجزۃ الشریفۃ اسنادا ضعیفا خلاصہ مطلب یہ کہ ہم او در خانہ کعبہ کے نشانیاں واضح

دین ایک نشان مقام ابراہیم ہی کہ وہ پتھر پر سخت ظاہر ہوا اور دین نشان قدم کا اس پتھر
کر گہری ہوا اور سبب اسکے ابراہیم نزدیک بنا بیت یا نزدیک دہلانی بی بی اسمعیل کے سر ابراہیم کا یا جبکہ پکارا ابراہیم
نے لوگونکو واسطے حج کی اور اگر وہم کرے کوئی وہم کرنیوالا کہ پتھر سخت نرم ہوگیا نیچے قدمون ابراہیم کے
مثل خمیر اور مٹی کے تو یہ وجہ ہی افضلیت محمد کے ابراہیم پر باوجود یکہ بیشک تفضیل آنحضرت تمام انبیا و رسل
بلکہ تمام مخلوقات پر باتفاق ثابت ہے کہتا ہون مین کہ تحقیق نرم ہونا پتھر کا نیچے قدم ہمارے پیغمبر کے بلکہ
نیچے ذراع اور ساعد انکی بہی ثابت ہے ساتھہ دلایل باہرہ اور حجتہای قاہرہ کی جیسا کہ ذکر کیا ہی ساتھہ اسکے
کاملون نے بیچ علما و محدثین کاملین کے اگلی ہی اور تصریح کی ہی بیچ تصنیفون اپنی کے مثل امام ابی سلیمان احمد بن
محمد بن ابراہیم الخطابی اور محمد بن الملکی اور اسحاق بن ابراہیم کے اسیطرح تصریح کی ہی معاویہ بن صالح
سعید بن مسیب نے بیچ اعجاز ہونیکے پس ثابت ہوئے افضلیت آنحضرت کی ساتھہ اس وجہ کی بہی اور ساتھہ اسکے
ظاہر ہوا بطلان قول اوس شخص کا جو کہتی ہی اسناد مین اس معجزہ شریفہ کی اسناد ضعیفہ مین عف اب
منکر سیادہ کو بقصد براءت ادب کونی الی ہاتہ سے محمد تسلیم کو نشر التماس کی جنابعالی ہر چند نظر بر شاہ انکار
غدام و الاتباع و المجاذ اقرار علیہم و جو اتر والائمة بین الموہب فاطر شبہات موجبہ ایشان شاہد بین
نا دیعین بخصوص ہوین ادن معی انکار کے اور تصریح و تنبیہ صاحب شفا کی خصوصا و عموما اکثر نفس اہل وفا
صاحب شرم و حیا کی لئی کافی اور وافی تہی لیکن ہمنے نظر بر ضعف انکے قرار دیا اور شفا تام جسیم سقام و اوہام
خدام کے باضعف ضیق مجال رای بمقال سرہ و کتب تیسیرہ الوصول الخرجی ہی بہی عجالہ بطریق مشتے نمودہ
خرد و اظہار کرد یا حسین احادیث مرویہ حضرت ابابکر صدیق و عمر بن عوف و براء بن عازب و سلمان فارسی
و جابر و عکرمہ و غیرہم صحابہ کبار و تابعین و تبع تابعین مثل حسن بصری ہی رنگ یاران خندق اور ثبوت
عموم خصوصی نقش دل نقش متواتر ... تصحیحات کملا و ثقات از کتب صحاح و تفاسیر معتبرہ التصدیق
بتصریحات اسناد قویہ و بیان عدم ضعف گواہی ہای سکانہ اہل حکمت و تفاسیر کالشمس وسط

وسط النہار روشن ہوا آشکار کردیا سیما ہو دیکہیہ لین روایت پہلی اور آٹہوین اور چودہوین اور اٹہارہوین
سی اکیسوین تک اور ستائیسوین سے اکتیسوین تک اور سینتیسوین و چالیسوین اور یہ اخیر کی روایت معہ تفسیر عثمانی
کہ مجتوی ہے کتنے شہادتون تصانیف و تنبیہات علما و ائمہ کے جنکی ملاحظہ سی کس کس توثیق سے وثوق و قوت
سند ہویدا ہی کہ دہو کا جو الجات شرح حاشیہ نخبہ و خلاصہ خدام سب بیکار اور بیکار ظاہر ہوگیا امید ہی کہ
منکر بباد تنبیہات سلف اور تنبیہات خلف سی متنبہ ہو وین اور بعد ملاحظہ اور غور و تامل کے تمام اپنی توہمات
و شکوک صحت و عدم صحت اسناد سند وغیرہ ہیری مراتب کے نسبت اسی باب دل مین جو اجاب حاصل کرسکتے ہین مابقیہ
اتمام مضامین معرضہ صدر کو منقوش خاطر رکہکے منکر جیو خیال کرین کہ وہ جو صفحہ رسالہ منکر و خدام مین وجہہ
موضوعیت خبر معجزہ مرقوم مین جناب عالی ایک مضمون اپنی دانست مین بہت معقول سمجہکر رسالہ رائیہ عمیاء سے
عبارت شیخ ابن ہمام نقل فرماتی ہین محض بانگ بیمحل ہی منصف طالب حق حاشیہ اُسی دیکہی واضح ہی وہ
نخبہ و نخود مصرحات صدر سے سیما توضیحات صاحب مواہب لدنیہ سی کہ پہلی روایت ہی اور تصریحات افضل المحدثین
ابوبکر احمد صاحب تفسیر عثمانی سے کہ روایۃ اخیر ہی اس عبارہ کی بیفائدہ و بیکار بلکہ ہباءً منثوراً ہی لیکن ہم نظر مزید
صفر اشکلی منکر اور تفہیم قرار واقعی خاص عام بوجوہات مفصلہ ذیل ہی مردودیہ اوسکی واضح کرتے ہو
ہین اول تو قیاس کرنا منکر کا مضمون رسالہ کو نسبت حدیث لیلۃ الاسریٰ اور لیلۃ الغار پر لے سری کہ سرا
قیاس مع الفارق اضحوکہ طفلان مکتب خوان ہی خدایا کوئی شخص ان مقامونکو واقعہ مجمع عام کہ سکتا ہے
کجا امر وقوعی مجمع عام کجا امر وقوعی لیلۃ الاسریٰ و لیلۃ الغار جہان ہمراہ حضرت سید ابرار کی سواے ذات
پاک پروردگار یا ملائکہ حفاظت کار یا صدیق یار غار کی دوسرے کا گذر نہین تہا حضرت صدیق نے
دیکہا سو وہی راوی ہوئے ہین منکر صاحب جیسے مصدق متعدد وہان کہا نسی لائی جاتی اور ظاہر ہے
کہ اگر ایسے بزرگوار دیکہ پاتے تو یہ کفار کی ہاتہون رسول صاحب رسول کو جہکار اذیت کفار کی دو
ہوتا چنانچہ ظاہری کرموت اسی لئی عمل مین آئی بلکہ حقیقت مین عند اہل الایمان والایقان اس امر

سی بہی دو بار معجزہ الاٰیۃ نمایان ہی یعنے ایک مین نشانِ قدم ایک مین محوِ نشان کیونکہ محو ہونا
بہی بی الاٰیۃ ناممکن ہے اور ثانی ابلغ و اعلی اول سی بہی یعنی حضرت ابراہیم سی بہی فائق اور بالا کیونکہ
وہان پس قدمِ ابراہیم بہیان بصر بفرمانِ رسول کریم بہی نرم ہوا کہ جیسا تہا ویسا ہو گیا سبحان اللہ
ایسی مقام مین اگر کوئی شخص غیر بہی کیسا ہی مسلمان روایت کرتا تو اوسکی تکذیب بہی کوئی مسلمان نہین
روا رکہہ سکتا چہ جائے کہ حضرت صدیق اکبر تنہا اوس جگہ ہمراہ سرور ہی آئی اور وہی راوی کوئی پوچھے
منکر بہادر سی کہ میان صاحب تصدیق مین اون فضیلت کی اس روایت کی کونسا محظور شرعی کونسے آیت یا حدیث
سی لازم آتا ہی جو نفی اسکی ضرور ہو اور تصدیق ممنوع اسکی سند بموجب اپنی مزعومہ کے حسب طریقہ محدثین نا
دیکہی وہ سوائے انفرادِ راوی اور عدم روایت دیگران سوائے لیلۃ الغار والاسری بہی یہان مفقود ہی
کیونکہ روایات قویہ جم غفیر رواتِ مصرحات التصدر اور دو کتب کثیرہ محولہ احادیث و تفاسیر مثل
تفسیر در مکنون عمان و عکرمہ و کشف الاسرار وغیرہا جماعت کثیرہ موجود اور کالشمس فی وسط النہار
روشن و آشکار ہین پہر قیاس کرنا مضمون عجالہ اور حوالہ مقولہ ابن ہمام کا اس مقام پر قیاس اول من قاس
ابلیس ہے گو سبقت لیجانی ہی منکر جیو کے عقل پر نہین معلوم کیا پردہ پڑ گیا ہی خدا جانے شب اور شنبہ
کو کسی مرض کا نام جانتی ہین یا کس صورت کس شکل کے چیز سمجہتے ہین بقول اہلِ ہند مارے گیانا ٹوٹی آنکہ
بندۂ خدا یہ نہین دیکہتا کہ کوئی دیکہی کا سنی کا تو کیا کہی گا یہان کونسی راوی منفرد نے کیسے مجمع عام شل
جماعت جمعہ وغیرہ کے روایت کی اور راوی درِ دن نے اس مجمع مین کیسے روایت کی اور تکذیب کیسے ان منکر کو لازم
ہی کہ علاج کرین اپنی دماغ کا اور استشفاع بدرود و استغفار عمل مین لاوین تیسرے اگر کوئی صاحب
عقل و ادراک نظر اجماع گروہ کثیر مثبتین و منکرین معجزہ پر تو مرۂ غور دیکہی تو خود اس عبارت محولۂ مستندہ
منکر دوران نی بہی حکم تیر بازگشت پیدا کیا کیونکہ حسب عوہ منکر ٹہرا مارتی تیغ صاحب انکار صاحب سیر شامی بے
تہا سو ہار او ناظر پر اوسکے تحریر ظاہر انکار کے پر واضح ہے کہ شے علاء انکار اسکے اور دعوی عدم جزم کا

بسبب عدم توقف بعدم رویت اصل شیخ جلال الدین سیوطی نے تبیان فتاوی میں کما یدل علیہ عزواہ ناسیک
باطلاع الشیخ الخ سو واضح ہوگیا مصرحات صدر سے کہ شیخ کی بعد وقوف رویہ اسناد صحیحہ صحاح رجوع قول اول کی
تو نہایت ظاہر ہی کہ علت انکار صاحب سیرت رفع ہوگئی اگر صاحب سیرت خصائص صغری الشیخ پر وقوف پاتا تو
پیرہ وہ بھی مثل شیخ رجوع ظاہر کرتا نہ تدبرت فی محلہ ان المعلول یرتفع عند ارتفاع العلۃ تو رہ گیا منکر صرف
برہان الدین متغیر د سو بھی انکار میں اور مثبتین جمع کثیر و جم غفیر مثل اہالی مجمع جمعہ مقرین رویۃ احادیث و
روایات صحاح کل فضلا اب دیکھیں منکر جیوا ورہ گئے تو ہمیں آ دین کہ مثبتہ کون ہوسکتا ہی اور مثبتہ کون اور
توفیق و تطبیق مضمون مستند کہاں اور آماجگاہ تیر بازگشت کون اور کہاں اور کیونکر ہی اب
بغور و تامل ملاحظہ فرماویں قول منقول شیخ ابن ہمام جو رقم فرمایا ہی کہ اذا انفرد واحد بخبر تشارکہ
خلق کثیر مثبتین کے لئے ہویدا ہے یا منکر بہادر کے لئے تنبیہ یہہ بھی یاد رہی کہ عند اہل العلم والایقان
زیادہ تر باعث عدم تصریح اسامی ہر ایک قایل کا بطریق عنعنہ اور سبب عدم اظہار رفع الحدیث
الی کل قائلیہ علی ما طابق بتعریف الخلاصۃ وحاشیۃ شرح النخبۃ وغیرہا نسبت خشیہ متکلمین علی الصحۃ
اس قسم کی معجزات کے یہہ بھی واضح اور لایح ہی کہ از بسکہ یہ امور خلوت اور جلوت میں عموما اور خصوصا بطریق
خرق عادات واقع ہوتی تھی تو خاص و عام بلا خلاف ایک زبان راوی ہوئے تو سو کثرت شہرت نی تخصیص و تعین
روات سی انہیں مستغنی کردیا کما یشہد بہ قول صاحب المواہب ہو مشہور قد کاد حدیثنا الخ و قول صاحب
الخلال قد اثبتہا المحققون فی تصانیفہم من الثقات و تکلم بعض الجہلۃ الاغمار المتفاضل علی عدم سند
المعجزۃ فہو من فرط جہلہ و عدم ممارستہ الخ اور ہویدا ہیکہ یہی تمام تصریحات مرقومہ تفاسیر مسطورہ الصدر
وغیرہا اور بہت مع ایسی امور میں مجمع علیہ اہل ایمان و ایقان ہے کما اشرنا الیہ من تصریحات الشیخ السبکی
والامام احمد فی ذیل الروایۃ الاحد والثلاثین سو مثبتہ امن جہت کرامیان سند میں انکی کہ معجزات و
آیات فضایل سی ہیں سکلف نہیں ہوگے سو عبارت مقدمہ صحیح مسلم اعنی عن ابن سیرین قال لم یکونوا

[illegible]

یشعرون الخ محمول منکر اس مقام میں بھی لاابالی محض و اسکی اغوائی عوام کالانعام کی غرض ایسی

علی غیر محلہا اس مدعا کی ہنگام نہی کیونکہ وہاں مقصود نسبت بعقائد احکام ہی و المعجزات من آیات الفضائل

و نفس علیٰ ہذا اس قسم کی جتنی عبارات و حوالجات اور بابند ہو باندہی ہوئی ہیں شکر بہادر کے ہین اور جتنا حصا

بی بنیاد ہوکر بازیون کا شکر بہادر نے باندھا ہی جن بلاحظہ تصریحات مصدرہ وہین من نسیج العنکبوت بیان

اور منہدم ہین اسکی نسبت ہر ایک اس قسم کی اقوال بردبال کے قول قول لاکی تردید بخیال تطبیع و دادی

زاید و مستند رہی العقلاء تفہیم الاشارۃ تنبیہ ہم ایک در تقریر رضا و شفا منصوص ہی فیما لیس کرد

من کہ اسمیں بھی صدق و ایقان لادین گے تو بالکل از سر تا پا شایع و دین بکار ان سی ہی دستبردار اور صحیح کے صغاۓ

کمہا بخویش و بیگانہ ہونگی اور یہ ہم بطریق تنزل بفرض و تسلیم کہتی ہین کہ نقل کفر کفر نباشد آپ رو ب اس

خبر واثر کو بالفرض کبھی نامعتبر بلکہ کاذب فاسق فاجر کی تصور فرما لین یعنی یہ خیال کر لین کہ حضرت ابابکر

صدیق اور بغیر خدا م کسی فاسق نے جہوٹ بات بنا لی تو بھی زیادہ ہرج نہیں کہ بموجب نص آیت تجون ان

ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا آپ کو تحقیق اسکی ضرور کرنا ہی تھی کہ نظر اوضاع ظن المؤمنین خیرا اور

الکذوب قد یصدق بھی ضرور ہے اور بھی خیال اسکا کہ اسمین کچھ بھی فایدہ دیکا یا احتمال ہو کہ وقوع میں نہ آیا

بدعت واحدان و غیرہ مدعا منصور لازم اور ضرور ہے کما لایخفی علی الماہر الفطن و نقاد فن الحدیث تو تحقیق کر لیا جاتا

کہ اس خبر کی مصدق کون کون لوگ ہیں اور صحیح و اس کے حکم آنحضرت سے بھی ثابت کسی آیت قرآنی یا احادیث

متواترہ کا ہو تو یہی ہاہیں جو نظر بر تصریحات مصدرہ سیما نظر بر تصریح مولف شفا و غیرہما اور تصدیق رزین صاحب جمع صحاح

وغیرہ صاحبان صحاح و کملاء فضلاء محدثین و تفاسیر معتبرہ تصدیق و تطبیق نو الکلم تکذیب اسکی با استخفاف و

پیغمبر افضل الرسل اور خرق اجماع و تکذیب احادیث متواترہ منصوص و اجماعی منجر بکفر ہی کما ثبت فی المقدمۃ و ظہر

من الروایات المفسرۃ فی ہذا الباب اور علاوہ اسکی بہر صورت موجب ہین بسبب منقولہ السابق جو دکھایا

گیا اکثر جانا ہی منکر جہوٹا تحمین کیونکر دیکھ لین موجب ایشان صاف لکہا ہی فقد احتجم فیہا کان مشعرا

انہیں اور مستحقر اور مستخف حضرت خیر البشر ہیں ساتھ حضرت خیر البشر ہی کے کما صرح بہ فی حاشیہ شرح الوقایہ
حیث قال قد اجتمعت الامۃ علی ان استخفاف بنبینا و بای نبی کان من الانبیاء کفر الی آخر ما قال قال
صاحب الشفاء ان جمیع من سب النبی او الحق بہ نقصا الی قولہ وحکمہ ان یقتل و لا یقبل توبتہ وہذا کلہ اجماع من العلماء
و ائمۃ الفتوی من لدن الصحابۃ الی الآن ہلم جرا تو عند التحقیق و التطبیق مصداق قبیحت اس خبر لا ثانی کے وہی ٹھہرا
ثابت و متحقق اور قابل قبول قلب سلیم ہی اسکا انکار نہیں کر سکتا کوئی مگر اسیر سالک صراط غیر مستقیم اور علاوہ اسکے
ایک دوسری تقریر سے یوں خیال کرنا چاہیے کہ معجزہ مرقومہ الکیشی متنازعہ فیہ ہی مقرر و مثبت مصدق اسکے
اور منکر مانع اور مکذب اور قرآن شریف میں پروردگار عالم حکم فرماتا ہی یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول
و اولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ و رسولہ ان کنتم تؤمنون باللہ و الیوم الآخر ذلک خیر
و احسن تاویلا سو اگر دعوے ایمان کا اور تبعیت خدا و رسول کا منکر کو ہی تو تعمیل کریں امر الٰہی کی یعنی رد کریں
اسی طرف خدا و رسولؐ کے تو تعمیل میں اسکی بجز رد طرف قرآن اور احادیث متواترہ صحیحہ اور نص علمائی لغت کی کوئی
چارہ اور علاج نہیں سو اب دیکھیں کہ فضلیت رسولؐ مثل آیات تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض اور کان فضل اللہ
علیک عظیما جمیع انبیاء پر ظاہر اور باہر اور احادیث متواترہ مثل ان اللہ فضل محمدا علی الانبیاء وغیرہ مصرح
کتب صحاح و شفا بمعرفۃ الصد مسلم و اجماعی صحابہ و تابعین علما و کملاء فرق اسلامیہ بہی مصدق اور مؤید اسکے
چنانچہ بصر یحات بکر بطریق مشتی نمونہ از خروار ظاہر کر دیا گیا کہ جتنی معجزات اگلی پیغمبروں کو دی گئی وہ ہمارے
پیغمبر خدا میں جمع ہو اور معجزہ ہذا بالاتفاق حتی حسب اقرار منکر بہی نسبت بحضرت ابراہیمؑ ثابت اور متحقق تو مصداق
خبر ظاہر قرآن اور احادیث متواترہ صحاح گواہ ناطق ہمراہ یعنی اسکی مطابق بقت النبی ہو ئے تو اب تکذیب اسکی اور
جدال و شقاق ساتھ قائلین اسکی در حقیقت تکذیب خدا و رسولؐ اور جدال و شقاق با خدا و رسولؐ اور خرق اجماع اور
خروج از اطاعت خدا و رسولؐ اور باہر ہونا جماعت سے ہی تنبیہ دیگر کہ اگر کوئی بمصداق مخاطبین مضمون
افتؤمنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض سے بجرد تن دست بردار ہو کر بلحاظ خدا و رسولؐ نزاری اطاعت

اولی الامر کا ہی الضمیر آپ نے رکہت ہو تو یاد رہی کہ در حقیقت محفل اہل تحقیق میں بر طرحی خیر الدنیا
والآخرة ہوگا کیونکہ عند المحققین سنت وجماعت اولی الامر خلفای راشدین ہیں اور ولی الامر ایا اور علمای کرام
الذین یفتون فی الاحکام الشرعیة ویعلمون الناس دینہم کما اشار الیہ وصرح بہ امام المفسرین فخر الدین الرازی والثعلبی
وغیرہما عن ابن عباس وقول الحسن ومجاہد والضحی کی خلافا للشیعة فان المراد عندہم الائمة المعصومون سو
خلفای راشدین میں تو خاص حدیث مرویہ حضرت خلیفہ اول سید خلفای راشدین رض اور اوصحابہ و تابعین و تبع تابعین
اور جم غفیر علما و محققین اہل دین کے مرویات و اقوال متکاثرہ واجماعی ظاہر و باہر ہیں دیکہہ لیئی اور یہ جو ولی الامر کا
ہر ظاہر ہی کہ بعد آنحضرت اور خلفای راشدین کے سلاطین نامدار اولی الامر اہل الاسلام من اہل السنة والجماعة اولی الامر
کہی جاتی ہیں کہ مروج دین متین صاحب عدل و داد ہیں مثلا سلطان روم و سلطان ہند کہ بجان
و دل مصدق اور مستفیض اور مستفید ہی برکات اثر قدم رسول مقبول صلعم سی کا نقل عن فتح المتعال انتہی
الحافظ احمد بن محمد المقری صاحب فتح المتعال رایت بمصر المحروسة بتربة السلطان ابی النصر قاتیبای
حجرا فیہ اثر القدم النبویة والناس یزورونہ ویقدر اوالہ برکات الخ اور بیچ طبقات حسامیہ کے کہ کتب معتبرہ
تواریخ سی ہی ذکر عمارات سلطان فیروز شاہ میں موجود ہے کہ از انجملہ مدرسہ فتح خان است کہ جلال آن حظیرہ
فتح خان جوہنہ این فتح خان پسر ارجمند سلطان فیروز شاہ بود و گویند پیش از سلطان فیروز شاہ فوت کرد قبر وی در ہمان
مدرسہ است و بالا قبر وی نقش قدم معظم آن سرور است کہ از مدت مدید و عہد بعید زیارتگاہ خلائق است و سلطان
ہند قرنا بعد قرن بخدمت لنگران مقام متبرک قیام نمودہ آمدہ انتہی موضع الحاجة حتی کہ آجتک شہنشاہ سلطان
حضرت محمد ابو ظفر بہادر شاہ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ خلفا عن سلف طریقہ نیاز و تبرک مرعی رکہتی ہیں معلوم کہ کوئی منکر
بسبب تاثیر اس ذرہ کے گیا مانی الضمیر سو اور مقصود رکہ سکتا ہے اب اگر اسپر بہی منکر نہ سمجہی تو امر لاعلاج ہے مجبوری ہے قسمت نصیب اسکے
لیکن ایسی مجبوری کے سوا اپنی التماس ہماری قبول فرماویں کہ ایسا ہی کا رہا گیر قلب نگری تو بہ تبدیل نام اسلامی تو کا
فرمادیں تاکہ دل اہل ایمان عوام کی ہے تو سلاکت صلاحی و ثبت محفوظ رہیں و ما علینا الا البلاغ واللہ یہدی من یشاء

باب دوم بیچ رد وساوس وشبہات منکر کی کہ اونمین زیادہ سابق سی بہی جعل وافترا
کو کام فرمایا ہی اور اون وساوس وافترامین آپ منفرد ہین **قولہ** وقول صاحب سیرت شامی را
موید است آنچہ مفسرین مانند قاضی بیضاوی وصاحب تفسیر کبیر وصاحب نیشاپوری ومدارک وحسینی وجواہر وغیرہ در تحت
آیہ کریمہ فیہ آیات بینات مقام ابراہیم نوشتہ اند کہ اثر قدم ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام
بر سنگ وغوص آن دران وبقای اثر آن تازمان دراز خاصہ ابراہیم است **اقول** بوجوہات عدیدہ
مخدوش ومردود ہے اول تو اظہار منکر یہ ہی کہ تفاسیر مرقومہ مین نسبت بمعجزہ نقش قدم لفظ خاصہ
لابراہیم مرقوم ہی سو طالبان حق دیکہین کہ نسبت تفسیر بیضاوی وتفسیر حسینی وتفسیر جواہر اسمین
بہنا ہرگز ہرگز انمین یہ کلمہ بہنا نہین الحق کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا ایسے
ہی ذی صفا تو نکلی ہی ہم سنا کرتی تہی مصراع چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد لیکن ایسی
مدعی علم وفضل کو خصوصاً درباب ہندام فضایل افضل الرسل مصداق اسکا نہ دیکہا تہا سو
منکر ہی انکی مصداق بنکر آشکار کردیا جسکا جی چاہی کتب مرقومہ موجود مین دیکہ لے قریب قریب ہم نقل عبارت
ہر ایک سعی تحت مقام محولہ کی بہی نظر برظہار صدق وکذب کی لکہدیتی ہین بلکہ کلمہ مرقومہ بہتانی اکثر
تفاسیر مرقومہ اپنی تفسیرونمین کہ معتمد ہیں سب اصلاً ونقلاً یہ مقام پیش نظر خاکسار ہی ہرگز نہین کہ تفصیل انکے
حاشیہ پر لکہی جاتی ہی بلکہ کتنے تفسیرونمین تفاسیر مرقومہ مین سے بکمال توثیق وتوضیح ثبوت معجزہ مرقومات
خاص نسبت باجناب ختمی مآب بتفصیل وتصریح موجود ہی ذکر خاصۃ لابراہیم چنانچہ تفصیل اسکا
مین بیچ باب اول کے بحوالہ ہر ایک تفسیر کے ہر ایک کی عبارت نقل کی گئی ہی فلینظر ولیتذکر دوسرے تفسیر
کبیر ونیشاپوری ومدارک مین جو خاصۃ لابراہیم مرقوم ہے تو اونمین بہی معجزہ نقش قدم ابراہیم مقید بجعل
الی الکعبہ ہے کہ منکر اوسکی نوشتن جان فرما گئی نہ مطلق غوص اثر قدم اہل دیانت وامانت پر واضح
ہو کہ علاوہ بر مفتریات مرقومہ یہ خیانت بالاتر ہے کہ ایک عبارت عربی جو نام نہاد نیشاپوری کی

اور عوام کے بہکانیکو بجواد تفسیر بیضاوی لکھدی ہی محض افترا ہی صاحب بیضاوی پر العظمۃ للہ

کیا جرأت عظیمہ ہے ای بہائیو مسلمانو پناہ مانگو خدا سے یہ مقام کمال خوف و عبرت کا ہی جب عیان علم کا

یہ حال ہی تو جہلا بیچارے کیا ٹھکانا جاہیے مقلدات سے نازع دنیا و مین عوام کا شواہد ذبہ اور اسناد

مجعولہ بروے کار لاتی مین وہی حال ان نیک بخت نی کرد کہایا یہ خیال نہ آیا کہ کوئی پڑہا لکہا تطبیق

مقابلہ کو کام فرمائیگا تو کیا قلعی او ملمع کاری کھلے گے تفسیر بیضاوی ابہی بہت شہر مین موجود ہے

ہر شخص بتحت مقام مجول مستدرک دیکہ سکتا ہی حقیر نظر بر توضیح و اسطی بلاحظہ صغیر و کبیر کے عبارت منقولہ

مستدرک حاشیہ پر لکہدیتا ہی اور اصل عبارت کتاب سے خود نقل کر دیتا ہی تا کہ صدق و کذب سب پر ہویدا

ہو جاوے اصل منقولہ صاحب بیضاوی تحت مقام ابراہیم یہ ہے مبتدا محذوف خبرہ ای منہا مقام

ابراہیم او بدل من آیات بدل البعض من الکل و قیل عطف بیان علی ان المراد بالآیات اثر القدم

فی الصخرۃ الصماء و غوصہا فیہا الی الکعبین و تخصیصہا بہذہ الالانۃ من بین الصخار و ابقائہ

دون سائر آثار الانبیاء و حفظہ مع کثرۃ اعدائہ الوف سنۃ اور عبارت تفسیر حسینی

کی بہی بعینہا یہ نقل ہوتی ہی فیہ در انجا نہ آیات بینات نشانہا روشن است و بعضے گویند

یعنی در حرم کنایہ غیر مذکور است و استدلال کردہ اند بآنکہ یکی از آیات آن است کہ می گوید مقام

ابراہیم و آن در خانہ کہ در حرم است ای عزیز مقام ابراہیم بدل است از آیات بدل البعض از کل

و اگر عطف بیان دارند ہم راست می آید چہ مقام ابراہیم نہ یک آیہ بلکہ پنج آیت است اول اثر قدم

خلیل در آن صخرہ صما کہ سنگ تراشان با ادوات الماس اندک نقش بر آن نمی توانند

دوم غوص کردن قدم آنحضرت تا کعبین در آن بی آنکہ خللی بقدم مبارک وی رسیدہ باشد

سیوم متاثر شدن این از میان صخور و آن جز بحکمت از حکمت ہای ربانی نبودہ چہارم

باقی ماندن رقم آن قدم بر صفحات ایام دون سائر آیات الانبیاء پنجم محفوظ بودن این سنگ

اوس قدم کا پیچ اوس پتھر کے کعبین تک اور خاص ہونا اوس پتھر کا ساتھ اس الانت کے درمیان پتھروں

چندین سال باوجود کثرت اعادی از اہل عناد وجدال الخ اور صاف تفسیر حسینی کی عبارت

یہی ہے فیہ در اینخانہ باحترام آیات بینات نشانہا ہر روشن است یکی از آنہا مقام ابراہیم و آن سنگی است

کہ اثر قدم خلیل الرحمان بر آن بود و آن یک آیۃ است بلکہ چہار آیۃ اول تاثر آن سنگ از قدم ابراہیم

دوم غوص قدم آنحضرت در وی تا کعبین سیوم بقای آن قدم مدت متمادی چہارم محفوظ ماندن آن سنگ

باوجود کثرت اعادی و آیت دیگر ہی من دخلہ ہر کہ در آید در اینخانہ کان آمنا باشد ایمن از قتل و غارت

یعنی گنہگار کہ بپناہ بخانہ آوردہ است دست تعرض از وی کوتاہ است تا مادام کہ در خانہ باشد انتہی

الحاجۃ تو اب بصد ادب منکر بہادر کو یہ عبارت تفاسیر محولۃ الانکار دکہلائے کوئی پوچہی کہ حضرت سلامت

کلہ خاصۃ لابراہیم فرمائی کہ اسمین کہاں ہی غرض یہ اوپچ صاحب تفسیر شامی کو بہی نہیں سوجہی یہ تیکہا بے

بنام نامی منکر بہادر ہی قسام ازل نے لکہی تہی کہ اسمین حضرت ہی منفرد ہیں وہ صرف بسبب عدم وقوف

وقوف سند اپنی اور اپنی شیخ کے تازمان تحریر تحریر مرقومہ منکر ہوا تہا یہ جرأت عظیمہ تاثیر انس دو کی رہ ہی کی

ان منکر بہادر نے اصلاح حدائق ارواح الشیخ ہے نہ اندیشہ کیا اور امورات دینی میں جعل کو

کام فرمایا ہو نعوذ باللہ من وساوس الشیطان الرجیم جو تہی وہ جو مدارک اور تفسیر کبیر ہو کا عوام کے آگے

بہکانیکو دیا ہی اور حاصل اسکا حسب خواہش اپنی برغم دیانت وامانت تحت میں لکہا ہی محض دہوکہ بازار

غلط انداز ہی عجب مرکب منہی عنہا ہی بمضمون لا تلبسوا الحق بالباطل الآیۃ اللہ تعالی پناہ میں رکہی فویل

لہم مما کتبت ایدیہم وویل لہم مما یکسبون افسوس بلکہ صد ہزار افسوس عبارت محولہ تفسیر کبیر و مدارک تو دور رہی

منکر سے حاشیہ پر لکہی جاتی ہی اور تحت میں اسکے تو ربانی اور تلبیس حق بباطل اور تدلیس و افترا دور از کار

سو تہوڑا سا پڑہا لکہا آدمی طالب علم بہی خیال کر سکتا ہی کہ عبارات محولہ میں یہی خاصۃ لابراہیم صرف الآیۃ باعتراف

نقش قدم تہا تہا کسی سے علاقہ نہیں رکہہ سکتا اور ہر فرد کی لئی خاصہ مرقومہ مفید نہیں بلکہ مجموعہ

اثر القدم فی الصخرۃ اور غوص الی الکعبین اور الانۃ بعض یعنی سنگ مقام دون بعض اور القاء

سائر آیات الانبیا بالمجموع خاصہ ابراہیم ہی نہ فرداً فرداً علاحدہ علاحدہ مقصود چنانچہ
کیفیت اسکی طالب علم ایساغوجی خوان تک پر ہویدا ہی اور پہر امانت دار منکر تو باقی تحتانی ہیچ
ہر مرتبہ متدین خیال کرسکتا ہی کہ باوصف تصریح آیات اربعہ مرقومہ عبارت کبیر و مدارک پہر بہی اسکی یہہ
مرد جرأت لکہتا ہی کہ پس از تفاسیر واضح گشت اثر قدم بر سنگ و بقاء آن مدت طویل از معجزہ مختصہ ابراہیم است
اور علاوہ اسکی بنحوائے الکذوب لاحافظہ لہ خود یہہ تحریر اپنی مخالف ہی تحریر سابق سے کہ خود ہی لکہہ آئی ہیں کہ
اثر قدم ابراہیم بر سنگ و غوص آن در آن و بقاء اثر آن تا زمان ما از خاصہ ابراہیم است اور حوالہ دی ہی ہیں
تفاسیر مرقومہ کا کما اثبتناہ و نقلنا و نبہنا غرض الغلط جگا تناقض و تہافت نہیں تحریر علامہ میں کہانتک
احصا و شمار کری فاعتبروا یا اولی الابصار بالجملہ وجود کلمہ خاصۃ لابراہیم کبیر و مدارک میں بہی بوجوہات
عدیدہ بعید مطلوب منکر نہیں کیونکہ بالمجموع ان تمام امور کو وہ خاصۃ لابراہیم لکہتے ہیں اور خاصہ مجموعے
واسطے اثر قدم کسی نبی کی کسی اور رنگ پر منافی نہیں چہ جائیکہ نسبت افضل انبیا خاتم المرسلین کے
لئے مصرحات مواہب و شفا اور روایات متکاثرہ مرقومہ باب اول اسی طرح ثبوت معجزہ مرقومہ بہ ثبات
متحقق ہی کہ خود صاحب تفسیر کبیر سے بشہادت صاحب خمیس ظاہر ہو رہا ہی کما مر فی روایۃ الثالثۃ اور بہت عجیب
علاوہ اسکی موید ہی اسکی خود تصریح صاحب تفسیر کبیر کہ خاص عبارت محولہ منکر کے اوپر تحت آیہ ان اول
موجود ہی تعجب ہے کہ منکر دعوی رکہتی ہیں تفسیر دانی اور تفسیر بینی کا اور اوسے دیکہا یا سمجہے نہیں یا مصداق
ہونگے مضمون آیہ افتؤمنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض کے آپ ہیں کیونکہ دیکہیں منکر بہادر کہ
فضیلت ثانیہ میں بہی کہ و ہذا لایقدر علیہ الا اللہ و لا یظہرہ الا علی الانبیاء انتہی موضع الحاجۃ دیکہیں اور
غور کریں کہ یہی مفسر خود لکہتا ہی جس سے تعمیم واسطے سب انبیا کے ظاہر ہی یا خصوصیت کسی خاص پیغمبر کے
ہی دو صورتے بالفرض و التقدیر یہان خاصہ مجموعی نہ ہی مراد لیا جاوے تب بہی نفی معجزہ رسول مقبول
محض دستور نامعقول ہے کیونکہ کوئی عقیل فہیم ہر معارض کلام خواص و عوام اہل کلام و واقف موارد

سوا اردو اطلاقات خاصہ ہو کا نہین کہا سکتا بلا منکر نے تعجب اپنی دہلی ہکا ہی علمیت و دانائی کو بٹہ لگوایا اور بعدم وثبت تعیت علوم و فنون سے ظاہر کیا ہے ظاہرا ایام طالب علمی مین جو معنے خاصہ کے علم منطق مین پڑہے ہوئے مایوجد فی شی ولا یوجد فی غیرہ یا مختص بشی ولا یوجد فی غیرہ یاد فرمالئے وجدانِ عامی جدا نہین ہوئے پرجاد ہی بطریق حق اللہ پاک ذات اللہ جارہ مین اجتک یہہ نہین خیال کہ خاصہ کی قسم پر مستعمل ہوتا ہی شاملہ کیا ہی غیر شاملہ کیا ہی اہل ادب کس محل پر کس مقام پر اطلاق کرتی مرجع حقیقی کسکو کہتے ہین اضافی کسکو کہتی اگر مضامین مصرحات شرح جامی و شرح تہذیب و شافیہ و فصول اکبری وغیرہا ہی حافظہ عالیہ مین ہوتے تو ایسی ہو کی مین یہ آتی جناب تفصیلہ تنا کو نہین معلوم کہ تعدیہ و تصغیر خاصہ للافعال اور یہی خاصہ للتفعیل کتب صرف مین موجود ہے وہان حضرت کس بات کی مقر ہو نگی اور قول صاحب تہذیب نوع آنہ الاقتدار طبق مین مصرحات شراح و محققین باینہمہ دعوی تحقیق نظر عالی سے نہین گذری اگر گذرتی یا حافظہ عالیہ مین ہوتے تو فہم لفظ خاصہ یا دون بر الانبیا پر انحصار بغرض دفعۃ الفہم العالی تجویز نفرماتی اور قطع نظر اسکی باینہمہ دعوی فضل و علم یہہ ہی نہین دیکہا کہ خاصہ کے معنے لغت مین کیا ہین فی القاموس خصہ ای فضلہ فافہم و تدبر ماہر فطن اس کلام اعجاز نظام کے کیفیت اوٹہا سکتا ہی وہذا الفضل لمن خصہ اللہ تعالے باقرار معجزات نبیہ فضل المرسلین قال اللہ تبارک و تعالے ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء تیسرے منکر بہادر کو ہیلی یہہ ہی خبر ہی کہ مقام ابراہیم کو آیات کثیرہ قرار دینا جسمین کو تعجب ظاہر بعض جگہ لفظ خاصہ دو نہین دیکہنا ہی نصیب ہوا خود دعا عی مین بلکہ قول بعض ضعیف ہے حتی کہ بعضے قرات مین فیہ آیتہ بینہ ہی چنانچہ خود تفسیر کبیر مین ابن عباس و مجاہد وغیرہ سے اور تفسیر در منثور مین ابن انباری سے ہی اور سعید بن منصور ابن عباس سے روایت کرتا ہی کہ انہ کان یقرء فیہ آیتہ بینہ مقام ابراہیم چنانچہ صاحب بیضاوی بہی تعبیر مقام با آیات کثیرہ قیل کرکے یعنی ضعیف کرکی لکہتے مین اور بعض فطن پر سب مفسرین کے بیانسے یہی بات ظاہر ہے لیکن باینہمہ عقل کامل اور ذہن سلیم ہو

نو کالشمس فی وسط النہار اس نقط خاصۃ لابراہیم یہی الاٰیۃ اور اثر قدم علی الاحجار اخری
دون مقام ابراہیم صرف خاصۃ لابراہیم دون سائر الانبیا غیر مستلزم ہی بلکہ استلزام اس بات کا بھی ہی
واشگاف ہی کہ سوائے مقام ابراہیم معجزہ ہمارے پیغمبر خدا کا بلا دیگر معجزہ کی لئی یہی ہی کیونکہ کلام صاحب بیضاوی
مصرحہ اتحد ہے کیفیت قرار وقعی اسکی کہتے ہے جسلئے منکر با دیانت فی نقل وکی تیس لکھے دیکھو تو کہ
وہ صاف لکھتے ہیں وتخصیصہا بہذہ الالاٰیۃ من بین الضحار الخ یعنی مراد ساتھ آیات کی ایک ہی کہ
تخصیص اس پتھر کے ساتھ اس الاٰیۃ کی تمام وہ پتھروں میں سے ایک آیت ہی وقس علی ہذا صاحب تفسیر بڑی جینی
مفسرین کے ہان تقیید لسنگ مقام پر ظاہر منکر بہادر ہوش میں آوین تخصیصہا ضمیر کو سوچیں اور غور کریں
سوا اس خاص پتھر مقام ابراہیم کی اور کسی مقام پر پتھر سکتی ہیں اور تفسیر جواہر میں باقیماندن قدم آن قدم بر صفحات
ایام دون سائر آیات الانبیا کی یہی معنی سمجھ لیں فہ ہوش میں آوین کہ مفصل اوپر موجود ہے وہ خصوصیت
لسنگ مرقومہ کو ندا باواز بلند دیتی ہیں بلکہ لمعات معاکمیل روشنی بخشتے ہیں کہ پھر رقم قدم بر صفحات ایام
باقی رہا دون آیات انبیا ماسبق کی المختصر کہ اگر بموجب قول ضعیف مقام ابراہیم عطف بیان آیات
بینات کا خیال کیا جاوے اور خاصہ یہی خاصہ حقیقی صرف بمراد معنی ما یوجد فی شئی ولا یوجد فی غیرہ مقصود
لیا جاوے تب یہی الاٰیۃ بر سنگ یا اثر نقش قدم خاصہ حضرت ابراہیم ہر گز ممکن نہیں بجز خصوصیت سنگ خاص
مقام ابراہیم کما لا یخفی علی الماہر الفطن اللبیب الفہیم چنانچہ موید اسکی یہی حدیث موجودہ صحیح بخاری عن ابی
جو باب اول میں کلام صاحب ابواب میں اول پتھر بحکم منقول ہی محتوی کثیر ضرب موسی جسپہ سات دفعہ پتھر میں
ظاہر ہے کہ معاذ اللہ اگر یہ بات صرف خاصہ ابراہیم حسب مرقوم منکر مراد ہو تو انکار وہ بھی حدیث صحیح بخاری عابد
اور گلوگیر منکر ہی وقد صح انہ اصح بعد کتاب اللہ اور موید اسکی ہے جو کہ محدث دیار بکری حرز کر وہ جبل
لکھتے ہیں کہ مہبط آدم سرندیب وفیہ اثر قدم آدم مغموسۃ فی الحجر ویری علی ہذا الجبل کل لیلۃ کہیئۃ البرق
من غیر سحاب ولا بد لہ فی کل یوم من مطر یغسل قدمی آدم چونکہ ہم ایک اور تقریر سے کہتے ہیں

زیادہ ظاہر ہو گا اور پتھر مقصود سامی مفقود اور من بین الضحار سنگ کو بھی موجود ہے منہ

منکر حیو کوش ہو شش یقین کہ کلمہ خاصة لابراہیم یا تو کل مجموعہ ایات مرقومہ کی قید پری لی یا آیہ

اخیر یعنی انقادہ دونو ایات الانبیا کی سو خاصہ مجموعی کا حال تو بوجوہات عدیدہ واسطی صفر اشکنی

منکر اوحظ و کیفیت طلاب باجمال و تفصیل ظاہر کر دیا گیا اب اگر صرف آیہ اخیرہ قید تمام کیجاوے تو یہ

مقصود منکر مفقود ہے کیونکہ ہر صغیر و کبیر ماہر حدیث و تفسیر جانتا ہی کہ حضرت بشیر و نذیر باستثنا ہے

عقلے و نقلے ستنے و مبرا ہین اس سے بہی کما لا یخفی علی الصغار والکبار کیونکہ قرآن شریف نازل ہی خود

رسول مقبول پر کہ اونسے خطاب کرتا ہی یہ ور وہ گا سو سوائے انبیا سلف حضرت اسمین شامل نہین کئی

جا سکتی اور با اینہمہ جو کوئی جاہل اعوبہ با وصف ادعا اقرار رسالت آنحضرت اور تصدیق اما جاتا ہے

آنحضرت کو بہی اس جگہ شامل رکہی تو کوئی حرکت اور قول و فعل افحش اوشنع اس سے زیادہ نہین تصور

کیا جا سکے کا نسبت اوسکی اور محفل علما و محدثین مین بلکہ صبیان مکتب نشین مین بجز فضیحت و رسوائی

کی کوئی نتیجہ اور مفاد اوسکی لئی نہین حاصل ہوگا کیونکہ سارا جہان اہل اسلام مین جانتا ہی کہ قران شریف

بکمال ایات بینات لینیا اور تا قیام قیامت باوصف کثرت اعدا اور تسلط کفار و مشرکین وغیرہم

مخالفی المنبوہ باقی ہی اور او بہیسے معجزات آنحضرت مین اسی طرح بکمالہ کتب الحدیث سیما

حدیث انی تارک فیکم الثقلین الی قولہ حتی یردا علی الحوض متفق علیہ فرق اسلامیہ جس سے ظاہر ہی

یہ دو نو تا قیام قیامت باقی رہین گے ایضاً قال النبی الکواکب امان لاہل السماء اذا انتثرت کان

القضا علی اہل السماء واہل بیتی امان لامتی فاذا زال اہل بیتی کان القضاء علی امتی الحدیث

کذا فی المنتخبات لابن حجر ایضاً فی المشکوة والشفاء ما من نبی من الانبیاء الحدیث چنانچہ قاضی عیاض

تحت مین اس حدیث کے لکہتی ہین معنے ہذہ عند المحققین بقاء معجزتہ ما بقیت الدنیا وسائر معجزات الانبیا

ذہبت للحین ولم یشاہدہا الا الحاضر لہا بلکہ بعد عدم بقا آثار سائر انبیا مین سے بعض نے ادعائی کلام کیا ہی

چہ جائیکہ آثار افضل الانبیاء کما لا یخفی علی ناظری التفاسیر و کتب المحدثین کالنعوی والجلالین وغیرہم

کما صرحنا فی الروایة الاربعین من الباب الاول

تو صاف واضح ہو گیا کہ خاصہ سے مراد یا خاصہ مجموعی ہے یا حصر اضافی یا فضیلۃ فافہم و تدبر و لا تتوہم

پانچویں قطع نظر ان تمام مراتب کے منکر پر لازم ہے کہ سند دعوی خاصۃ لابراہیم حسب مزعوم

اور مدعا اپنے کسی حدیث در اخبار صحیح یا اسانید ضعیفہ تا بکی صحابے اخبار یا تابعین مدار

و دیگر ثقات اتقیا اہل حدیث و فقہ موافق قواعد مقررہ اہل حدیث پیش کرے یہہ عبارات

مجہولہ ہر تفسیر تو اوسکے موید نہ ہوئیں اور نہ ہونگی جب تک کہ حسب مزعوم سند بطریقہ محدثین نہ کرے

بلکہ پہر بہی اوسکا مطلب کیسے حاصل نہوا ہے نہ ہوگا کیونکہ بموجب اسناد صحاح مثل رزین وغیرہ

محدثین اور تفاسیر کثیرہ مصرحہ باب اول ثبوت معجزہ مرقومہ باخبار صحیحہ کے منتہی ثابت و محقق

جہوٹی یہہ دعوی کہ کسی نے مفسرین میں ذکر اس معجزہ کا نسبت بآنحضرت نہیں کیا ناواقف اپنے ظاہر

کرنی کرتی ہے تفاسیر ہر منصف کو چاہیے کہ تفسیر عثمان اور تفسیر طرطوسی تفسیر ثعلبی و تفسیر دیلمی و

تفسیر کشف الاسرار تفسیر عکرمہ میں کی عبارات مصرحہ باب اول تو منکر کو دیکہلا دے اور

باقی یہہ سمجہا دے کہ بہیا جو ایسی لکہا گیا ہے جناب عالی نہیں الملک جلد کی گرہ سے منسا کے بنا چاہتے ہیں

ملاحظہ سامی سے گیا گزری کہ آپکی عندیہ میں مدرکہ کہل گیا تمام تفاسیر کا بہی دیکہی ادراک کلی

حاصل ہوگیا بہیا جو بسیار سفر باید تا پختہ شود خام ایسی دعوی کا یہہ انجام ہوتا ہے اللہم احفظنا

و جمیع المومنین المختصر کہ باقی جو دعوی من الفاظ علی الفاسد ہے یعنی جبکہ وجود و ثبوت معجزہ

مرقومہ نسبت بآنحضرت سے تفاسیر کثیرہ و معتبرہ مثل تفسیر عکرمہ وغیرہ ثابت ہے تو اب جواب

ہر ایک قول مستغنی عنہا کی عدم وجود در تفاسیر مستندہ کا معلوم ہوتا ہے اور یہی اختصار مطلوب ہے

الحمد المختصر لکہا جاتا ہے کہ اگر صاحب مدارک وغیرہ نے تصریح معجزہ نقش قدم آنحضرت اس مقام پر نہیں کی

تو کچھ موجب خلل نہیں اس محل پر ذکر کسی دوسری شی در موضع مالا یحتاج الی البیان کل بیانات الی قولہ

فی الغایۃ والکفایۃ مترشح ہونا خود بانگ بلند کہتا ہے کیونکہ کوئی مفسر بیان دعوی یا انحصار معجزات

معجزات آنحضرت صلعم کا ہمین بہی نہین کرتا اور اگر بالفرض والتقدیر یہ بہی کرتا اور اتفاقاً کوئی

معجزہ فرو گذاشت بہی ہو جاتا تب بہی انکار در حکم بعدم ثبوت اوسکی کہنی کیسے کہ عاقل بالغ کا کام نہین

ہو سکتا ہی بنا لاحتمال عدم وقوفہ علیہا او احتمال سہوہ عند النقل کما نقلنا عن المحقق الدہلوی من

توصیل المرید الی المراد فی ذیل الروایۃ الاحد والثلثین یعنی اختلاف مبنی بر اختلاف طرق ہست و

قال الامام النووی شارح المسلم ما اختلف الروایۃ فی القصۃ الواحدۃ فذلک محمول علی ان بعضہم حفظ

وبعضہم نسی چہ جائیکہ مقام مذکور مین معجزات آنحضرت سے صلا کلام ہی نہین بلکہ انحصار ہی آیات

خانہ کعبہ کا تو تائید و اعانت غایۃ او کفایۃ کے تب منکر کے لئے کافی اور معین ہو جب یہ دعوے کسی نے خشت

معجزہ نقش قدم رسول اکرم کا ہوتا کہ مقام ابراہیم پر بہی نقش قدم آنحضرت کا ہی فافہم وتدبر

قولہ لنسق کلام الخ اقول سراپا زور اور لغو ہے بوجوہات عدیدہ مخدوش مردود اول یہ کہ

انحصار معانی کلمہ اذا حسب وجوہ منکر ممنوع اور کذب و تلبیس ہے ماہرین کتب علما پر ہویدا ہوگا کہ اذا معانی

متعددہ کے لئے ہی اور چند طرح سے مستعمل ہوتا ہی کبہی زائدہ ہوتا ہی جسکو چہوڑ کر آپ نے رد و ازراہ دعوے

بازیکی خاطر ایک بات پکڑ کر اوسکو شل خاطر ابراہیم تعبیر کرنی لگی مقام عبرت ہی ماہرین اتقان پر

ہویدا ہوگا کہ یہ پانچوین شق ہی جو سیوطی رحمہ نے لکہا ہی الخامس خالف اذا ان الخ کو منکر بیباک

نے لنسبہ مزید دیانت داری کے لفظ خامس کو مثل عوض الی الکعبین ہضم کر لیا تاکہ عوام بہکا دیوے

میز ماہرین بلکہ کلام سیوطی رح ضعف قول ابن عصفور پر دال ہی اور خاتمہ میں اسی مقام میں سیوطی نے

لکہی ہیں قد تاتی اذا زائدۃ ومن شاء مزید الاطلاع فلیرجع الی کتب النبلاء سیما الی الاتقان

فی تبلیس المنکر ہذا والسلام الرحمٰن دوسری یہ کہ منکر نے نسق کلام اہل حدیث و مراد سے ظاہر ہو

نہین رکہتا کہ نسق کو ذاتی ظاہر کرکے زبین مصابیح صحاح جیسے محدثین کے کلام کو معاذ اللہ

عدم اعتبار تعبیر کرتا ہی حفظنا اللہ وجمیع المومنین من ہذہ المراحمۃ والوساوس بلکہ درحقیقت جدال

شقاق با کلام خدای علام و رسول ذی الاحترام و صحابہ کرام و فقہا و ائمہ عظام ہی قریب
ظاہر ہوگا کہ اذا آیات و حدیث اور کلام فقہا میں بہ نسق کذائی کتنی جگہ مستعمل ہے بلکہ یہہ بایک
اثر معجزہ ہی کہ منکر بہادر زبان قلم پر وہ کلمہ جاری ہوا جو خود مثبت معجزہ اثر قدم اور طوق گردن اور
وبال جان منکر ہو یعنی اہل انصاف دیکہیں آور منکر جو شترا ہویں اور غور کریں خود آیہ اذا قمتم
الی الصلوة الخ میں کہ اگر ایسے کثرت وقوع اور افادہ عموم اور مفاد کلما مدعوہ اپنی خیال فرضی
ہیں اور حذف و تقدیر کا کچہہ پیش و پیش نہیں خیال کرتی تو پہلی ہر قیام صلوة کی لئی بمفاد کلما عموماً
فرضیت وضو کا فتوی قایم کریں اور خارق اجماع ہوں پہر جو ہوش میں آویں بسیار سفر باید
یہہ نہ جانا کہ جیسی ان انتم محدثون یا من مضاجعکم یا محدثین عند المفسرین و فقہا و محدثین مقدر ہے
اسیطرح یہاں بہی خرقا للعادة یا علی طریقة المعجزة وغیرہا کلمہ کذائی مقدر ہے دیکہیں آنکہیں کیونکر
بیضاوی میں والمعنے اذا قمتم الی الصلوة محدثین الخ اور دیکہیں اپنی محو التعبیر جیسے میں اذا قمتم
الی الصلوة کی نیچی چون برخیزید برای نماز و شما محدث باشید اور دیکہیں تصریحات تفسیر تحکای و تحشیات
شرح وقایہ وغیرہا صاف لکہے میں قمیعنے قمتم ارادتم القیام و انتم محدثون بعضے یوں تعبیر کرتے ہیں اذا
قمتم من مضاجعکم و ہو کنایة عن النوم والنوم من قبیل الحدث بالجملہ ایسی تصریح علی بن [illegible] الدین
محدث تحت مرویہ حافظ زبرجی کما مر فی الروایة الثامنة کان اذا مشی الی قولہ ای خرقا للعادة
بلکہ محدث ممدوح انہیں منکر جیسوں کی صنعو اشکی کے لئی بنسیان العیون میں دفعہ دخل کرگئی ہیں کہ دو
جگہ یوں بہی تصریح کرتی ہیں ولم یکن ذلک شانہ فی کل حجر بنی علیہ الخ جیسی روایات معجزہ میں
کچہہ منحصر خصوصیت اذا نہیں بلکہ بہتیری حدیث و روایات بدون کلمہ اذا کی بہی متعدد و مکرر
ہیں کما مر فی الروایة الثانیہ عن حدیث ابی بکر الصدیق وفی الروایة الثالثة والسابعة وغیرہا
الروایات الکثیرة المصرحة فی الباب الاول جو نہ تکرار اور کثرت وقوع بہی منافی معجزہ نہیں کیونکہ ظہور

ظہورِ نقشِ قدم بطریقِ معجزہ و خرقِ عادت بکرات و مرات واقع ہوا ہی چنانچہ یہی سبب ہی کہ مصر
اور بیت المقدس اور مکہ شریف وغیرہا اکثر دیار و امصار میں تبرکِ نقشِ قدم شایع اور ذایع ہی
اور بہت زیادہ تر ظہور فضیلہ ہی ہماری حضرت صلعم کی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر کما ظہر عن تصریحات المفسرین
والمحدثین پانچوین ماہرین علمِ میزان پر بھی ہویدا ہی کہ کلمۂ اذا امارات قضیہ مہملہ سی ہے اور قضیہ مہملہ قوت
جزئیہ مین ہوتا ہی تو خلاصۂ مرام بموجب تعبیر اون لوگونکی بھی جو بکلمۂ اذا معبر مین یہ ہوگا کہ ظہور الاثر
نقشِ قدم خاص بطریقِ اعجاز و خرقِ عادت واقع ہوا ہے جیسی چند مثالین خاص آیات قرآنی اور احادیث
صحاح وغیرہا اور ارشاد فقہا سے دربابِ طلاق در استعمال اذا واسطی صفر اشکے منکر او بہرہ اندوز
طلاب اور رجالِ علما اولی الالباب کے بھی حقیر لکھدیتا ہی کہ محفلِ علما مین تلبیس اور جرأت منکر بہا در ظاہر
و باہر ہو جاوے کہ بطریقِ مشتے نمونہ از انبارے ہی فاذا برق البصر الایہ کلا اذا بلغت التراقی الایہ
اور سورہ اذا السماء انفطرت اور سورہ اذا السماء انشقت اور آیہ اذا حضر احدکم الموت الایہ اور واذا طلقتم النسا
الایہ اور وان عزموا الطلاق الایہ وغیرہا آیاتِ کثیرہ ہین کہ کثرت اور قلت تو الگ رہی بعض بعض
جگہ مدخولِ اذا یا دیجیے کہ وقوع اوسکا بجز مرۃ واحدۃ قیامت تک ڈہونڈہین تو نہ پاوینگے منکر
ذرا یہ بھی غور کرینگے کہ طلاق نادر الوقوع ہی یا کثیر الوقوع ہی غرض جو کچھ کہین گے اذا طلقتم
مین اذا اور وان عزموا الطلاق مین ان اونکا وبالِ گردن ہی وقس علیٰ ہذا دیکھیں مشکوٰۃ شریف
مین اور شرح او مین عن أبی بن کعب عن النبی صلعم قال اذا کان یوم القیامۃ کنت امام النبیین و خطیبہم
و صاحب شفاعتہم غیر فخر رواہ الترمذی اور صحیح بخاری مین ہے کان النبی صلعم اذا اغتسل من الجنابۃ الحدیث اور صحیح مسلم
مین ہی عن عائشۃ الصدیقۃ کان رسول اللہ صلعم اذا اغتسل من الجنابۃ الحدیث موطا امام مالک مین عن
ابن عمر کان اذا اغتسل من الجنابۃ الحدیث اور صواعق محرقہ مین فی مناقب علی عن ام سلمۃ کان رسول اللہ صلعم
اذا غضب لم یجترئ احد ان یکلمہ الا علی اخرج الطبرانی والحاکم ہدایہ مین بیچ باب کتاب المکاتب کے اذا ادی

مکاتبۃ لزمہ العصر اور مشکوۃ شریف میں ہی خارجہ بن زید بن ثابت سی قال دخل نفر علی زید
بن ثابت فقالوا لہ حدثنا احادیث رسول اللہ صلعم قال کنت جارہ فکان اذا انزل علیہ الوحی بعث الی
فکتبتہ فکان اذا ذکرنا الدنیا ذکرھا معنا واذا ذکرنا الاخرۃ ذکرھا معنا واذا ذکرنا الطعام ذکرہ
معنا فکل ہذا احدثکم عن رسول اللہ صلعم رواہ الترمذی کمال تعجب ہے کہ منکر نی اذا جاءتھم الحسنۃ اور
ان تصبھم سیئۃ تو یاد رکہا اور واذا اصابتھم مصیبۃ اور ان اردنا الا احسانا اور ان تصبھم حسنۃ
اور ولئن اصابکم فضل قرآن میں دیکہا یا یاد رکہا ع حفظت شیئا وغابت عنک اشیاء الیل
النسا غور کرینگی کہ شعر فان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم محولہ منکر فی
حکم تیر بازگشت پیدا کیا بلکہ اصا جان حق فن بلاغت خاص میں تیر بازگشت سے زیادہ تر کیفیت جرات
منکر اوٹہا سکتے ہیں اب کوئی پوچھی منکر بہادر کہ بہیا جیو مدخول ان یعنی درایۃ وعدم درایۃ ہر دو نو
جگہ بالوقوع ہی حقیقت میں یہ بہی کمال درایت منکر اور عین اثر معجزہ ہی کہ شعر نہی ہاں فہم درایۃ تیم
ہو وہ نکلی کہ خصم کا بال بکا نہوا اور خود طاعن محی دل کے حق میں تیر زہر آبدادہ ہو جاوے فافہم وتدبر عجب
وقس علی ہذا درباب صیغہ کان جو کچہ تدلیس امثال الذکی کار بند ہوئی ہیں شرح مائۃ عامل خوان بہی
جانسکتا ہی محض تور بانی اور ہو بازی ہے اور حکیم ترمذی پر بہی جو تغلیطا جملۂ اولی طعنہ بازی کرکے
جملۂ ثانیہ کو معاذ اللہ غلط کہتی ہیں خود اظہار بی بصیرتی اور جہل باتین بل ہے اور یہ اولی ہی باخباب
زرین جب صحاح کو مسند الیہ صحابہ مشکوۃ کر کے ماہرین کتب بلاغت و معانی پر ہویدا ہی کہ بحث بانحن فیہ دس قبیل کی
سی نہیں بالفرض اگر جملۂ اولی غیر صحیح بہی ہوتا تو بہی جملۂ ثانیہ بیان غیر صحیح نہیں ہوسکتا کیونکہ یہاں
دو نو تامہ ہیں فالحکم بنفسہ فاسد ومن شاء مزید الاطلاع فلیرجع الی الحماسی سوا اسکی اور جو باتین
متفرع عنہا امور کذائی ہیں عقل فہیم مصرحات صدر جوانشائی ہر ایک کا خیال کر سکتی ہی اور
یہ تیری کلمات افترائی منکر اور ادعاء عدم صحت و ثبوت از تفاسیر تفاسیر معتبرۃ التصدیر سے ہمنا منشور ہیں

سو حرز اعنی الطوالت اب جمیع لزوم وجوب عظمت اور اتخاذ برکت خاص نقش قدم مبارک واقعہ بیرون
شہر دہلی کو مختصر لکھتا ہی کہ ہر مومن مسلمان کلمہ گو پر رسول مقبول کے نشان پر تعظیم و تبرک ضرور اور لازم ہی اور
توہین باعث ہلاکت و ضلالت ہی واضح ہو کہ صلحا و محدثین و مورخین وغیرہم کی کتب معتبرہ سے وجود باجود
اس قدم شریف کا بحد شیوع و تواتر پونہچا ہی اور محدثین و علما سلف و خلف زیارت کو جاتے اور تعظیم کرتے
ہی و ہذا القدر کاف للمسلم الموقن بلکہ توہین و انکار موجب حصول نار ہی کچھہ تہوڑی سی کتب معتبرہ سے بطریق ملتقطے
نمونہ از خروارے حقیر پر روے کار لاتا ہی اول تو طبقات حسامی کتاب معتمد و معتبر جس سے باب اول میں عبارت
ضروری البیان نقل کی گئی یاد کرنی چاہیے کہ ذکر مدرسہ سلطان فیروز شاہ میں بعد حال فتح خانکے مرقوم ہے
کہ پیش از سلطان فیروز شاہ فوت کرد و قبر وی در ہمان مدرسہ است و بالاے قبر وی نقش قدم معظم آن سرور است
دوسرے کتاب جلیل القدر کرامات الاولیا تالیف نظام الدین احمد بن محمد صالح صدیقی الحسینی میں بیچ احوال
خواجہ محمد باقی باللہ کے تحریر ہے کہ مرقد منور ایشان در دہلی نزدیک قدم رسول واقع است تیسرے حضرات القدس میں
مقامات حضرت مجدد الف ثانی میں جو تصنیف مولنا بدر الدین خلیفہ حضرت ممدوح کی ہے مکاشفۂ حضرت
مرقوم ہی کہ وقت برآمدن دہلی بزیارت قدم مبارک رسالت پناہ مشرف گشت آنگاہ مجاوران در قدم معظم
می انداختند بہرہ جود پاشید و گریہ دست داد و از انجا بشارت بمغفرت گشت چوتہی زبدۃ المقامات
والبرکات الاحمدیہ کہ مقامات حضرت مجدد الف ثانی تصنیف مولنا خواجہ ہاشم ہی احوال حضرت خواجہ باقی باللہ
میں ہے کہ تقریبی بایاران بآن موضع رسیدہ انجا را خوش کردہ وضو ساختہ دوگانہ گذاردہ بودند و خاک
از ان موضع پاک بدامان ایشان چسپیدہ بود بر زبان شریف راندند کہ خاک این موضع دامنگیر باشد
لاجرم قرار ان مکان کہ قدمگاہ حضرت رسالت است و نزدیک شاہ راہ آن شاہ اقلیم ارشاد در انجا واقع شد
پانچوین منتخب التواریخ میں بیچ حال حضرت باقی باللہ کی ہی قبر در دہلی متصل قدم شریف است چھٹی مرآۃ آفتاب نما
میں حال خواجہ باقی باللہ میں ہی کہ در سنہ ۱۰۱۲ ہجری وفات نمودہ متصل قدم شریف دفن شدند ساتوین طبقات

حسامیہ مین بکمال بسط و تفصیل بی ہیچ حال وفات فتح خان کی دفتر رابع مین ہی وقتیکہ سلطان فیروز شاہ
بملازمت مخدوم العالمین رفتن خواستہ بود فتح خان کہ درمیان او و سلطان عہد قدم مبارک حضرت سفر کا نامہ
بود تا کہ کسی پیش از یکدیگر بعالم بقا شتابد آن فرشتہ والا شان بر سینہ او گذارند فتح خان مذکور بمجرد استماع
واقعہ بیماری حضرت مخدوم جہانیان و صحت یافتن ایشان بدعای حضرت قطب المکرمین بر اسپ بادپا سوار شدہ تنہا
بسوی پانی پت شتافت و بوقت شام در آنجا رسیدہ اسپ بر در خانقاہ عرش اشتباہ حضرت مخدوم العالمین
گذاشتہ اندرون رفت حضرت مخدوم درون حجرہ مشغول بود و مخدوم شیخ زینا کہ از خلفای خاص حضرت قطب الکرمین
بود حلقہ حجرہ در دست گرفتہ ایستادہ بسان فیل مست می جنبید فتح خان نابرسیدہ دلیرانہ درون حجرہ رفتن
خواست حضرت مخدوم شیخ زینا گفت ای بچہ کجا میروی و نمیخواہی کہ سلامت باز آئی گفت سلامت میروم
و بسلامت باز می آیم آنجناب فرمود کہ اگر سلامت بیائی پیراہن من پارہ کنی و الا من جامہ تیرا
پارہ کنم فتح خان چون خواہان ہمین تفاول بود دلیرانہ درون حجرہ رفت و دید کہ حضرت مخدوم العالمین
در استغراق اند فتح خان دست بستہ ایستاد و بی آنکہ کسی آنحضرت را خبردار سازد از زبان مبارک حضرت لفظ
برآمد کہ برو مگر فتح خان شاد شد زمین بوس نمودہ آمد ہمچنان مخدوم شیخ زینا راست ایستادہ بود دید گفت
یا شیخ چگونہ بسلامت بر آمدم فرمود ای بچہ تیر بہدف رسید اینجا خود قضا گرفتہ آمدی اما تا دہلی خود بسلامت
نخواہی رسید فتح خان گفت یا حضرت آرزوی من از دل و جان ہمین است بجہت ہمین تفاول در اینجا
آمدہ بودم الحمد للہ والمنہ کہ بشارت یافتم پس بغایت شگفتگی و تازہ روئی از آنجا سوار شدہ
روانہ گشت چون نزدیک دہلی رسید زیر درختی فرا آمد خواب گرفت و چادر بر رو کشید و جان بحق
تسلیم کرد چون این خبر بسلطان رسید وعدہ خود بجا آورد و نشان قدم مبارک حضرت رسالت پناہ محمد
مصطفی بر سینہ او گذاشت انہون نے شیخ عبد الحق دہلوی محدث اپنی بہائی کو بطریق وعظ و نصیحت و وصیت
و استطلاع زیارت آن تبرک قدم شریف ممدوح جو لکھے ہین بہت نصیحت طویل نظم مین ہی چند ابیات اوسمین

اور سیکھی کی لکھی جاتی ہیں — کہ گردہ ز شوق پای تا سر — آئی سوی مقدم ہمیشہ بوسی قدم شریف

اور ا مالی رخ خود بخاک آن پا — خلقش ہمہ کعبہ می شمارند — زان اہل صفاش فیض یابند آن

کعبہ جو در مقام دہلی است — زان مکہ خورد نام دہلی است — نویں اخبار الاخیار میں یہ حال وسید بزرگ

کی کہ وہاں مدفون ہیں لکھا ہی این دو سیدہ زادہ را در حرم روضۂ قدم شریف حضرت عالم پناہ دفن کردند

انتہی دسویں تذکرۃ العلما تالیف حضرت شاہ محمد اکرم قدس سرہ احوال حضرت خواجہ باقی باللہ میں ہے

حضرت خواجہ باقی باللہ مغفور ہمیشہ بوقت شب در درگاہ قدم شریف حاضر می شدند و تمام شب در قدم مبارک آن سرور مراقبہ مستفیض می بودند تا آنکہ بکمال ظاہری و معنوی حاصل کردند غرض یہ دس حوالجات تو بطور تمثیل عشرہ کاملہ نظر بر اختصار لکھے گئی جسکی دیدہ بصیرت منظور ہو کتب تواریخ معتبرہ مرقومہ وغیرہ میں دیکھے اور علاوہ اسکی جمیع فقہا و علما و کمل خاص و عام اہل اسلام خلفاً عن سلف بالاجماع فیض یاب زیارت اور مستدعی برکت خاص اس قدم متبرک کی رہتی حتی کہ عہد بادشاہ دین پناہ اولی الامر ایمانی حضرت محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ میں واسطے تالیف فتاوائے عالمگیری کی جو مجتمع ہوئے سب فیض اندوز خاک قدم اکسیر خاصیت ہتی کسی نے انکار اسکی لب پر نہ لایا غرض از بس ظاہر ہی کہ قدیماً اور حدیثاً اگلی پچھلوں میں سب خاص و عام بالاجماع عظمت و احترام کرتے چلے آئی ہیں ستیا زمانہ قریب تک قدوۃ المحققین شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور مولینا شاہ عبد العزیز معہ والد ماجد اور جمیع برادران جلیل القدر اپنی کہ پیر پیران مولوی اسمعیل صاحب ہیں حتی خود مولوی اسمعیل تک اس تکفیر جیسے منکر نہیں ہوئے بلکہ سب تعظیم و تکریم و تبرک میں قدم مبارک کی بچشم و جان حاضر اور گویا رجوع رہی مولوی اسمعیل کہ ایسی بابوں میں تشدد دہبت نام زد ہیں اور تقویۃ الایمان وغیرہ موجود ہیں ہر منصف صاحب ایمان دیکھ سکتا ہی کہ کہیں انکار اس معجزہ کا یا خاص اس قدم مبارک کا عموماً یا خصوصاً پایا نہ جاویگا بلکہ یہ سب لوگ وہاں جاتے ہو اور درود پڑھتے تھے ابھی ہزارہا لوگ دیکھنے والے زندہ ہیں جناب مولینا شاہ عبد العزیز صاحب کی ہمراہ جناب حضرت استاد اس حقیر کے اوس زیارتگاہ میں موجود

تھی وہ راوی ہوئی اس بات کی کہ حضرت مولینا کی بعد حصول زیارت و تبرک یہ شعر بھی ارشاد

کیا ایں قدمگاہ مبارک خادمش رضوان شود * چہ عجب روح الامین ہم بر درش دربان شود و قس علیٰ ہذا

جناب مولینا رفیع الدین وغیرہ بکمال خضوع و خشوع اس قدمگاہ میں سر فرو رہی ہو مولوی اسمعیل بھی حسب

خاص وہاں جو درس فرماتے ہوئے بجز تعظیم و تکریم لب نہیں ہلایا البتہ وعظ و نصیحت اگر کرتی تھی تو عدم امکان

امورات بدعت آیات کی کرتی تھی اور درود وغیرہ مکتسبہ ہم حرام ہیں تک اسمعیل والی کو منع کرتی تھی سو

اسمیں شک نہیں کہ ہر عالم و ماہر کو یہ بات ضرور ہے سو ہم بھی امورات ممنوعہ و محظورہ سی ہمیشہ مانع اور

محترز ہیں بلکہ عقیل فہیم پر ظاہر ہی کہ یہ منع مولوی اسمعیل درود وغیرہ مکتسبہ ہم حرام کے حوض قدم مبارک کو ہیں والی کی

عین تعظیم و توقیر خاص قدم مبارک ہی الحاصل کہ حقیقت اجماع جمیع علما اسکی عظمت و تبرک پر رہا تو آج

اسکے منکر نے جو انکار پر قدم اوٹھایا صراط مستقیم اجماع در حقیقت سے اوٹھایا ہی یا درکھیں منکر جسکو المجوب لہ

قال الشیخ ابن ہمام الحنفی ہی حکم تیر بازگشت پیدا کیا و قس علیٰ ہذا جو تقریرات شطحیات اس قسم میں

وہ سب بنا منشور گرہ اسکی ہے یہ منکر نی جو نسبت تحریر ہمشیرہ زادگی فتح خان باسلطان فیروز شاہ و اسلی بیکانی

عوام کے حقیر کیطرف کی ہی کذب و بہتان ہے جیسے بہتان صاحبان تفاسیر حسینی جواہر و بیضاوی و صاحب

مواہب پر بتایا الہم اغفر و ارحم اور یہ جو دہو کا نسبت اختلاف تواریخ اور مجہولیت رسالہ مسافر نامہ اور

سفر السیر و اسلی بہکانی عوام کے منکر نی دیا ہی اور عبارت با طول طویل سی محض تضییع کاغذ و مداد کو

کلام فرمایا ہی جزاہ اللہ طواہ اتنا لیس ہے کہ بیچاری عوام بیچاری کو جتنا چاہیں بہکالیں محصل یہ کہ علما

نے انہوں نے یہی نصیحت ظاہر کرتی ہیں اتنا نہیں دیکھتی کہ اختلاف سی تاریخوں کی کہیں اصل شی لاشی

تصور کیجا سکتی ہی جس صورت میں کہ جو تاریخ روانگی نجد قدم مبارک سر ہی تو نہیں وہ اسنے ترجیح دی اگر ایسے اختلاف تو

ایسی ہوں گے بر رد کار لاتی ہیں تو کل کو نسبت اختلاف تواریخ وفات آنحضرت اصل وفات آنحضرت کے منکر

ہو جاویں گے یا اور جو صد امور میں اختلاف تواریخ ہی سب کے انکار ضرور ہو گا اگر اوسکی ایسی مزخرفات کا

کا حرف حرف کا جواب لکہا جاوے تو بحث کا بطول پونہچتا ہے اسلئے اوس رہگذر سے درگذر ہے الحقصہ
ماہر تاریخ و سیر پر فی بصیرتی اوسے ہوگی بازی منکرکی بملاحظہ کتب تواریخ مرقومۂ بالا اور علاوہ اونکی خود
کتب محولۂ منکر سے ہویدا ہوگی ہر شخص منصف صاحبِ نظر خود دیکہہ سکتا ہے اور امکانِ توفیق مین تواریخ
مختلفہ آمدِ رفت در حضرتِ محمد وکہم یا اختلاف سنین کے تکرار آمد ورفت حضرتِ ممدوح کے خیال کرسکتا ہے اور
وقوعِ حج سنت گانہ ظاہر بات ہے کہ حال تمام عمر کا ہے نہ سالِ واحد کا سبحان اللہ حال اب حضرت
منکر یہ ہے کہ سفرنامہ اپنی دل سے ایک بسیار تراش کر قایم کر دیا جسکا پتا بجز صفحۂ خاطرِ منکر بہادر کے
کہین نہ پایا جاوے کہ در حقیقت وہ سیر نامہ ہے اور اکثر ہستری غلطیان اور زلات جو عبارات عالیہ مین
واقع ہین وہ ہم سہو کاتب اور چوکِ نظر عند المقابلہ یا نقصِ طبع خیال کرکے نقض و گرفت ہر ایک
امر پر خلافِ عفو و کرم جانکر در گذر کرتی ہین بالجملہ چونکہ مختصراً ردِ وساوس اور ثبوتِ مطلوب مین
جو جو امر ضروری تہی سو لکہدیے گئی اور جتنی مزخرفات لاطایلۂ منکر مین جوابہا تے ادنی کی تمام
وکمال اسی تقریر سے ہر عقیلِ فہیم حاصل کر سکتا ہے سوا ب چند تنبیہ و فواید ضروری واسطی
تنبیہ و ہدایتِ منکر اور جمیع خواص و عوام کی مختصراً لکہدیتی ہین نفعہم اللہ بہا بحق محمد و آلہ الطاہرین
صلوات اللہ و سلامہ علیہم اجمعین ف ای بہائیو مسلمانو یاد رہے کہ اہانت آنحضرت صلعم کی ادنی طرح سے بہی ہو تو موجبِ
کفر ہے یاد کرو مضمون منقولہ بصفحہ ۳۷ کہ حاشیۂ شرح وقایہ سے لکہا گیا قد اجتمعت الامۃ علی ان الاستخفاف
بنبینا الخ اور غور کرو توثیق بصرحہ و تعظیم و تکریم اپنی علما و محدثین کے نسبت مقدسہ بہ ایک مرقومۃ الصدر
کی تواب علم کریم اسکے توہین صاف آنحضرت صلعم کی اور تکذیب اپنی بزرگون علما اور مجتہد اہل مدینہ کے اور خرق
اجماع ہے اور از روی نصاف دایمان کے دیکہین تعظیم کوئی جرم نہین بلکہ یقین حصول ثواب اور
توہین مین نرا نری جرم اور کفر یاد رہے ستہ شفا بہا ہے کہ جو شخص موی مبارک آنحضرت صلعم کو حقیر موی کہے
بتصغیر کہی یا کہ دکو بوصف پسند خاطری آنحضرت ناپسند کہی تو یہی یہی حال ہے پہر نقش قدم کو

مقدس ممدوح کا قصد انہدام اور ازالہ بنا بہی باہانت یا عدم تبرک معاذ اللہ لیس جو کو بوہیا ویکا

ف جگہ کہ حسن لحیہ بہی تبرک حضرت کا ہونا، وہاں ازدحام ملائکہ کا ہونا ہی محمد رضا دہلوی جامع المعجزات میں لکہتے ہیں

ہیں روی ان ابا بکر اخذ شعرتین من لحیۃ النبی صلعم ووضع فی بیتہ تبرکا فسمع ابو بکر من بیتہ صوت القرآن باحسن الاصوات وطلب القاری فی بیتہ فلم یجد احدا حتی اتی الی موضع الشعرتین فسمع القرآن عندہما فجاء الی النبی صلعم فاخبرہ بذلک قال یا ابا بکر اما علمت ان الملائکۃ یجتمعون علی شعرتی یقرؤن القرآن عندہ

ف قاضی عیاض شفا میں لکہتے ہیں قال اسحق بن ابراہیم الفقیہ ومما لم یزل من شان من حج المرور بالمدینۃ والقصد الی الصلوۃ فی مسجد رسول اللہ صلعم والتبرک برؤیۃ روضتہ ومنبرہ وقبرہ ومجلسہ وملامس یدیہ ومواطی قدمیہ والعمود الذی کان یستند الیہ صلعم انتہی

ف شفای قاضی عیاض میں ہے کان ابن عمر رضہ یضع یدہ علی المنبر الذی یجلس علیہ رسول اللہ صلعم فی الخطبۃ ثم یضع علی وجہہ الحاصل کہ عبد اللہ ابن عمر رضہ آنحضرت صلعم کی منبر پر ہاتہہ رکہتے پہر اپنی موہنہ پر رکہتے یعنی جس منبر پر حضرت بیٹہتے قدم رکہتے تہے عبد اللہ عمر تبرکا اوس پر ہاتہہ پہیر کر اپنی موہنہ پر ہاتہہ پہیرلیتے تہے

ف ہیں صاحب عینی شارح صحیح بخاری نیچے حدیث کان قدح یشرب فیہ النبی الحدیث لکہتے ہیں فیہ دلیل ان الشرب من قدحہ وانیتہ من باب التبرک الحاصل کہ تعظیم وتبرک اوس چیز کا جسکو کوئی عضو حضرت کا لگا ہو یا حضرت کا کوئی بال ہو ازروے ایمان موجب برکت اور سنت صحابہ ہی وقس علیہ ہذا اسقدر روایات صحیحہ اور صحاح اسی محل پر بطریقہ مجملہ ثابت ہیں ومتحقق ہی کہ آنحضرت صلعم کی تبرکات سی حصول برکات ماثور اور افعال خلفاء رض سے ہیں اور کتب صحاح بہ یہی ہویدا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ علیکم بسنتی وسنۃ خلفاء الراشدین تو تبرک ایسی تبرکات سی سنت صحابہ رضہ ہی اور ماثور ہیا اور منکران باتون کا اور اہانت کنندہ مردود مطرود ہی حتی کہ اگر کوئی شخص خاک مدینہ منورہ کو ردی کہوی تو قابل درے لگانے کی ہی قال القاضی فی الشفا قد افتی مالک فی من قال تربۃ المدینۃ ردیۃ بضربۃ ثلاثین درۃ وامر بحبسہ یعنی تحقیق فتوی دیا امام مالک نے بیچ حق اوس شخص کے کہ ایسی خاک مدینہ کی ردی ہی ساتہہ مارنی تیس دروں کے اور حکم کیا تہا قید اوسکی

تنبیہ۔ تعجب ہی منکر بیہادر سی کہ عظمت اور فضایل و مدایح اور آثار برکات تمثالِ نعلِ مبارک اور روضۂ
مبارکہ اور قبرِ مقدس حضرت بلا اصفات قبور مقدسہ بعض بعض خلفاء راشدین اور بعض جو کتب محدثین مین بہرے پڑی ہین
منکر کی نظر سی نہین گذرین یا تجاہل منظور ہی ہم اگر تہوڑی تفصیل بہی انکی لکہین تو کتاب طویل بڑی سا[illegible] مرتب
ہوتی لہذا ہم مختصراً اشارہ کر دیتے ہین جس طالبِ حق کو تفصیل دیکہنی منظور ہو تو تمثال النعل کا رسالہ خاص موسومہ
معقولہ منکر اور فتح المتعال وغیرہا کتبِ مبسوطہ مین دیکہے اور زیادہ تفصیل و تصحیح جمیع امورِ مصرحہ تمثال
مرقومہ تشریح اسامی محدثین سلف و خلف جنہون نے خاص صورت قبورِ مقدسہ بنائین کتاب فخر منیر شیخ تاج الدین
فاکہانی اور تالیفاتِ محدثین جلیل القدر مثلِ عثمان بن نسطاس و اسحق بن عیسی و حافظ ابن زبالہ و حافظ
زبیر و حافظ یحیی اور طاہر بن یحیی و ابن فراس اور شیخ محدث سمہودی مین ملاحظہ کرے کہ ان سب نے نقولِ
قبورِ مقدسہ بنائین اور ابو زید بن شبہ اور رشہری و حافظ یحیی و ابن بابہ و ابن عساکر و مراغی وغیرہم نے صورت
حجرۂ شریفہ بنائی المختصر کہ شیخ مرقوم تصدیر لکہتے ہین و من فوایدہ ذلک الخ کہ نقلِ عبارت ضروری الحاجت
نظر تنبیہ منکر حاشیہ پر لکہدی جاتی ہی علاوہ اسکی کتاب الاکتفا فی مغازی المصطفی و الثلاثۃ الخلفا اور
کتاب نتیجۃ الحب الصمیم اور کتاب خدمۃ نعل القدم المحمدی اور فتح المتعال تلمسانی کے خاتمہ مین بکمال البسط و تفصیل
تحقیقات ثبوت تعظیم و تکریم و تبرک و تقبیل یعنی چومنا مثالِ نعلِ مکرم کا مثل سائر آثار علیہ صحابہ و تابعین و ائمہ و
حفاظ محدثین و فقہاء عظام سی باسنادِ جیدہ ہے اور ردِ وساوسِ منکر جیسی حضرات کا بہی موجود ہے اور تفصیل
محدثین و احادیث صحیحہ کی مرقوم ہی ملاحظہ کرنی چاہیئے اور جو منکر کو یا اور کسی شایق کو تیسر انکا متعسر ہو تو
تالیفات جناب فاضل اجل عارف اکمل نخبۃ الدوران مولوی حسن الزمان صاحب دام فیضانہم سیما کتاب
قدم شریف احمدی مین دیکہ کر متنبہ اور مستفیض ہونا چاہیئے منکر کو لازم ہی اور یہہ بہی نہین تو موجب مذمہ اپنی
مقبولہ مین تو دیکہی شرح اوپین کس تفصیل سے شرح موجود کہ جن لوگو نے کہ اصل نعل شریف بنین ہیر سے ہوا انہون نے
نقل نعل بنائی اور اسناد جیدہ سے موجود ہیں یہی صاحب مواہب لدنیہ نے مدح مثال نعل مبارک اور

بیان فوائد اور روایتوں اوسکی جو بتفصیل لکھتی ہیں لازم ہی کہ منکر جیو دیکھیں یہہ مختصر مقصود

الاختصار گنجائش زیادہ تفصیل کے نہیں رکہتا صرف مختصرًا اتنا اشارہ کافی ہی دیکہیں مواہب میں موجود ہے

کہ جو شخص مثالِ نعلِ مبارک رسولؐ اپنی پاس رکہی تو امان اوسکو بھی نجات سے اور حرز ہی شیطان مردود سے اور عین سند ہے اور

بہت اقوالِ نظم و نثر محدثین اکابر ایت کی مدح مثال میں جو نقل کئی الکی نہیں ہے یہی یا شبیہ نعل المصطفی

روحی الفدا الخ قاضی عیاض وغیرہ محققینؒ حالاتِ مثال اُس نعلِ مبارک کی جو کہ حضرت عائشہ صدیقہ

کی پاس اور پہر اُنکی بہن ام کلثوم کی پاس تہی یا محمد بن جعفر ہاشمی کے پاس تہی جو لکہتی ہیں منکر نی نہیں دیکہی ای

عزیز مثالِ نعل کے تعظیم و تبرک سی عبرت پکڑ خاص نقشِ قدم اور یہ نقشِ قدم جو کہ از رو حلیہ مصرحہ محققین

تطبیق دیا گیا تو مطابق بہی پایا اور کیسا شخص کیسی شخص سے لایا اور کیسی کیسی شخصوں نی تعظیم و تبرک مرعی

رکہا کما صرح بہا پہر اس نقشِ قدم کو تو ہین یا عدم تعظیم یا در کنار کرنا جسکو اسفل السافلین کو پہونچیا دیگی تنبیہ اب

بہائی منکر کی خدمت میں التماس ہی بہا ایجاب البلازم ہی کہ باطلاع اندراج کتب تفاسیر وغیرہ مصرحہ صدر اپنی قول

انکار سی رجوع کرین اسکا مضائقہ نہیں علما و مجتہدین میں یہ بات معیوب نہیں بلکہ عین امانت و دیانت سیہا ہے

حالِ جلال الدین سیوطیؒ خاص سی بہیں اور حالِ جنابِ امام اعظمؒ وغیرہ ائمہ و مجتہدین عظام صد جگہ قابلِ عبرت ہے

اور یا نہیں پہر استبداد براہ محض حمیتِ جاہلیت ہے اونکو یہی خیال تہا کہ کسی تفاسیر اور مواہب وغیرہ کتب میں

یہ تحریر نہیں سو تفاسیر کثیرہ سیہما تفسیر عزیزی اور خاص مواہب و غیرہا کتب معتبرہ سی دیکہ لیا اب لازم ہی کہ جلد رجوع

کو کام فرماوین کیونکہ قطع نظر تنہا اُنکی انکار کے ہزارہا عام خاص نا واقف ... جاہلاء و ضلال میں پڑ ہیں ... ٹلتے

زبان تیری کل کو خشک ہو گئی ابہی سے عفو و مغفرت پا ہی جا سکی رسالہ منکرہ کی نفی کو جلد کام فرماویں تو بہتر نصوحا

کو کام فرماتی جو خاک قدم مبارک کو آنکہوں میں لگا دین یہ نقش قدم بر سر اپنی ہونیہ پر سرین آب سے

قدم مبارک کو تبرک سمجہین ورنہ پہر روز قیامت کو یالیتنی کنت ترابا کہنا ہی کام نہیں آئیگا وما علینا الا البلاغ

و آخر کلامنا و دعوانا الحمد للہ رب العالمین علی جانہ قد رجع الحق الی مکانہ تو لہ العلی العظیم قد جاء الحق

اور اقیقو علیہ حسن المای